

کشفِ احپانک نیند سے جاگی تھی۔۔ اس کا چہرہ۔۔ پورا وجود پسینے سے بھرا ہوا تھا اس کی نظر گھڑی پہ پڑی رات کے دو بج رہے تھے۔۔ وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔ گھنگھروؤں کا شور اب بھی اس کے کانوں میں تھا۔۔ اس کی اداؤں کو سرائتی آوازیں۔۔ اس نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیے ”نہیں۔۔۔ نہیں“ اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔ اس شور سے بچنے کے لئے وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور واشرومِ جا کے وہ کچھ دیر خود کو آئینے میں دیکھتی رہی۔۔ وہ کتنا بدل گئی تھی۔۔ اس میں پہلے جیسا کچھ نہیں بچا تھا پھر کیوں یہ آوازیں میرا پیچھا نہیں چھوڑتی۔۔ کیوں یہ خواب میرا پیچھا نہیں“ چھوڑتے۔۔ کیوں؟“ اس کی آنکھوں سے آنسو قطار کی صورت بہنے لگیں۔۔ اس نے وضو کیا اور کمرے میں آ کے تہجد کی نماز پڑھنے لگی۔۔ نماز میں بھی رو رہی تھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھے تو اس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگا ”میرے رب۔۔ میرے پروردگار۔۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے۔۔ میں آپ کی گنہگار ہوں۔۔ بہت گنہگار۔۔ میرے گناہوں کو اب تو معاف فرما دے میرے مالک۔۔ مجھ پہ اپنا رحم فرما دے۔۔ میرا ماضی میری زندگی کے سیاہ ورق ہیں میرے پروردگار۔۔ میں انہیں ہر روز پلٹتے پلٹتے تھک گئی ہوں۔۔ میں تھک گئی اے میرے رب میری مدد فرما۔۔ میری بخشش فرما۔۔ مجھ پہ اپنا رحم فرما“ وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے روتی رہی دیر تک۔

۔ اللہ کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاؤ وہ اللہ سے بخشش مانگتی رہی۔۔ اللہ کی پناہ مانگتی رہی۔۔

Πππππππππππππππππππππ

آؤ حضور تم کو ستاروں میں لے چلوں۔۔

میرال کی پرسوز آواز پہ وہاں بیٹھے سب عیش عیش کر رہے تھے۔۔ کمر بکاتی دوشیزائیں وہاں بیٹھے امیرزادوں کی نظروں کو بہکا رہی تھی۔۔ میرال کی پرسوز آواز ان کے دل کو لگ رہی تھی اور سب سے بے نیاز اس کی نظریں ارحم عباس پہ تھی جو نشے میں عنرق اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ وہاں بیٹھا ہر امیرزادہ یہی چاہتا تھا کہ میرال اسے دیکھے۔۔ اس کے پاس آئے۔۔ میرال کا نظر کرم اس پہ پڑے اور میرال کو تو ارحم عباس کے علاوہ کچھ نظر ہی کہاں آتا تھا وہ جب سے آئی تھی پہلے دن سے اس نے ارحم عباس کو ہی دیکھا تھا اسے ہی سوچا تھا اور اسی کی ہی ہو کے رہ گئی تھی۔۔ گانے کے اختتام پہ وہ اٹھی اور دھیرے دھیرے ارحم عباس کے پاس آنے لگی۔۔ اس کے گھنگھروؤں کی چھن چھن کا شور سب کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا لیکن وہ ارحم عباس کے پاس جا کے بیٹھ گئی اور اسے محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگی۔۔ ارحم بھی اسے ہی اپنی محمور نظروں سے دیکھ رہا تھا "آپ آئے در پہ ہمارے۔۔ ہمارے تو نصیب ہی جاگ گئے" میرال اپنے خاص انداز سے اس سے کہہ رہی تھی۔۔ "بہت خوبصورت لگ رہی ہو آج میرال" ارحم عباس اپنی بھاری آواز میں کہتا اس کے دل کے تار چھیڑ رہا تھا وہ ایک ادا سے مسکرائی "آپ کا نظر کرم ہے سرکار" ارحم اسے دیکھتا رہا میرال اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور اس کا ہاتھ ہٹام لیا "آئیے ارحم۔۔" وہ بھی لڑکھڑاتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے ساتھ جانے لگا وہاں بیٹھے سارے امیرزادے اپنا دل ہٹام کے رہ گئے۔۔ انھیں ارحم کی قسمت پہ رشک ہونے لگا۔۔

کمرے میں آ کے وہ بیڈ پہ گر اور میرال کو بھی خود پہ گرا دیا وہ اس کے سینے سے جا لگی اور محبت پاش نظروں سے ارحم کو دیکھ گئی۔۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس نے ارحم کے لئے اپنا کمرہ موم بستیوں سے اور خوبصورت پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔۔ ریڈ کلر کی ساڑھی میں۔۔ ہلکے میک اپ کے ساتھ ریڈ لپ اسٹک لگائے وہ دل موہ لینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ ارحم عباس اس کے گردن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا میرال کا دل جیسے اچھل کے حلق میں آ گیا۔۔ ارحم کے ہر بار چھونے پہ اس کی یہی کیفیت ہوتی۔۔ اس کے دل کی

دھڑکن تیز ہوتی۔۔ اس کی سانسیں بہکنے لگتی۔۔ اس کا روم روم ارحم کے ہر لمس کو محسوس کرتا۔۔ اس کا وجود ارحم کی خوشبو سے مہک جاتا۔۔ ابھی بھی وہ ارحم کو خود میں جذب ہوتا محسوس کر رہی تھی۔۔ وہ اسی کے لئے اتنا سچی تھی۔۔ سچی بھی کیوں نا اسے عشق بھتا ارحم عباس سے۔۔ تبھی اس کے ہر لمس پہ وہ بے ساختہ اور بھی سمٹی جبار ہی تھی ارحم عباس کے وجود میں۔۔ اور ارحم میرال کے خوشبو سے بے نازک سے وجود کو اپنی بے باکیوں کی بارش میں بھگورہا تھا

√√√√√√√√√√√√√√√√

صبح وہ آئینے کے سامنے بیٹھی مسکراتی لبوں سے اپنے چوڑیوں سے کھیل رہی تھی۔۔ اس کے گیلے بال اس کی پشت پہ تھے۔۔ بلیک ڈریس میں اس کا گوارنگ کھل رہا تھا۔۔ کچھ ارحم کی صحبت کا بھی اثر تھا۔۔ اس کی بے باکیاں یاد کر کے وہ خود میں مگن مسکرا رہی تھی۔۔ جب ریحانہ بیگم اندر آئی "ہائے ہائے بڑی خوش نظر آرہی میری امراؤ جان ادا" میرال ہنس پڑی "آپ بھی نا"

"کچھ تو ہے ارحم عباس میں۔۔ جو ہماری امراؤ جان ادا کے ہونٹوں سے ہنسی گم نہیں ہوتی کبھی" ریحانہ بیگم کے معنی خیز انداز پہ میرال مسکرا پڑی "ایک نشہ ہے۔۔ ایک خمار ہے جو مجھے بے خود کیے رکھتا ہے" اس کے لبوں پہ دلکش مسکراہٹ تھی "دھیان رکھ وہ ہے ناسر پھر اس امیرزادہ سحابول خان۔۔ وہ بڑا ہنگامہ مچاتا رہتا ہے کہ میرال کو بس ارحم عباس کی دکھتا ہے۔" ریحانہ بیگم سرگوشی میں بولی تو میرال اپنے حنا ص ادا سے ہنسنے لگی "جائے صاحب سب سے کہہ دے میرال صرف اپنے ارحم کی ہے۔۔ ارحم کے علاوہ وہ کسی کو ہاتھ لگانے نہیں دے گی۔۔ میرال سرتاپا ارحم عباس کی ہے بس" ریحانہ بیگم کی وہ لاڈلی تھی تبھی وہ اس کی بلائیں لینے لگی "جب تک میں ہوں کوئی تیری طرف بری نگاہ بھی ڈال دیں آنکھیں نکال کے ہاتھ میں نہ دے دوں" میرال اتنی محبت پہ آبدیدہ ہو گئی "آپ تو میری جانو ہے آپو بی" اور اٹھ کے اس کے گلے سے لٹک گئی "ارے ارے بس بس ہو گئی شروع تو" ریحانہ بیگم خود کو اس سے بچاتی بولی جبکہ میرال اسے چومے جبار ہی تھی۔۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

گھنگھروؤں کی چھن چھن میں۔۔ اس کا نازک سا وجود ہر تاپ پہ لہک رہا تھا۔۔ وہ اپنے رقص کے ذریعے اپنے ہر ادا سے ارحم عباس کے لئے اپنا عشق ظاہر کر رہی تھی۔۔ وہ عشق جو اسے ارحم سے بھتا۔۔ بنا کسی لالچ کے وہ ارحم کے عشق میں پور پور ڈوبی ہوئی تھی اور ارحم کو اس سے عشق بھتا یا نہیں بھتا وہ لاعلم بھتا۔۔ شاید کبھی سوچا بھی نہیں بھتا کہ اسے عشق ہے کہ نہیں۔۔ یا عشق کہتے کسے ہیں اسے بس میرال کی قربت میں سکون ملتا تھا۔۔ میرال رقص چھوڑ کے اس کے پاس آ کے بیٹھ گئی۔۔ ارحم اس کے بال سنوارنے لگا۔ اپنی انگلی کی پور سے اس کے چہرے کو چھونے لگا میرال آنکھیں بند کیے اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔ وہ اندر تک سرشار ہو رہی تھی۔۔ آنکھیں کھول کے اسے دیوانہ وار دیکھنے لگی "جانتے ہو عشق کیا ہے ارحم عباس؟" وہ اسے دیکھ رہا تھا "کیا ہے؟"

"ارحم عباس۔۔۔ عشق ارحم عباس ہے میرے لئے" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی مسکرائی تھی۔۔ وہ اسے اپنی خوبصورت آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔ میرال ہنس پڑی تھی "اور میرال کو اس ارحم عباس سے عشق ہے۔۔" وہ ارحم کے سینے پہ اپنی انگلی رکھ کے بولی "انتہائے عشق" ارحم عباس اسے دیکھ گیا۔۔ "اتنا پیار کرتی ہوں مجھ سے میرال کیوں؟" "پیار؟" وہ تمسخرانہ انداز میں مسکرائی تھی "پیار بہت چھوٹا لفظ ہے ارحم عباس۔۔ بہت حقیر سا ہے میرے احساسات کے لئے۔۔ میں انتہائے عشق پہ ہوں" وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔ اس کے ہر نقش کو وہ ہر دفعہ اپنے انگلیوں سے چھو کے محسوس کرتی۔۔ ارحم نے آگے بڑھ کے اس کے گلابی لبوں پہ اپنے لب رکھے۔۔ آنکھیں بند کیے وہ اپنی تشنگی مٹا رہا تھا اور میرال اس کی بانہوں میں مدھوش سی اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہی تھی۔۔

جباری ہے

#محرم۔ ہمزاز

#Malaika_Rafi

#Episode_2

وہ ابھی ابھی اٹھا تھا جب مہک عباس ہائی ہیل پہنے کھٹ کھٹ کرتی اس کے کمرے میں آئی "مارننگ ارحم" ارحم نے ایک نظر اپنی نٹ کھٹ سی تیار ماں پہ ڈالی "مارننگ مام"

"اٹھو جلدی آفس سے لیٹ ہو رہے تم۔ اور مجھے بوتیک جانا ہے سو ایم السو گینگ لیٹ" مہک نے عجلت میں کہا ارحم اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا "آپ جانیے میں بھی ریڈی ہو کے جا رہا آفس" مہک مسکراتی کمرے سے گئی تو ارحم نے موبائل اٹھایا میرال کا میسج تھا "آج آپ آرہے ہیں نا" ارحم کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔ "جی جناب" اسے سپلائے دے کے وہ بیڈ سے اٹھا اور واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔

آفس پہنچتے ہی عباس پاشا اس کے کمرے میں آیا "گڈ مارننگ ڈیڈ" وہ فنانلز چیک کر رہا تھا "گڈ مارننگ" عباس پاشا بھی جواب دے کے ادھر ادھر دیکھنے لگے "آج میٹنگ ہے تمہاری یزدانی لوگوں سے"

"ایس ڈیڈ۔۔ آئی ول بی ڈسیر" ارحم نے انھیں دیکھتے ہوئے کہا تو عباس پاشا بھی سر ہلا کے ایک نظر اپنے خوبروی بیٹے پہ ڈال کے کمرے سے چلے گئے۔ انھیں اپنے اس بیٹے کی ذہانت پہ فخر تھا لیکن اس کی رات دیر تک باہر رہنے کی عادت سے انھیں چڑھتی تھی۔

ΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠ

"آج مجھے اتنا سببؤ کہ ارحم عباس کی آنکھیں میرے علاؤہ کسی کو دیکھے ہی نا" میرال خود کو آئینے میں دیکھتی کہہ رہی تھی۔ "وہ تو ویسے بھی دیکھتا نہیں ہے آپ کے علاؤہ کسی کو" ٹینا اسے دیکھتی بول رہی تھی میرال نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنے حنا ص ادا سے بالوں کو جھٹکا دے کے

بولی "بس جیسے بھی ہو آج مجھے ایسے سبنا کہ پہلے کبھی ایسی سچی ہی نہ ہوں میں۔۔" ٹینا ہنس کے اس کے بال بنانے لگی۔۔ سی گرین ساڑھی میں۔۔ سی گرین ہی حبیولری کے ساتھ۔۔ بلیک اور گرین آئی شیڈ کا خوبصورت امتزاج کیے۔۔ لائٹ پنک لپ اسٹک کے ساتھ وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے قیامت خیز سراپے کو دیکھ رہی تھی۔۔ اپنے لمبے سکلی بال اس نے کھلے چھوڑ دیے تھے۔۔ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔ ریحانہ بیگم نے آگے بڑھ کے اس کی نظر اتاری۔۔ "میری امراؤ حبان ادا تو آج میرا دل اٹھل پٹھل کر رہی ہے" میرال دھیرے سے مسکرائی "آپ بھی نا آپو" کسی نے ارحم عباس کے آنے کی اطلاع دی تو میرال کو اپنا دل باہر آتا محسوس ہوا تھا۔۔ وہ ریحانہ بیگم کے ساتھ سچ سچ کے قدم اٹھاتی باہر آئی۔۔ ہر اٹھتی نظر اس پہ ٹھہر سی گئی اور وہ ارحم کی نظروں کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھوں میں اس کے لئے ستائش تھی۔۔ وہ اپنی جگہ پہ آ کے بیٹھ گئی اور ہاتھ کے اشارے سے اداب بحال لائی۔۔ کتنے امیر زادے دل ہٹام گئے اس کی ادا پر۔۔ لگ جاتے کہ پھر یہ حسین رات ہونے ہو شاید پھر اس جنم میں ملاقات ہونے ہو۔۔

اس نے گانا شروع کیا۔۔ اس کی پرسوز آواز۔۔ دل موہ لینے والی ادائیں۔۔ ارحم کی نظریں اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔ اس کی خاموش بہکی نگاہیں میرال کے سنورے روپ میں الجھ ہی گئی تھی۔۔ گانے کے اختتام پہ ارحم اپنی جگہ سے اٹھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا اس کے پاس آ بیٹھا۔۔ "میں ہمیشہ تمہارا مہمان رہا آج چاہتا ہوں آپ میری مہمان رہو" میرال اسے حیرانی سے دیکھنے لگی "کہاں؟" "آپ چلیے تو" ارحم نے کہہ کے اس کا ہاتھ ہٹام لیا۔۔ میرال نے ریحانہ کی طرف دیکھا تو اس نے آنکھ کے اشارے سے اسے احبازت دے دی۔۔ وہ اپنا پلو سنبھالتی اٹھی اور ارحم کے ساتھ قدم اٹھاتی باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔ سبب اول ریحانہ کے پاس آیا تھا "ادھر ہم آتے ہیں میرال کو دیکھنے اور میرال ایک نظر کرم ہم پہ نہیں ڈالتی" ریحانہ مسکرا کے اسے دیکھنے لگی "اتنی لڑکیاں تو ہیں کسی پہ بھی ہاتھ رکھ دیں آپ کے قدموں میں ہوگی"

"مجھے میرال چاہیئے" سب بول بڑھتا۔۔ ریحانہ نے اس کی طرف دیکھا "میرال بس ارحم عباس کی ہے"

"طوائفیں کسی کی نہیں ہوتی۔۔ دل اٹھا تو پھینک دیتے یہ اسے" سب بول کی بات پہ ریحانہ نے گھور کے اسے دیکھا "صاحب ہم کچھ کہتے نہیں تو اپنی حد میں رہنا سیکھئے۔۔" یہ کہہ کے وہ آگے بڑھ گئی جبکہ سب بول پیچ و تاب کھاتا رہا۔۔

فلیٹ کا دروازہ کھول کے ارحم اسے اپنے ساتھ اندر لے آیا اور دروازہ لاک کر دیا میرال اسے ہی دیکھ رہی تھی "یہ کیا؟"

"ہمارا ہی ہے۔۔ میرا اور تمہارا" وہ میرال کو اپنی طرف کھینچتا بولا۔۔ اس کی گردن پہ اپنے لب رکھ کے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔۔ "آج سے ہم یہاں آیا کرے گیں" میرال مسکرا کے اس کے اور قریب ہوئی۔۔ اس کے لئے سب کچھ تو اس کا ارحم ہی تھا مادی چیزوں سے اسے کوئی مطلب نہیں تھی۔۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ ارحم کے سینے پہ سر رکھے سو رہی تھی خود ارحم موبائل چیک کر رہا تھا

میرال نے ایک گہری سانس لے کے اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھے۔۔ ارحم نے بھی اسے خود میں بھیج لیا۔۔ "میری آج میٹنگ ہے تو میں جلدی آفس جا رہا۔۔ تم جب جانا چاہو تو ڈرائیور تمہیں چھوڑ دے گا۔۔ میں گاڑی نہیں لے کے جا رہا دو سری گاڑی میں جاؤں گا" میرال کا دل بھگایا تھا "اور ہاں" ارحم سائیڈ ٹیبل سے ایک سرخ رنگ منجلی ڈب اٹھا کے اس کی طرف بڑھایا "یہ تمہارے لئے" میرال اٹھ کے بیٹھی اور ڈب کھول کے دیکھا تو قیمتی نگینوں سے مزین نیکس اس کے سامنے تھا "اتنا قیمتی" میرال کی آنکھیں پھیل گئی ارحم نے اٹھ کے اس کے گال کو چھوا "تم سے کم جانم"

"ایم گینٹ لیٹ" وہ اٹھنے لگا میرال نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنی طرف کھینچا "پھر کب آئے گیں"

"جب تم کہو" ارحم اس کی گردن کو چھوتا بولا "لیکن ابھی جلدی جانا ہے"

"اچھا جانیئے" وہ ایک ادا سے اسے احبازت دیتی بولی تو ارحم مسکراتا ہوا واشروم کی طرف بڑھ گیا جبکہ میرال دھیرے سے مسکرا پڑی۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

وہ متر آن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ اس کی روح تک کو سکون مل رہا تھا۔ طمانیت اس کے اندر تک پھیل رہی تھی۔ جب تین سال کا احد اس کی گود میں آ کے بیٹھنے لگا تو کشف نے مسکرا کے اسے اپنی گود میں بٹھایا۔ اس کے گال پہ پیار کر کے وہ دوبارہ سے تلاوت کرنے لگی چار سالہ احد خاموشی سے بیٹھا اپنی ماں کو سن رہا تھا۔ تلاوت متر آن پاک ختم کر کے کشف نے متر آن پاک بند کر کے احد کو اپنی بانہوں میں لے کے پیار کرنے لگی "میرا بیٹا اٹھ گیا۔" احد مسکرانے لگا "مما"

"جی ممی حبان" کشف نے پیار سے اس کے بال بھرائے "مما اسنو فال ہو رہی ہے کیا؟"

"ہمممم لیٹس گودیچتے ہیں" اسے لیے وہ کھڑکی کے پاس آئی اور پردہ ہٹا کے دونوں باہر دیکھنے لگے۔ باہر بر فباری ہو رہی تھی۔ کشف احد کا چہرہ دیکھنے لگی جہاں خوشی جھلک رہی تھی۔ "ارے واہ اسنو فال۔" کشف ایک انیمٹڈ ظاہر کر رہی تھی احد بھی خوش ہو گیا "مما اسنو فال" وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسنے لگا کشف نے محبت سے اس کا چہرہ چوم لیا۔ وہ اسے پیار سے دیکھنے لگی چار سال کا احد ہو بہو اپنے پاپا کی طرح ہوتا۔ وہیں آنکھیں۔ وہی ناک۔ وہی ہونٹ۔ وہ سر جھٹک کے احد کو گود میں اٹھانے لگی "چلو بیٹا بریک فاسٹ ٹائم" اوکے ممی "وہ بھی مسکرایا تھا۔ دونوں جب لاونچ میں آئیں تو آسیہ ناشتہ کی ٹیبل پہ انہی کی راہ تک رہی تھی۔ "صبح بخیر ممی" آسیہ انھیں دیکھ کے مسکرائی "صبح بخیر میرے پیارے بچوں" احد بھاگتا ہوا ان کے گلے لگا "مارنگ نا نو ماں۔۔ اسنو فال ہو رہی ہے باہر" آسیہ نے اسے گال پہ پیار کیا "ارے واہ تو آفسٹ بریک فاسٹ میں اور احد اسنو فال دیکھنے جائے گی۔" کشف مسکرا رہی تھی جب سحر ناشتہ لے کے ٹیبل پہ رکھ کے خود بھی وہیں بیٹھ گئی "کیسی ہو سحر؟"

"الحمد للہ آپ کیسی ہے؟" سحر بھی اسے پوچھنے لگی "الحمد للہ" کشف بھی مسکرائی۔ "آج بوتیک پہ جانا ہے کشف؟" آسیہ بیگم پوچھ رہی تھی کشف نے ناشتہ کرتے ہوئے ایک نظر انھیں دیکھا "جی ممی۔"

"میری بھی بس آنے والی ہے" سحر کالج جانے کے لئے ریڈی تھی۔۔ گرے اسکارف میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا کشف نے پیار سے اسے دیکھا پھر اپنا اسکارف بھی ٹھیک کرتی اپنی جگہ سے اٹھی "میں بھی ساتھ ہی نکلتی ہوں" احد کو ڈھیر سا پیار کر کے وہ اپنا لانگ جیکٹ پہن کے بلیک اسکارف ٹھیک کرتے شوز پہن کے باہر نکلی۔ جنوری شروع ہو چکی تھی اور نیویارک میں جنوری کی بر فباری شروع ہو چکی تھی۔۔ اس نے آسمان کی طرف ایک نظر دیکھا۔۔ پھر چلنے لگی اس کا رخ میٹرو کی طرف ہوتا۔۔ چلتے چلتے ایک پل کو وہ کی تھی۔۔ اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی کچھ پل یو نہی رکی رہی پھر سر جھٹک کے آگے بڑھ گئی۔۔ آج بھی اسے اپنے 24 گھنٹوں میں سے وہ کئی بار اپنے پاس محسوس کرتی۔۔ آج بھی اس کی یاد پہ کشف کا دل زور سے دھڑکتا۔۔ آج بھی وہ اس کی خوشبو اپنے قریب محسوس کر کے چونک جاتی۔۔ اسے دیر ہو رہی تھی سو وہ جلدی جلدی قدم اٹھانے لگی بوتیک کے پہنچنے کے ہانپتی کانپتی وہ اندر داخل ہوئی "اسلام علیکم" سب نے اسے دیکھا وہاں مسلم اور غیر مسلم دونوں تھے لیکن کشف کی عادت تھی وہ داخل ہوتے ہی سلام کرتی اور سب اسے سلام کا جواب دیتے یہاں تک کہ اس کے غیر مسلم کوور کرز بھی اسے وعلیکم السلام کہتے۔۔ بوتیک کے اندر اسے حرارت کا احساس ہوا تو کرسی پہ آرام سے بیٹھ گئی "ہاؤ آؤ یو کشف؟" "ایم فائن الحمد للہ ڈینی۔۔ وہاٹ اباؤٹ یو؟" کشف مسکرا کے اسے دیکھ رہی تھی "سیم ہیر ڈئیر" وہ اپنی جگہ پہ بیٹھ چکی تھی تب ارشاد سے دیکھنے لگی "سردی لگ رہی؟" "اب بہتر ہوں باہر سردی ہے بہت" کشف نے آپس میں اپنے دونوں ہاتھ ملتے کہا تو ڈینی اور الزبتھ ہنس پڑی۔ تو کشف بھی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔ اسے یہاں کام کرتے تین سال ہو چکے تھے اور ان سب کے ساتھ وہ کافی گھل مل گئی تھی۔۔

جباری ہے

#محرم۔ ہمزاز

#Malayeka_Rafi

#Episode_3

#اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے ہٹام لو۔۔

"بیشک اللہ بڑا مہربان ہے۔۔ اللہ توبہ کے دروازے ہمیشہ اپنے بندوں کے لئے کھلے رکھتا ہے۔۔ جب جب اس کا بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر اللہ کی پناہ مانگتا ہے۔۔ اور استغفار کرتا ہے تب تب اللہ اسے سنتا ہے۔۔ اسے بخشتا ہے۔۔ پس اے انسانوں اس سے بڑھ کر عشق اور کیا ہو گا عشق حقیقی سے بڑھ کر کوئی عشق نہیں۔۔ اپنے رب سے محبت کرو۔۔ اپنے رب کی عبادت کرو اپنے رب سے دعا مانگو۔۔ دنیا و آخرت کی کامیابی تمہاری ہے "آسیہ کہہ رہی تھی اور کشف کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئی تھی "کیا ہوا میری بچی؟" آسیہ اس سے پوچھنے لگی "مما کیا میں بخشی گئی ہوں؟" وہ پوچھ رہی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے آسیہ مسکرائی "جب تم اللہ کی بارگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے تو اس کا مطلب پتہ ہے کیا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ اللہ خود تمہیں دعوت دے رہا ہے۔۔ جب تم عبادت کرتی ہو تب تمہارے قلب کو سکون ملتا ہے اس کا مطلب ہے اللہ تمہیں سن رہا ہے۔۔ جب تم تلاوت وتر آن پاک کرتی ہو تو اس کا مطلب ہے تمہارا اندر نور سے بھرا حبار ہا ہو اور جب تم دعا کرتی ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ چاہتا ہے کہ تم اس سے مانگو۔۔ میرے بچے یہ سب آسان نہیں ہو تا جب تک اللہ نہ چاہے۔۔ یہ سب اللہ چاہتا ہے جو تم ہدایت کے راستے پہ ہو۔۔ بیشک اللہ مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔۔" کشف

روتے روتے مسکرا پڑی "آپ بہت اچھی باتیں کرتی ہے دل کو سکون ملتا ہے۔۔ میرا دل چاہتا ہے میں سوال کرتی جاؤں اور آپ جواب دیتی جاؤ"

"پوچھا کرو میری بچی۔۔ سب پوچھا کرو جو دل کرے پوچھا کرو۔ اللہ پوچھنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور یہ تمہارے اندر کا وہ مومن ہے جو بار بار چاہتا ہے کہ وہ سب کچھ جان لیں۔۔" کشف سر جھکائے بیٹھی رہی "کیا سوچ رہی ہو کشف؟"

آسیہ کے پوچھنے وہ سر اٹھا کے دیکھنے لگی "احمد کے بارے میں سوچ رہی۔ اللہ مجھے ہمت دے کہ میں اس کی صحیح تربیت کر سکوں"

"انشا اللہ تم ایک اچھی ماں ہو کشف۔۔ اور احمد ایک فرمانبردار بیٹا ہے تمہارا۔۔ اس سے بڑی خوش نصیبی ایک ماں کے لئے اور کیا ہوگی کہ اس کی اولاد فرمانبردار ہو۔۔ یہ اللہ کا انعام ہے۔۔ رحمت ہے اللہ کی تمہارے اوپر" کشف خوش دلی سے مسکرائی "بیشک ماما احمد بہت اچھا بچہ ہے۔۔ میں نماز پڑھ لوں" وہ اٹھنے لگی آسیہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا "اللہ قبول فرمائے" "مین" کشف کہہ کے جائے نماز لے کے نماز پڑھنے چلی گئی۔۔

ارحمن آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب ڈھرام سے دروازہ کھول کے میرال اندر آئی۔۔ اس کے پیچھے ارحمن کی سکیڑی بھی تھی جسے ارحمن نے واپس جانے کا اشارہ کیا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہو کے میرال کو دیکھنے لگا۔۔ وہ پچھلے ایک ہفتے سے میرال کے پاس نہیں گیا تھا میرال نے قریب آتے ہی اس کا گریبان پکڑ لیا "کیوں نہیں آتے ملنے مجھ سے؟ کیوں مجھ سے دوری اختیار کی ہوئی ہے" اس کی کاجل بھری آنکھوں میں آنسو تھے ارحمن اسے دیکھ گیا "میں بڑی ہتا۔۔ آؤٹ آف کنٹری ہتا"

"بڑی تھے۔۔ میسجز تک نہیں دیکھے تم نے۔۔" وہ شکایت کر رہی تھی ارحمن اس کے چہرے سے اس کے بھرے بال ہٹانے لگا "بہت بڑی ہتا سوری" میرال نے قریب ہو کے اس کے لبوں پہ اپنے تشنہ لب رکھ دیے اور آنکھیں موندے اس کی سانسوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتی رہی۔۔ ارحمن جو اتنے عرصے اس سے دور رہا تھا میرال کی بے باکی پہ اسے اور اپنے قریب کر لیا۔۔ پھر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا "یہاں نہیں فلیٹ چلتے ہیں" وہ اسے لیے آفس

سے نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ دونوں کے بیچ حنا موٹی بول رہی تھی۔ فلیٹ میں آ کے اس نے دروازہ لاک کیا اور میرال کو دیوار کے ساتھ لگا کے اس کی گردن پہ جھکا۔ میرال کا دل بے وقوف ہو رہا تھا اس کی سانسیں اٹھل پٹھل ہونے لگی۔

ارحیم میرال کی آنکھوں میں دیکھنے لگا "اتنا یاد کرتی ہو مجھے؟" میرال دیوانہ وار اسے دیکھ رہی تھی "تمہاری سوچ سے بھی زیادہ" ارحیم اسے لیے بیڈ پہ آگیا اور اس پہ جھک کے اسے دیوانہ وار چومنے لگا اور میرال اس کی دیوانگی۔ اس کی جنونیت کے آغوش میں مدہوش ہوتی چلی گئی

بمبب میرال بیٹھی چاکلیٹس کھا رہی تھی جب ارحیم اس کے لئے اور اپنے لئے کافی بنا کے لے آیا۔ "تھینک یو" کہہ کے اس نے ایک کپ لیا۔ ارحیم بھی اپنا کپ لیے اس کے پاس بیٹھ گیا۔ میرال کپ سے اٹھتے بھاپ کو غور سے دیکھ رہی تھی "میری یاد نہیں آئی آپ کو ارحیم؟" وہ اسے بنا دیکھے پوچھ رہی تھی "بتایا میں بڑی ہتھ" ارحیم اس کے چہرے کو دیکھتا بولا

"ایک سیکنڈ کو بھی میری یاد نہیں آئی" میرال پھر بھی اپنے سوال پہ بضد تھی۔ ارحیم اسے دیکھتا رہا "آئی تھی۔ لیکن ٹائم نہیں ملا" میرال استہزائیہ ہنسی "ہو نہ صاحب بڑی تو ہم بھی ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کی یاد سے کبھی تعارف نہیں برتتے" وہ کپ سے نظریں ہٹا کے ارحیم کو دیکھنے لگی اب۔ ارحیم کی نظریں اسی پہ تھی "سوری۔ میری وجہ سے تم ہرٹ ہوئی

میرال "ارحیم شرمندہ سا تھا۔ وہ اس لڑکی کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ دنیا جہان کی برائیاں تھی اس میں لیکن میرال پھر بھی عشق کرتی تھی اس سے اور یہ بات ارحیم کو اس سے دور ہونے نہیں دیتی تھی۔ میرال مسکرا رہی تھی "اٹس اوکے ارحیم" پھر سے کپ پہ نظریں جمادی اس نے۔ ارحیم کو لگا وہ زیادہ ہرٹ ہوئی ہے اداسی تھی اس کے چہرے پہ۔ اس نے دھیرے سے ہاتھ بڑھا کے میرال کو اپنے قریب کر لیا۔

میرال نے اس کے کندھے پہ اپنا سر رکھ کے آنکھیں موند لیں۔ "کیا ہے تم میں ارحیم۔ ایسا کیا ہے جو میرال تمہیں دل دے بیٹھی ہے اپنا" وہ کھوئی کھوئی سے کہہ رہی تھی۔

ارحیم نے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھ دیے "بتا دو میرال ایسا کیا دکھا تمہیں مجھ

میں؟" میرال سر اٹھا کے ارحم کے خوبصورت چہرے کو ایک جذب کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔ پھر اس کے لبوں کے قریب اپنے لب کر کے دھیرے سے بولی "میرال عشق کرتی ہے اپنے ارحم سے۔ عشق" ارحم کو حیرت ہوتی تھی کہ ایسا عشق بھی ہو سکتا ہے کسی کو کسی سے۔ مانا کہ ارحم کو پسند تھی میرال۔ وہ بس اسی کے لئے وہاں جاتا۔ ان گلیوں میں لیکن میرال جیسا عشق اسے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

"فابی الاءربکا تکذبان" کشف نے تلاوت ختم کی۔ متر آن پاک کو اپنی جگہ پر رکھ کے وہ لاؤنج میں آئی جہاں احد کے لئے سحر اس کے فیورٹ کو کیز بنا رہی تھی۔ کشف کو دیکھ کے احد کھلانے لگا "مما آئی کو کیز بنا رہی میرے لئے" کشف وہیں آ کے بیٹھ گئی "ارے واہ جناب منے" سحر اسے دیکھ کے پوچھنے لگی "کافی بنا دوں آپ کے لئے؟" "ہاں پلیز۔ ہیڈک ہو رہا آج تو" کشف اپنا سر دباتی بولی۔ سحر اس کے لئے کافی بنانے لگی کشف ادھر ادھر دیکھنے لگی "مما کدھر ہے؟"

"مما رکیٹ تک گئی ہے ساتھ والی سارہ آنٹی کے ساتھ۔ کچن کا سامان لینے" سحر کے بتانے پہ کشف اثبات میں سر ہلانے لگی۔ پھر اپنا موبائل لے کے وہ چیک کرنے لگی۔ احد کو کیز دیکھ کے چمک رہا تھا کشف نے مسکراتے ہوئے ایک نظر احد پہ ڈالی۔ سحر بھی اس کے ناز اٹھا رہی تھی کشف دوبارہ سے موبائل کو دیکھنے لگی سحر کافی کا کپ اس کے پاس رکھ کے اسی کے پاس بیٹھ گئی "کشف آپ کی کافی" "تھینک یو سحر" وہ کپ منہ سے لگا کے کافی کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگی سحر اسے دیکھ کے مسکرائی "آپ کو کافی کی اسمیل بہت اڑیکٹ کرتی ہے کشف؟"

"ہاں بہت" وہ دھیمے سے مسکرا کے احد کو دیکھ رہی تھی جو کو کیز بھی کھا رہا تھا اور ٹی وی پہ کارٹون بھی دیکھ رہا تھا "تھینک یو سحر میرے بیٹے کے اتنے خنرے اٹھانے کا" سحر اسے گھورنے لگی "وہ میرا بھی بیٹا ہے۔۔۔ آئی ہوں میں اس کی" وہ خفگی سے بولی تھی "سوری" کشف شرمندہ ہونے لگی۔ "میرا ایسا مطلب نہیں تھا" سحر نے اس کے ہاتھ کی پشت پہ اپنا ہاتھ رکھا

اُس اوکے کشف۔۔ بٹ میں احد سے بہت پیار کرتی ہوں اور جو کرتی ہوں وہ اپنی خوشی سے کرتی ہوں۔۔ "کشف اس کی محبت پہ ممنون سی ہو گئی اسی وقت بیل بجی سحر اٹھ کے دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔" "ما ہوگی" دونوں بہنیں اٹھ کے آسیہ کے ہاتھ سے پیکٹس لے کے کچن میں لا کے شیف پہ رکھنے لگی

حباری ہے

#My_Birthday_Surprise_Episode

محرم_ہمراز #

#Malaika_Rafi

#Episode_4

وہ کب سے ایک ڈریس ڈیزائن پیپر پہ اسکیچ کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس سے کچھ بن ہی نہیں رہا تھا۔۔ کوئی دس پیپرز وہ پھاڑ کے ڈسٹ بن میں پھینک چکی تھی۔۔ ڈینی کب سے اسے نوٹ کر رہی تھی آخر اس کے پاس آ کے بیٹھ گئی "کشف آڑیو اوکے ڈیسیر؟"

کشف سر پکڑ کے بیٹھ گئی "نو۔۔ ایم ناٹ فائن۔۔" ڈینی نے سارے پیپرز اس کے سامنے سے اٹھالے کشف چونک کے اسے دیکھ رہی تھی "جسٹ لیو ڈیم۔۔ اینڈ ٹرائی ٹوبی ریلیکس" ڈینی اسے مسکرا کے کہہ رہی تھی کشف بھی اپنا آپ ریلیکس کرتی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی۔۔ "ایم فائن ناؤ تھینک یو ڈیسیر" ارش بھی اسی وقت برگر کے پیکٹس لیے آ گئی "لنچ ٹائم ایوری دن" وہ خوش مزاج سی لڑکی تھی ہمیشہ

چہکتی رہتی۔۔ ڈینی الزبتھ کے پاس حبا کے بیٹھ گئی جبکہ ارشا کشف کے پاس بیٹھ گئی۔ ”آؤ میری حبان من بھوک لگی ہے مجھے بہت“ کشف دھیرے سے ہنس پڑی۔ اور اپنا برگر کھول کے کھانے بیٹھ گئی۔۔ ”یہ پیپرز؟؟“ ارشا پیپرز کا ڈھیر دیکھ کے ”پوچھنے لگی۔۔ کشف نظریں چرانے لگی ”ڈیزائن نہیں بن پا رہا تھا مجھ سے۔۔ کیوں؟“ وہ بانٹ لیتے پوچھ رہی تھی

مائینڈ ڈسٹرب ہے ”کشف سر جھکا کے بولی تھی اس کا چہرہ اترا ہوا تھا“ اٹس اوکے ہوتا ہے یار۔۔ ٹیک آچھل پھل ”ارشا ایک ادا سے بولی تو کشف بھی مسکرائی تھی“ ایک ٹائم میں بھی تمہارے جیسے ہی تھی ہر بات لائٹلی لیتی اور اب لگتا زندگی رک گئی ہے

زندگی نہیں رکی تم رک گئی ہو۔۔ زندگی تو ویسے ہی گزر رہی ہے۔۔ مرق صرف اتنا ہے کہ پہلے تم زندگی کو گزار رہی تھی اب زندگی تمہیں گزار رہی ہے ”کشف اسے چونک کے دیکھنے لگی۔۔ تو ارشا مسکراتی ہوئی بولی ”کلوز یور آئز اینڈ ٹیک آڈیپ بریتھ“ کشف چپ رہی ”کم آن ڈواٹ“ ارشا کے اصرار پر کشف نے اپنی آنکھیں بند کی اور گہری سانس کھینچی۔۔ پھر آنکھیں کھول کے اسے دیکھنے لگی ”اللہ از وڈ یو کشف۔۔ سب بہتر ہی ہوگا تمہارے اور احد کے حق میں انشا اللہ“ کشف ارشا کو ممنون نظروں سے دیکھنے لگی ”انشا اللہ“ اور اپنا برگر کھانے لگی وہ سب کافی ہلکا خود کو محسوس کر رہی تھی۔۔

√√√√√√√√√√√√

احد اس کے قریب بیڈ پر سوچکا تھا۔۔ کشف کتاب بند کر کے اسے دیکھنے لگی۔۔ کتنا معصوم لگ رہا تھا وہ سوتے ہوئے۔۔ اس نے احد کے بالوں میں اپنی انگلیاں نرمی سے پھیری۔۔ اس کے اوپر بلینکٹ ٹھیک کر کے وہ کتاب سائیڈ پر رکھ کے اس کے پہلو میں لیٹ گئی۔۔ اس کے پاس احد ہی تو تھا اس کا سب کچھ۔۔ وہ سوتے احد کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔ اس کے معصوم چہرے پر اسے پیار آ رہا تھا اس نے احد کے ہاتھ کی پشت پر پیار کیا۔۔ ”کاش میں تمہیں ملوا سکتی

”تمہیں تمہارے بیٹے سے۔۔ تم بھی دیکھتے کہ تمہارا بیٹا تمہاری ہی فوٹو کاپی ہے لیکن۔۔ اس کا دل زور سے دھڑکا ہوتا تھا“ تمہیں تو شاید میں یاد بھی نہ ہو گئی۔۔ تم اپنی دنیا میں مگن ہو گے اپنی بیوی کے ساتھ“ اس کی آنکھ سے آنسو لکیر کی صورت اس کے گال پہ پھسلے تھے، کاش ایک بار ہی سہی لیکن تمہیں بھی مجھ سی میرے جیسی ہی محبت ہو پاتی۔۔ کاش

اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے“ ایک آواز گونجی تھی اس کے ذہن میں۔۔ اور اس آواز کے آتے ہی اس نے اپنے آنسو صاف کر لیے“ اے میرے پروردگار میں خوش ہوں۔۔ آپ نے مجھے بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے اور احد تو آپ کی سب سے بڑی نعمت ہے میرے لئے بیشک۔۔ مجھے ہمیشہ اپنی شکر گزار بندوں میں سے بنائے رکھنا اور مجھ پہ اپنا رحم فرمادے“ اس دعا کے ساتھ اس نے اپنی آنکھیں موند لیں۔۔ اور نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔

√√√√√√√√√√

ب”تم ایک طوائف ہو میرا۔۔ خود کو کیا سمجھ رہی ہو تم۔۔ کوئی شہزادی؟“ ملکہ؟ ارحم تمہیں استعمال کر کے پھینک دے گا تب میں پوچھوں گا تمہیں۔۔۔ ایک زور دار تھپڑ سبب حنا کے منہ پہ پڑا ہوتا سبب حنا نے چونک کے دیکھا تو ارحم اسے شعلہ بارنگا ہوں سے دیکھ رہا تھا میرا ساکت آنکھوں سے سبب حنا کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں پانی تیر رہا تھا۔۔“ آئیے آئیے آپ بھی آئیے ارحم عباس

ایک لفظ نہیں“ ارحم نے انگلی اٹھا کے اسے روکا تھا“ میرا کے خلاف اب اپنی گندی لیسگوٹج یوز کی تو زبان کھینچ لوں گا“ سبب حنا ہنسنے لگا“ اس احساس کو کیا نام دوں۔۔ اتنا ہی حق جتاتے ہو اس طوائف پہ تو نکاح کیوں نہیں کر لیتے اس سے۔۔ اوہ ہاں طوائف سے کون شادی کرتا ہے۔۔ اسے تو بس“ ارحم نے اسے گریبان سے پکڑ لیا تھا اور زور سے اس کے منہ پہ مکہ مارا تھا۔۔“ انسانیت کی زبان سمجھ

نہیں آتی سببوں۔۔۔ ”میرال کا وجود جیسے زلزلوں کی زد میں آ گیا تھا وہ طوائف ہی تو تھی۔۔۔ مانا کہ ارحم کے علاوہ کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا کسی نے اسے نہیں چھوا تھا لیکن پھر بھی وہ ایک طوائف تھی جسے جب چاہے ارحم پھینک سکتا تھا وہ اسے دھکا دے کے میرال کے پاس آیا تھا۔۔۔ ”میں ابھی اور اسی وقت میرال سے نکاح کر رہا ہوں۔۔۔“ میرال کی پھٹی آنکھیں ارحم پہ تھی ”میرال بولو کرو گی مجھ سے نکاح؟“ ”میرال آنسو بھری آنکھوں سے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔ سببوں حنان اپنی جگہ سے اٹھا اور سامنے آئی ہر چیز کو ٹھوکر مارتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔ جبکہ وہاں میرال اور ارحم کی نکاح کی تیاریاں ہونے لگی۔۔۔ میرال کے گال دھکے اٹھے تھے وہ اس وقت خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تصور کر رہی تھی۔۔۔ ارحم اس سے نکاح کر رہا ہے وہ مکمل ہو رہی ہے۔۔۔ یہ خیال اسے سرشار کیے جا رہا تھا

نکاح کے بعد میرال ارحم کے ساتھ اس کے فلیٹ پہ آئی تھی۔۔۔ وہ بیڈ پہ بیٹھی اپنی انگلیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ کئی بار اس فلیٹ پہ آئی تھی ارحم کے ساتھ۔۔۔ لیکن آج اس کے احساسات مختلف تھے۔۔۔ پہلے وہ ارحم کی محبوبہ کی حیثیت سے اس کا دل بھانے کے لئے یہاں آتی تھی اور آج۔۔۔ آج وہ ارحم کی بیوی کی حیثیت سے وہاں آئی تھی۔۔۔ ان کے بیچ اب پاکیزہ رشتہ استوار ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اب نکاح کے بندھن میں تھے۔۔۔ پھر بھی میرال کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔۔ اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ اس پہ اداسی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ ارحم اس کے پاس آ کے بیٹھ گیا ”کیا سوچ ہی ہو میرال؟“ ”وہ سر اٹھا کے حنا موش نظروں سے اسے دیکھنے لگی“ ”کیا بات ہے؟“ اب تو تم میری بیوی بھی بن گئی ہو“ وہ مسکرا کے بولا تھا

کیا سچ میں تم نے مجھے اپنی بیوی کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے ارحم۔؟“ ”ارحم“ چونکہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔ میرال کی آنکھیں اداس تھی۔۔۔ اس کے چہرے پہ خوشی کا کوئی تاثر نہیں تھا وہ غمزدہ سی تھی۔۔۔ ”نکاح کیا ہے تم سے میرال۔۔۔ تین بار قبول ہے بولا ہے تو یہی مطلب ہے نا کہ تمہیں اپنی بیوی کی حیثیت سے قبول کیا ہے میں نے“ ”ارحم کی بات پہ وہ مسکرائی تھی۔۔۔ اس کی مسکراہٹ بھی اداس تھی“ ”تم

“میری بات نہیں سمجھ رہے” ارجم اسے نا سمجھنے والے انداز میں دیکھ رہا تھا
تمہارے گھر والے مجھے ایکسیٹ کر لیں گے؟ ”میرال کا ڈر اس کی زبان پہ آ ہی گیا
”ہاں ارجم نظریں پیرانے لگا“ ہاں
کب؟ ”وہ پوچھ رہی تھی۔۔“ ابھی نہیں۔۔ کچھ دن رک کے بتاؤں گا انھیں “ارجم اسے
ٹال رہا تھا اس کی آنکھوں کا کونہ بھیگا تھا جسے اس نے چھپا لیا تھا “نہم” وہ پھر
کچھ نہ بولی اسے جواب مل گیا تھا اپنے سوال کا۔۔ اور کیا پوچھتی وہ۔۔ ارجم نے
اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا تھا اور میرال نے چپ چاپ خود کو
اس کے سپرد کر دیا۔۔ کوئی مزاحمت نہیں۔ کی اس نے۔۔ جو بھی تھا ارجم سے وہ
عشق کرتی تھی۔۔ بے پناہ عشق اور اب تو وہ اس کا محبازی خدا تھا۔۔



#Malayeka_Rafi

#Episode_5

!!! شاور کے نیچے بجھے دل کے ساتھ کھڑی وہ آنسو بہا رہی تھی۔۔ نہ جانے کیوں وہ خوش تھی ارحم کی بیوی بن کے وہ خوش تھی۔۔ خوش نصیب سمجھ رہی تھی خود کو۔۔ لیکن کیوں اس کا دل بجھا ہوا تھا کیوں وہ اداس تھی۔۔ کیوں اداسی نہیں جا رہی تھی اس کی آنکھوں سے۔۔ جب واشروم سے باہر نکلی تو ارحم کی نظر اس پہ پڑی۔۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑی بجھے دل کے ساتھ اپنے بال سنوار رہی تھی۔۔ ارحم نے پاس آ کے پیچھے سے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو حاصل کر دیے ”کتنی حسین لگ رہی ہے میری بیگم صاحبہ آج“ میرال نے آئینے میں اپنا اور اس کا عکس دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔۔ دلفریب مسکراہٹ اس کے لبوں پہ تھی میرال بھی دھیرے سے مسکرا پڑی شاید یہ وہم ہو اس کا۔۔ شاید ارحم خوش ہے اس سے نکاح پہ۔۔ شاید وہ بھی سرشار ہے میرال کو اپنا بنا کے۔۔ ارحم نے اس کے گال پہ اپنے لب رکھے۔۔ ”آج کا دن تمہارے نام۔۔ ہمیں کہاں چلیں؟“ ارحم کے کہنے پہ میرال مسکرا پڑی ”جہاں تم لے چلو“ ارحم اس کے گیلے بال سنوارتے بولا ”تو بی ریڈی۔۔ ہم ابھی چلتے ہیں“ اسے کہہ کے وہ واشروم چلا گیا۔۔ میرال آئینے میں اپنا عکس دیکھتی رہی پھر تیار ہونے لگی۔۔

ΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠ

گاڑی شہر سے باہر کی طرف جاتے دیکھ کے میرال ارحم سے پوچھنے لگی ”ہم کہاں جا رہے ہیں؟“ اسلام آباد ”ارحم زیر لب مسکراتا بولا تو میراب حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگی ”اسلام آباد؟؟ بتایا کیوں نہیں۔۔ میں نے تو کپڑے بھی نہیں لیے“ وہ پریشان ہو گئی

ریلیکس ڈارلنگ۔۔ ہم وہیں سے شاپنگ کر کے لے لیں گے ”وہ اس کے گال اپنے“ ایک ہاتھ سے چھوتا بولا۔۔ ”میں بس چاہتا تھا کہ میری میرال کے چہرے پہ مسکراہٹ آئے“ میرال اسے دیکھ گئی اتنا خیال ارحم کو اس کا اور وہ کیا کیا سوچ رہی تھی۔۔ ”اینڈ ایم سکیز فیل“ وہ خوشدلی سے مسکرا رہا تھا جبکہ وہ پیار بھری

نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اب صحیح معنوں میں خود کو خوش نصیب سمجھ رہی تھی۔ اسے لگا تھا شاید ارحم اس سے دوری برتے گا۔ سب سے چھپائے گا اپنا اور اس کا رشتہ۔ لیکن وہ پہلے میں اسے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔ رات گئے اس نے اسلام آباد کے معروف ہوٹل کے سامنے گاڑی روکی۔ اور کمرے میں آ کے اس نے وہیں کھانا آرڈر دیا۔ کھانے سے فارغ ہو کے ارحم واشروم مندریش ہونے کے لئے گیا تھا جب واپس آیا تو میرال کو بیڈ پہ سوتے پایا اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔ اس نے میرال پہ بلینکٹ صحیح کیا۔ میرال کے ساتھ اس کا نیا رشتہ جڑا تھا اور اس رشتے پہ وہ خوش تھا۔ وہ میرال سے محبت کرتا تھا۔ وہ اسے کوئی دکھ بھی نہیں پہنچانا چاہتا تھا کبھی۔ وہ اس کی بیوی تھی آج نہیں۔ تو کل وہ سب کو اس بارے میں بتا دیتا بس وہ صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ اور میرال کو لگ رہا تھا ارحم عباس اس رشتے سے ناخوش ہے۔ وہ سوچ کے زیر لب مسکرا پڑا۔

ΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠ

آج کی صبح بہت خوبصورت تھی۔ ارحم اسے مختلف شاپنگ مال میں لے کے گیا۔ اس کے لئے بھرپور شاپنگ کی ساتھ میں اپنے لئے بھی کی۔ پھر دونوں ریسٹورانٹ میں لانچ کرنے گئے۔ میرال ارحم کے سنگ خوش تھی۔ اسے ارحم سے کچھ نہیں چاہیے تھا نہ پیسہ نہ اس کا بینک بیلنس۔ کچھ نہیں وہ بس ارحم کو چاہتی تھی۔ اور یہ بات ارحم بھی جانتا تھا کہ میرال اس سے کس حد تک عشق کرتی ہے۔ تبھی وہ اس کا دل توڑنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

وہ بیڈ پہ نیم دراز ارحم کے کندھے پہ سر رکھے ہوئے تھی "میرال" ارحم نے دھیرے سے اسے پکارا
"ہمممم؟"

"میرال میں حبا نتا ہوں کہ تم نے اس جگہ پر رہتے ہوئے بھی ہمیشہ سب سے
مناصلہ رکھا۔ تم نے خود کو صرف مجھے ہی سونپا۔ مجھے تم پر پورا یقین ہے۔" وہ دھیرے
دھیرے اسے بتا رہا تھا "اور میں کچھ دنوں میں ہی سب کو بتا دوں گا اپنے اور تمہارے رشتے
کا۔ اس کے بعد کوئی تمہیں میرے ساتھ ایکسیپٹ کرے نہ کرے مجھے کوئی فخر نہیں پڑتا
۔۔ میں تمہیں حبا نتا ہوں یہی کافی ہے میرے لئے۔۔۔" اس کے گرد اپنے بازو حائل کر کے وہ
بولنے لگا "میں کون سا پاک ہوں میرال۔۔ دنیا کا ہر اکام میں کرچکا ہوں۔ ہر برے سے برا کام
۔۔ پھر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا "میرال تم میرے لئے بہت امپورٹنٹ ہو اور ہمیشہ
رہو گی اور اب تم میری بیوی ہو۔ میرے دل میں تمہارے لئے احترام۔۔ محبت۔۔
عزت ہمیشہ رہے گا۔" میرال آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی "ارحم۔۔ میرے
لئے اتنا کچھ کرنے کے لئے شکر یہ۔ اتنی عزت اور احترام کے لئے شکر یہ۔۔ عورت
ذات کو محبت سے زیادہ احترام ایسٹریکٹ کرتی ہے اور "ارحم نے اس کے لبوں پہ اپنی انگلی
رکھ دی "ہشششش رونا نہیں ہے میرال۔ ہم کبھی الگ نہیں ہو گئیں۔۔ میں تمہیں کبھی ہرٹ
نہیں کروں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے "میرال نے مسکرا کے اپنا سرا اس کے چوڑے
کینے پہ رکھ دیا۔۔

ΠΠΠΠΠΠΠΠ

"اسلام علیکم" کشف جو احد کے ساتھ شاپنگ میں مصروف تھی جب کسی
مردانہ آواز پہ چونک کے مڑی "وعلیکم السلام" اجنبی نظروں سے اس شخص کو دیکھتی
اس نے سلام کا جواب دیا۔ سامنے والے شخص نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔
حجاب میں اپنے سر کو ڈھانپنے وہ اسے ایک خوبصورت اور مکمل خاتون لگی۔ "ڈو آئی نیو؟"
وہ پوچھ رہی تھی۔۔

"نو۔۔ ایکچو نیلی میں یہاں نیو ہوں۔۔ سو یہاں کا زیادہ آئیڈیا نہیں مجھے۔۔ سوچا آپ سے کچھ
ہیلپ ہی مانگ لوں" اس نے جواب دیا تو کشف اسے معذرت طلب نظروں سے دیکھنے
لگی "ایم سوری۔۔ میں یہاں اپنے بیٹے کے ساتھ شاپنگ پہ آئی ہوں سو آئی کانٹ دو اینی فنیور۔۔
آپ کسی اور سے بات کر لیں "کشف بات ختم کر کے احد کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس

شخص نے چونک کے اس بچے کو دیکھا وہ ہو بہو اپنے مناڈر جیسا ہی ہوتا وہ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جب بولا تو لہجے میں بھی حیرت تھی "آپ کا بیٹا بھی ہے؟" کشف اسے ناگواری سے دیکھنے لگی "ایکسیوزمی؟" تو وہ سنبھل گیا "آئی مسین آپ میرڈ لگتی نہیں"

"الحمد للہ میں میرڈ ہوں اور میرا ایک بیٹا بھی ہے۔۔ آپ اتنی انفویکیوں لے رہے مجھ سے۔۔ کون ہے آپ؟" اس کے لہجے میں ناگواری تھی وہ سنبھل کے بات بنانے لگا "آئی مسین۔۔ چلیں میں چلتا ہوں۔۔ اللہ حافظ"

"اللہ حافظ" اسے کہہ کے وہ احد کی طرف مڑی "احمد کم بیٹا" وہ آگے بڑھ گئی جبکہ وہ شخص وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا "احمد" اس نے زیر لب نام دہرایا۔۔ اس کے لبوں پہ بڑی نرم سی مسکراہٹ تھی۔۔

√√√√√√√√

"کون ہوتا؟" ساری بات سن کے آسیہ پوچھنے لگی "نو آئیڈیا عجیب سا لگا مجھے بہت وہ" کشف کھانے کھاتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔ سحر بھی احد کو دیکھ کے پریشان ہو گئی "میں اب احد کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی کہیں۔۔ وہ اسے کڈنپ نہ کر لیں"

"کون آئی؟" آسیہ نے گھور کے سحر کو دیکھا "دیکھ کے بات کرتے ہیں سحر" وہ سر جھکا گئی "سوری ماما" آسیہ کشف کی طرف متوجہ ہوئی "تم اپنے دماغ میں اب یہ باتیں گھسا کے فضول سوچنا مت اسٹارٹ کر دینا۔۔ ہتا کوئی بات ختم۔۔" کشف مسکرا پڑی "جی ماما۔۔ میں نہیں سوچ رہی کچھ بھی غلط"

"گڈ" آسیہ مسکرا پڑی تو سحر شرارتی نظروں سے دیکھنے لگی "ہماری کشف اتنی خوبصورت ہے کہ کوئی بھی ٹھٹھک کے ان سے پوچھنے لگا جاتا ہے ایکسیوزمی آپ میرڈ ہے یا کوئی چانس ہے اور ہماری میڈم منہ پہ بول دیتی ہے۔۔ ایم میرڈ الحمد للہ" سحر نے اسی کے انداز میں کہا تو کشف اور آسیہ کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔ "ہاں تو میرڈ ہوں اور میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں" بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا ہتا پھر اچانک سر جھکا گئی "ماما میں بھی اپنے پاپا سے بہت پیار کرتا ہوں ہی لکس لائیک می" احد کی بات پہ سب مسکرا پڑے۔۔ جبکہ

کشف جھینپ ہی گئی تھی۔۔ یہ کیا بول گئی تھی وہ بے ساخت۔۔ جس بات کو ماننے سے وہ اکیلے میں ڈرتی ہے آج سب کے سامنے اس کے منہ سے نکلا تو اسے شرم سی آنے لگی "ویسے ڈونٹ بی شائی۔۔" اس نے سحر کو گھور کے دیکھا تو وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی "بھئی ہی ہے آپ کا۔۔ دل سے محبت کرے آپ"

"سحر" آسیہ کی گھوریاں عروج پہ تھی تو وہ خفت سے سر جھکا کے کھانا کھانے لگی۔۔

حبّاری ہے



اور وہ ارحم کے بدلتے رویے کو دیکھ رہی تھی۔۔ وہ رات کو دیر سے گھر آتا۔۔ اکثر نشے میں ہوتا۔۔ کبھی کچھ حسین پل میرال کے نام کرتا اور کبھی ایسے ہی آکے سوچاتا۔۔ میرال حنا موشی سے ارحم کو دیکھ رہی تھی وہ کچھ نہیں کہہ رہی تھی اور نہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔ اسے معلوم تھا وہ سب جو اس نے کہا وہ سب جھوٹ تھا۔۔ سب دھوکا تھا۔۔ نئے رشتے نئے احساسات۔۔ جب پرانے ہونے لگے تو احساسات بھی مہربانیاں ہیں۔۔ وہ بھی حنا موشی سے ارحم کے خود کے لئے مرتے احساسات کو دیکھ رہی تھی۔۔ ابھی ابھی وہ نشے میں چور گھر میں آتے ہی بیڈ پہ گر

ساگیا ہتا میرال حنا موشی سے ہمیشہ کی طرح اس کے جوتے نکالنے لگی۔ پھر اسے
ٹھیک سے لٹا کے اس پہ بلینکٹ ڈالا۔ اس کے چہرے کو کچھ دیر دیکھتی رہی پھر اس کی
پیشانی پہ اپنے لب رکھ دیے۔ ایک آنسو کا قطرہ اس کی آنکھ سے پھسلا ہتا۔ ارحم
عباس اس کی محبت تھی۔ اس کا عشق۔ وہ اس سے کبھی نفرت کر ہی نہیں سکتی تھی
بس اس کا دل ٹوٹا ہتا چھن سے!!! لیکن کوئی بات نہیں ایک دل ہی تو ہے بس!!!
صبح ارحم کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر اپنے پاس سوتی میرال پہ پڑی۔ وہ اسے دیکھ گیا۔
کچھ بدلا نہیں ہتا وہی میرال تھی۔ وہی چہرہ۔ وہی خوبصورت سی میرال۔ تو پھر کیا بدلا ہتا
؟ کیوں اتنے دور ہو گئے تھے دونوں ایک دوسرے سے۔ کیوں اتنے فاصلے آ گئے تھے ان کے بیچ۔۔ کہ
ایک دوسرے کو مخاطب کرتے بھی وہ بار بار ہچکچاتے تھے۔ اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا
اس کے چہرے کو چھونے کے لئے پھر کچھ سوچ کے اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اور اس کے
صبح چہرے کو دیر تک دیکھتا رہا۔ پھر اپنی جگہ سے اٹھ کے وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا
۔ میرال جو اپنی سانس روکے تھی ایک دم سے آنکھیں کھول کے گہری سانس لی 'مان لو ارحم
عباس تمہیں مجھ سے دلچسپی نہیں رہی اب۔۔ تمہارا دل نہیں چاہتا اب مجھے چھونے کو۔۔
تمہارا دل بدل گیا ہے۔۔' ایک ادا اس مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ آن ٹھہری اور
دھیرے سے اپنی پلکوں سے وہ آنسو چھنے لگی۔۔

√√√√√√√√

آج احد کو اپنے ساتھ کشف بوتیک لے کے آئی تھی اور اس کے کوور کرز سارا کام چھوڑ کے احد
کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ "کشف آئی مست سے یور بوائے از سوہینڈ سم" الزبتھ کے کہنے پہ وہ
مسکرا پڑی جبکہ احد اچانک سے چپکا "آئی لک لائک مائی پیپا"
"واوووووووو" سب نے شور مچا دیا تو کشف جھینپ ہی گئی۔ جبکہ احد منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسنے
لگا۔ "احد بیٹا کم۔۔ کام کرنے دوا نہیں" کشف نے احد کو ٹوکا وہ جلدی سے اپنی ماں کے پاس آیا
او کے مام"

"میری بچی۔۔ تجھ سے میں بہت پیار کرتی ہوں تو میری اولاد سے بھی بڑھ کے ہیں میرے لئے۔۔ وہاں میری ایک سہیلی ہے آسیہ۔۔ اپنی بیٹی کے ساتھ رہتی ہے۔۔ بہت اچھی انسان ہے۔۔ تو اسی کے پاس جا۔۔ تو وہاں سکھ سے رہے گی۔۔" ریحانہ اسے پیار سے سمجھا رہی تھی

"لیکن کیسے؟" وہ ابھی تک پریشان تھی کہ ادھر کس کے پاس جائے گی۔۔ کیسے جائے گی

"وہ تو مجھ پہ چھوڑ دے۔۔ تو چھوڑ دے یہ ملک۔۔ چھوڑ دے عشق و شوق۔۔ بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

دیتا ہے۔۔ مرد ذات پہ کوئی بھروسہ نہیں۔۔ میں تجھے بھیجوں گی تو بس تیاری کر

جانے کی" ریحانہ اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی اتنی محبت پہ میرال کی آنکھوں میں ممنونیت کے آنسو آگئے تھے۔۔ وہ وہاں سے گھر آئی لیکن ارجم آج رات بھی نہ آیا۔۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن اسے رونا آگیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔ اپنی کم مائیگی کا احساس۔۔ اپنی تذلیل کا احساس اسے رلا رہا تھا وہ صبح تک روتی رہی۔۔ اور صبح ہوتے ہی وہ یہ جگہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ کے چلی گئی۔۔ ہمیشہ کے لئے اس نے یہ دروازے بند کر دیے

ریحانہ نے اسے سمیٹ لیا اپنی بانہوں میں۔۔ وہ میرال کے لئے کچھ بھی کر سکتی تھی کچھ بھی

۔۔ اس کے سارے پیپر زوہ بنوا رہی تھی وہ جلد سے جلد اسے یہاں سے بھیجنا چاہ رہی تھی جب ایک رات سب احوال حنان وہاں آیا نشے میں دھت وہ میرال کو بلائے حنا رہا تھا تب

ریحانہ میرال کو روک کے خود باہر آئی "کیا ہے؟" وہ ہنسنے لگا قہقہے لگانے لگا "بلا اپنی اس طوائف زادی کو"

"اے اے اے اے اے اے زبان کو لگام دیں" ریحانہ چیختی تھی وہ ہنسنے لگا "میں نے بولا تھا نا۔۔ یاد ہے تجھے کہ طوائفیں کسی کی نہیں ہوتی۔۔ کوئی انہیں نہیں اپناتا۔۔ بس اپنے استعمال کے لئے

امیر زادے انہیں اپنے پاس رکھتے ہیں پھر پھینک دیتے ہیں۔۔ ارجم عباس نے بھی اسے ٹشو پیپر کی طرح پھینک دیا۔۔ لے کے آئے میرے پاس میں فتدر کروں گا اس کی۔۔"

ریحانہ نے اسے تھپڑ مار دیا اور اپنے گارڈز کو بلائے لگی "دھکے دیے کے نکال اس حرام زادے کو

"سب احوال حنان ہنسے حنا رہا تھا اور گارڈز نے اسے باہر پھینک دیا۔۔ لیکن اس کی آوازیں اب بھی

میرال کے کانوں میں گونجتی رہی تھی۔۔ وہ رورہی تھی۔۔ بے آواز آنسو اس کی گال پہ پھسل رہے تھے۔۔

ارجم نے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔ وہ اب اس کی طرف نہیں پلٹے گا۔۔ میرال اس کے لئے

اب ناکارہ شے بن کے رہ گئی ہے یہ احساس اسے خود سے نفرت کرنے پہ مجبور کر رہا تھا

اور آج وہ حبار ہی تھی ہمیشہ کے لئے یہ ملک چھوڑ کے۔۔ ارحم کو ہار کے حبار ہی تھی۔۔ اپنا سب ہار کے حبار ہی تھی وہ۔۔ وہ حنالی دامن ہی رہی۔۔ ارحم کو اتنی محبت دے کے۔۔ اسے کسی بھی شکایت کا موقع دیے بنا بھی وہ ارحم کو ہار گئی۔۔ وہ ریحانہ کے گلے لگے کے خوب روئی تھی۔۔ ریحانہ نے بھی اسے پیار کیا۔۔ ڈھیروں دعائیں دی اور اسے رخصت کر دیا۔۔ وہ جب نیویارک انسیرپورٹ پہ اتری تو اسے آگے جا کے آسیہ اور سحر نظر آئی۔۔ آسیہ نے لمبا اریک ڈریس پہنا تھا اور دوپٹہ سر پہ لیا ہوا تھا جبکہ سحر لانگ شرٹ اور جینز میں تھی اور اپنے سر پہ حجاب لیا تھا۔۔ وہ خود شرٹ اور ٹائٹ جینز میں تھی۔۔ اسے اپنا آپ عجیب سالگان کی شخصیت کے سامنے۔۔ میرال کو ان سے مل کے بہت اچھا لگا۔۔ وہ ان کے گھر آئی تو سلیقے سے سجا گھر اسے بہت پسند آیا میرال کے لئے جو کمر انھوں نے سیٹ کیا تھا وہ بھی بہت خوبصورت تھا میرال کو اس ماں بیٹی سے مل کے بہت اچھا لگا تھا۔۔ عجیب محبت کا۔۔ طمانیت کا احساس ہو رہا تھا انھیں ان کے پاس۔۔

√√√√√√√√

صبح جب وہ نیند سے جاگی تو تلاوت وتر آن پاک نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔ کوئی بہت خوبصورت آواز میں دل سے وتر آن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔۔ وہ اپنے کمرے سے باہر آئی تو لاؤنج میں اسے آسیہ نظر آئی جو تلاوت کر رہی تھی۔۔ میرال وہیں بیٹھ کے سنتی رہی۔۔ وہ اتنا کھو گئی تھی کہ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے۔۔ اچانک وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی۔۔ آسیہ نے چونک کے اسے دیکھا وہ سر گھٹنوں میں دیے رو رہی تھی۔۔ اس نے وتر آن مجید بند کی اور اسے آواز دی "میرال" وہ روتی رہی "میرال" اس نے سر اٹھا کے آسیہ کو دیکھا "ادھر میرے پاس آؤ"

"نہیں میں بہت گندی ہوں۔۔ آپ بہت پاک ہے اور مجھ جیسے گندے وجود کو وتر آن پاک اپنے پاس آنے کب دے گا" وہ روتے روتے بولی تھی

"نامیرے بچے نا۔۔" آسیہ نے محبت سے اسے ٹوکا "تمہیں پتہ ہے اسلام سے پہلے انسانوں کی حالت بہت خراب تھی۔۔ وہ ہر گندے سے گندے کام کا سر تکب ہوئے تھے لیکن

جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں تو آپ نے چند خاص لوگوں کو اسلام کی دعوت نہیں دی تھی بلکہ سب کو دی تھی۔ کسی کو کسی پہ بھی فوقیت نہیں دی سب کے لئے دعوت اسلام ایک جیسا ہی تھا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے میری بچی کہ اللہ کہ ہدایت کے دروازے تمام بندوں پہ ایک جیسے ہی کھلے ہیں۔ پھر اللہ جسے چاہے ہدایت دے۔ تم پہ بھی کھلے ہیں توبہ کے دروازے۔ ہدایت کے دروازے۔ یہ مقرر آن پاک صرف میرے لئے نہیں ہیں یا صرف سحر یا کچھ گئے چنے لوگوں کے لئے۔ نہ میری بچی مقرر آن پاک سب کے لئے ہیں تمہارے لئے بھی ہیں۔ اللہ کی عبادت میں جو سکون اور کامیابی ہے وہ کہیں نہیں "وہ کچھ دیر رک کے میرا ل کو دیکھنے لگی۔" م۔ میں ناپاک ہوں۔ میرا جسم گندا ہے۔ میں کیسے پاک ہوگی۔ کیسے قابل ہوگی مقرر آن پاک کو چھونے کے "وہ پست آواز میں بولی تھی "تمہارا دل گندا نہیں ہے۔ تمہارا دل پاک ہے کیونکہ وہاں تمہارا رب ہے۔ تمہاری روح پاک ہے کیونکہ تم شرمندہ ہو اپنے گناہوں پہ۔ تمہارا جسم ہی تو گندا ہے نا تو وہ ہر انسان کا ہوتا ہے اور غسل اور وضو سے پاک ہو جاتے ہیں۔" وہ سمجھا رہی تھی میرا ل سن رہی تھی

"کیسے کرتے ہیں؟ مجھے نہیں آتا" وہ شرمندہ سی تھی۔ آسیہ اٹھ کے اس کے پاس آئی اس کا ہاتھ ہٹا ما۔ اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا "میں تمہاری بھی ماں ہوں میرا ل۔" میرا ل انہیں دکھ رہی تھی "م۔

میں نے کبھی ماں نہیں دیکھی۔ کسی کو ماں نہیں کہا۔ میری ماں تھی ہی نہیں۔" اس نے سسکی سی لی "میں سحر کی طرح تمہاری بھی ماں ہوں۔"

"ماں۔۔۔ ماں تو جسم دیتی ہے نا" وہ پوچھ رہی تھی

"ہاں لیکن کبھی آپ کو اپنی بیٹی سمجھنے والی بھی ماں ہوتی ہے۔ سحر کی طرح مجھے ماں بول دیا کرو" آسیہ کی اتنی محبت پہ وہ جیسے پگھل سی گئی اس نے اپنی ساری زندگی اس کے سامنے رکھ دی۔ آسیہ نے اسے بانہوں میں بھر لیا اس کو میرا ل کا دکھ اپنا دکھ لگا۔ میرا ل کی کہانی بھی آسیہ جیسے ہی تھی۔ وہ بھی تو یہ راستے چھوڑ کے یہاں آگئی تھی۔ اور پھر اس نے مڑ کے نہیں دیکھا پیچھے "پتہ ہے میرا ل تم اور میں ایک جیسے ہی ہے۔ میں بھی انہی گلیوں میں پلی بڑھی ہوں۔ پھر یونہی کسی سی ٹکرا گئی تھی میں۔ شادی ہوئی۔ بیٹی ہوئی اور وہ مجھ سے کھنچا کھنچا رہنے لگا اور

میں اپنی بیٹی کو لے کے یہاں آگئی۔ وہ اب خوش ہو گا اپنی فیملی کے ساتھ اور میں یہاں اپنی بیٹی کے ساتھ خوش ہوں اپنی زندگی میں "میرال انہیں حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ آئیہ اپنے آنسو صاف کرتی مسکرا پڑی "میں تمہیں کھاؤں گی جیسے میں نے سحر کو سکھایا۔ اگر تم بدلنا چاہو تو اللہ تمہارے ساتھ ہے بیشک"

"میں وہ راستے اور وہ زندگی پیچھے چھوڑ آئی ہوں م۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ میرال نے کہتے کہتے سر جھکالیا "میرال جو بھی کہنا ہو کہہ دیا کرو کبھی سحر مت جھکاؤ۔ کبھی اپنے کہے سے مت شرمناؤ۔" میرال انہیں دیکھے گئی۔۔۔ کتنے دکھ تھے ان کے بھی وہ سوچتی رہی گئی بس۔۔

جباری ہے



وہ اپنے کمرے سے باہر آئی تو آئیہ اور سحر ساتھ کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔۔۔ میرال انہیں دیکھنے لگی۔۔۔ وہ مڑ کے واشروم گئی اور وضو کر کے واپس آئی تو آئیہ سحر کے پاؤں کی تلاوت کر رہی تھی اپنی خوبصورت آواز میں۔۔۔ وہ سر پہ دوپٹ باندھے مضطرب سی کھڑی انہیں دیکھتی رہی۔۔۔ کتنا سکون تھا ان کی آواز میں۔۔۔ وہ خوبصورتی سے تلاوت کر رہی تھی۔۔۔ میرال کے دل کو جیسے

سکون مل رہا تھا۔ اس کے تنے اعصاب جیسے ڈھیلے پڑ رہے تھے۔ وہ سنتی رہی جب آسیہ کی نظر اس پر پڑی۔ انھوں نے رک کے فتر آن پاک بند کیا تو میرال اس کیفیت سے نکل کے انھیں دیکھنے لگی "میرال بیٹا۔" وہ شرمندہ سی ہو گئی "مجھے ن۔۔ نماز پڑھنی تھی" آسیہ مسکرائی "آؤ میری بچی۔ ابھی قضا نہیں ہوئی۔" وہ ان کے پاس آئی اور آسیہ اسے نماز پڑھنے کا طریقہ سمجھانے لگی۔ میرال ان کے پاس بیٹھی رہی دیر تک۔۔ "مما۔۔ میں اپنا نام چیخ کر ناپا ہتی ہوں۔۔" آسیہ مسکرائی "اتنا اچھا نام تو ہے تمہارا تو" میرال سر جھکا گئی۔۔ "ماضی کے سب دروازے بند کرنے ہو خود پہ تو ماضی کا کچھ بھی نہ رکھو اپنے پاس۔۔ ایون نام بھی" آسیہ اس کے جھکے سر کو دیکھتی رہی "کشف نام کیسا ہے؟" میرال نے سر اٹھا کے انھیں دیکھا وہ اب بھی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی میرال مسکرائی اور ان کے گلے لگ گئی "آپ بہت اچھی ہے" آسیہ ہنس پڑی "تم بھی اچھی ہو میری بچی۔۔" اور یوں میرال نے اپنا نام کشف رکھ کے ماضی کے سب دروازے بند کرنے کی کوشش کی۔

ارحم گھر میں داخل ہوا پانچ دن ہوئے تھے وہ گھر نہیں آیا تھا۔۔ آج آیا تو میرال اسے کہیں نظر نہیں آئی "میرال۔۔ میرال" اس نے الماریاں چیک کی اس کے سارے کپڑے ویسے ہی تھے۔ اس کی دی ہوئی حبیلوری جو وقت فوقتاً وہ میرال کو دیتا رہتا تھا سب موجود تھا لیکن وہ نہیں تھی۔ وہ کچھ سوچتا ہوا میرال کا نمبر ملانے لگا لیکن نمبر بند تھا۔ وہ بیٹھ کے انتظار کرنے لگا کہ شاید مارکیٹ تک گئی ہوگی آجائے گی لیکن شام ہو گئی وہ نہیں آئی۔ وہ کچھ سوچ کے اٹھا اور باہر نکلا

ریحانہ اسے یوں یہاں دیکھ کے حیران رہ گئی "میرال کہاں ہے؟" "یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے؟ مجھے آپ سے یہ پوچھنا چاہئے کہ میری بچی کہاں ہے؟" وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی تو وہ نظریں ادھر ادھر دورانے لگا "وہ یہاں نہیں آئی؟" وہ پوچھ رہا تھا

"نہیں۔۔ کیوں اسے آنا تھا کیا یہاں؟" ریحانہ اس کا چہرہ غور سے دیکھتی پوچھ رہی تھی۔۔ جبکہ ارحم کے چہرے پہ پریشانی واضح تھی "اس کا نمبر بند ہے۔۔ وہ کہاں ہے؟ مجھے لگاہاں آئی ہوگی میں کچھ دن گھر نہیں گیا تو لگاہاں آئی ہوگی"

"کیوں نہیں گئے تھے گھر؟" ریحانہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتی پوچھ رہی تھی وہ ہونٹوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا پھر نظریں چپرانے لگا "بڑی ہٹا"

"تو بڑی ہونے پہ بیوی کے پاس نہیں جاتے؟" ریحانہ کے طنز پہ ارحم اسے کچھ دیر دیکھتا رہا پھر وہاں سے نکل گیا۔۔ اور فلیٹ آگیا لیکن میرال اب بھی غائب تھی۔۔ وہ پریشان ہی ہو گیا۔۔ اسے افسوس ہونے لگا کہ کاش وہ گھر آ جاتا۔۔ کاش میرال کو اکیلے نہ چھوڑتا۔۔ کاش وہ اسے نظر انداز نہ کرتا۔۔ "کہاں ہو میرال"

وہ اسے ڈھونڈتا رہا جہاں جہاں اسے لگا کہ میرال جا سکتی ہے وہ وہاں وہاں گیا لیکن میرال کہیں نہیں تھی۔۔ اسے میرال کے علاوہ کچھ سوجھ ہی نہیں رہا تھا۔۔ اس کے اندر اسی پھیل چکی تھی۔۔ اسے میرال کی تلاش تھی لیکن میرال کہیں نہیں مل رہی تھی وہ میرال کی بانہوں میں سکون پاتا تھا لیکن میرال اس کا سکون چپین سب ختم کر کے جا چکی تھی۔۔

"کسے ڈھونڈ رہے ہو ارحم؟" ایک سفید پوش بوڑھا آدمی اس سے پوچھ رہا تھا۔۔ ہر طرف تاریکی تھی اور اس بوڑھے انسان کے وجود سے جیسے روشنیاں پھوٹ رہی تھی۔۔ وہ انھیں دیکھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ نور اسے کچھ دیکھنے نہیں دے رہا تھا وہ دھیرے سے بولا "میری میرال کھو گئی ہے"

"ہلی؟" وہ پوچھ رہے تھے ارحم نے نفی میں سر ہلایا "نہیں"

"کیسے ملے گی؟" وہ نرمی سے پوچھ رہے تھے ارحم سر جھکا گیا "پتہ نہیں۔۔ نہیں مل رہی"

"کیوں ڈھونڈ رہے اسے؟" وہ پوچھنے لگے

"سکون۔۔۔ مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔" ارحم نے بے چارگی سے کہا تو وہ مسکرائے۔۔

"کبھی اللہ سے مانگا؟" ارحم اس نور کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا "بولو؟؟ اللہ سے مانگا کبھی؟" دوبارہ سے پوچھا تھا انھوں نے۔۔

"کیا؟" ارحم کو کچھ نہ سمجھ آیا تو پوچھ بیٹھا

"میرال کو؟ سکون کو؟ کچھ بھی؟ کبھی مانگا؟" ان کے استفسار پہ وہ سر جھکا گیا "نہیں"

"اے میرے بندے مجھ سے مانگو۔۔" ارحم انھیں دیکھ رہا تھا تو انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا "تیرا رب تجھے پرکار رہا ہے۔۔ اس سے مانگو۔۔ اللہ سے مانگو۔۔" وہ کہہ رہے تھے اور ارحم اوپر کی طرف دیکھنے لگا۔۔ آسمان کی طرف۔۔ اندھیرا جو پھیلا ہوا تھا ہر طرف اس کے دیکھتے ہیں اندھیرا چھٹنے لگا۔۔ اسے نیلا آسمان واضح نظر آ رہا تھا "اللہ" اس کے لب ہلے تھے۔۔

ارحم گھبرا کے نیند سے جاگا تھا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا کوئی نہیں تھا وہ اپنے بیڈ پہ تھا۔۔ نہ کوئی اندھیرا تھا۔۔ نہ کوئی نور۔۔ نہ کوئی آسمان۔۔ نہ کوئی آواز۔۔ اس نے ایک لمبی سانس خارج کی۔۔ اس خواب کو سوچنے لگا۔۔ پھر آنکھیں موند کے لیٹا۔۔ وہ نیند کی آغوش میں جا رہا تھا جب پھر ایک آواز گونجی "تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔۔ ڈر اس ذات سے۔۔ اپنے رب سے مانگو۔۔ ہدایت کے راستے تیرے لئے کھلے ہیں" وہ چونک کے اٹھا تھا۔۔ یہ کیا ہو رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔ وہ سو نہیں پا رہا تھا آنکھیں بند کرتا تو بہت سے آوازیں اس کا پیچھا کرنے لگتی۔۔ اس کی سمجھ سے باہر تھی کہ اسے ہو کیا رہا ہے۔۔ یہ آوازیں کیسی ہے۔۔ نظر کوئی نہیں آتا اسے خواب میں لیکن جیسے ہی آنکھیں بند کرتا ہے آوازیں اس کا پیچھا کرنے لگتی ہے۔۔ اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔ لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے سوئے۔۔ کیسے سکون پائے!!!!

.....√√√√√√√√.....

اسے کب سے الٹیاں ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے ہو کیا رہا ہے۔۔ ابھی بھی وہ متر آن پاک کی تلاوت کر رہی تھی جب اسے متلی آئی وہ ایک دم سے واشروم کی طرف بڑھی۔۔ آسیہ کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔۔ وہ واشروم سے آئی تو آسیہ کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی "مجھے کیا ہو رہا کچھ دنوں سے" وہ نڈھال سی بیٹھ گئی آسیہ نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا "آج ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں۔۔ مجھے لگتا خوشخبری ملنے والی ہے ہمیں۔۔ شاید تم۔۔ ماں بننے والی ہو میری جان" کشف پہلے حیران ہوئی یہ کیا؟ وہ ماں بننے والی ہے؟ کوئی ننھا وجود اس کے وجود میں جان لے رہا ہے۔۔ اس کے ہونٹ مسکرانے لگے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

م۔۔۔ میں ماں۔۔۔ "وہ رونے لگی" میں ارحم کے بچے کی۔۔۔ کاش میں ارحم کو یہ خوشخبری دے پاتی "وہ رو رہی تھی آسیہ نے اسے گلے سے لگا لیا وہ ان کے بازوؤں میں پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی "کاش۔۔۔ ارحم تمہیں بھی مجھ سے میری جتنی محبت ہو پاتی کاش "وہ بس سوچ کے رہ گئی۔۔۔ کچھ باتیں سوچیں ہی جا سکتی ہے حقیقت بن نہیں پاتی یا شاید حقیقت بھی بن جاتی بس ہم جلد بازی میں اس حقیقت سے چشم پوشی کر جاتے ہیں۔۔۔

.....√√√√√√√√.....√√√√√√√√.....

"میرال۔۔۔ میرال کہاں ہو میری جان کہاں ہو۔۔۔ کاش میں تمہیں یوں اگور نہ کرتا میرال" اس کی آنکھ سے آنسو پھسلا ہوا حیرت سے اس آنسو کو اپنی انگلی کی پور میں لے کے دیکھنے لگا "ارحم آپ کو بھی مجھ سے عشق ہو جائے تو میں تو اپنی خوشنصیبی پہ رونے ہی لگ جاؤں" اس کے کانوں سے میرال کی آواز ٹکرائی تھی۔۔۔ اس کا وجود کانپنے لگا۔۔۔ اس کے ہاتھ لرزنے لگیں۔۔۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ اس کی بے چینی بڑھ گئی۔۔۔ اسے لگا وہ پاگل ہو جائے گا۔۔۔ "ارحم عشق کی آہری حد پتہ ہے کیا ہوتی ہے؟ جنونیت۔۔۔ دیوانگی اور پھر موت" میرال کی آواز پھر سے گونجی تھی اس کی آنکھوں میں وحشت تھی۔۔۔

"ارحم عباس کاش تمہیں بھی مجھ سے عشق ہو جائے۔۔۔" اسے میرال کی آنکھیں یاد آئی جب دیوانہ وار اسے دیکھتی تھی وہ۔۔۔

"ارحم عباس ان مادی چیزوں سے مجھے کوئی مطلب ہی نہیں۔۔۔ مجھے تو بس تم چاہیے۔۔۔ میرے چارہ گر تو تم ہو۔۔۔ میرے محرم تم ہو۔۔۔ میری زندگی کے محرم ہمزاز تم ہو۔۔۔" اور ارحم بس سنتا اور مسکرا دیتا اور آج۔۔۔

اسے وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔ اس کمرے کی در دیوار سے۔۔۔ اسے لگا وہ میرال کے بنا کر بجائے گا۔۔۔ اسے میرال نہیں مل رہی تھی۔۔۔ اس کا سکون نہیں مل رہا تھا اسے۔۔۔ وہ کہاں ڈھونڈے اسے کہاں۔۔۔ اسے لگا اس کے دماغ کی شریانیں پھٹ جائے گی۔۔۔ "میرال۔۔۔" وہ چیخا تھا "میرال میں سر رہا ہوں۔۔۔ یہ بے سکونی یہ بے چینی مجھے مار ڈالے گی۔۔۔ م۔۔۔ یں یونہی سسکیاں لیتے لیتے سر جھکاؤں گا" وہ رو رہا تھا جب اس کے اندر سے آواز آئی "اے

میرے بندے مجھ سے مانگ۔ "وہ چونکا ہوتا۔" اے میرے بندے تجھے سکون صرف اللہ کے پاس ملے گی پس پناہ مانگو اپنے رب سے۔ "وہ آسمان کی طرف دیکھنے لگا

"نظام حق کو چھوڑ دینے کے بعد گمراہی اور جہالت کے سوا اور کیا رہ جاتا ہے، تو تم کہاں بہکے جاتے ہو"

اسے اس خواب والے بوڑھے آدمی کی آواز آئی تھی۔ اس نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیے۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس کا وجود لرز رہا تھا۔ وہ خود کو بے چارگی کی آخری حد پہ محسوس کر رہا تھا۔

"اپنے رب کی طرف لوٹو۔ اپنے رب کی پناہ مانگو۔ اپنے رب کے آگے جھکو۔ بیشک تمہیں سکون سجدوں میں ملے گا" وہ رو رہا تھا۔ گڑ گڑا رہا تھا "مجھے کیا ہو رہا ہے۔" اس نے زور سے اپنا سر پکڑ کے اپنے رب کو پکارا تھا "اے اللہ" اس نے اپنا سر گھٹنوں میں رکھا "مجھے سکون چاہیے۔ مجھے سکون چاہیے۔ مجھے سکون چاہیے" اس کی لرزاہٹ کم ہو رہی تھی۔ اس کی بے چینی کو مترار مل رہا تھا "یا اللہ مجھے سکون چاہیے" اسے لگا اس کی بے چینی کو مترار مل رہا ہے۔ ارحم عباس نے آج پہلی بار اپنے رب کو پکارا تھا۔ پہلی بار اس کی زبان سے لفظ 'اللہ' ادا ہوا تھا پھر کیسے اس کا رب اس کی نہ سنتا۔ کیسے اس کے بے چین دل کو چین نہ دیتا۔ کیسے اس کی آواز ان سنی کر دیتا۔ کیسے اس کے پھیلے ہاتھ ٹھکرا دیتا جو وہ سوالی بن کے اسے پکار رہا تھا

"#بیشک۔ اللہ۔ دلوں کے راز۔ تک۔ جانتا ہے"

جباری ہے

اسکے وجود میں ایک ننھا وجود پنپ رہا تھا۔۔ اسے خود سے محبت ہو رہی تھی۔۔ اسے خود سے عقیدت کا احساس ہو رہا تھا۔۔ اس کے دل میں خود کے لئے احترام بڑھ رہا تھا۔۔ "اے میرے رب۔۔ آپ نے کہا مجھے آواز دے۔۔ مجھ سے مانگ۔۔ کون مانگ۔۔ سیدھا راستہ مانگ۔۔ مجھے پکار۔۔ اور جب میں نے اپنے رب کو پکارا تو میرے رب نے مجھے اپنی اتنی بڑی نعمت سے نوازا دیا۔۔ میں اپنے رب کی شکر گزار ہوں۔۔" اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔ "آگے بھی میرے پروردگار میرے لئے وہی فرما دے جو میرے لئے بہتر ہے۔۔ میں آپ سے اپنے لئے بہتری مانگتی ہوں۔۔ ارحم۔۔" وہ چپ ہو گئی کیا مانگے وہ کیا؟؟ "ارحم کو اپنے نیک بندوں میں شامل فرما میرے رب میرے ارحم کو ہدایت عطا فرما" اس نے ارحم کے لئے بھی وہی مانگا جو وہ اپنے لئے مانگتی ہے۔۔ ہم جس سے محبت کرتے ہیں نا۔۔ ہم اس کی اچھی زندگی کی دعا کرتے ہیں۔۔ اس کی خوشیوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔۔ اور اس کے لئے اچھا مانگتے ہیں اپنے رب سے یہی مانگتے ہیں کہ ہمارا محبوب ہمیشہ سیدھے راستے پہ چلیں۔۔ اللہ کے دیے ہوئے احکامات کے مطابق چلے۔۔ کشف بھی ارحم کے لئے اس کی بہتری مانگ رہی تھی۔۔ اس کی دنیا و آخرت سنوارنا چاہ رہی تھی۔۔

√√√√√√√√√√

آئینے کے سامنے کھڑا وہ خود کو دیکھ رہا تھا۔۔ اسے اپنے چہرے سے گھن آرہی تھی۔۔ اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے۔۔ اس کے لب گلابی نہیں تھے بلکہ سیاہ ہو چکے تھے رہے تھے زیادہ نشے کی وجہ سے۔۔ اس کے چہرے پہ اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی۔۔ نیند کی کمی کی وجہ سے اس کا

رنگ عجیب ہو رہا تھا۔۔۔ اسے اپنے وجود سے گھن آرہی تھی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا وہ برسوں جا نہیں نہایا حالانکہ وہ صبح ہی شاور لے چکا تھا۔۔۔ اسے اپنے وجود سے بدبو کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔ وہ شاور کھول کے اس کے نیچے کھڑا ہو گیا اور آنکھیں بند کر کے گرتے گرم پانی کو خود پہ محسوس کرتا رہا۔۔۔ وہ رو رہا تھا۔۔۔ اس کی بند آنکھوں کے سامنے اس کے سارے گناہ ایک فلم کی طرح چل رہے تھے۔۔۔ وہ خود سے شرمندہ ہو رہا تھا۔۔۔ وہ خود سے متنفر ہو رہا تھا۔۔۔ اس کے کانوں میں وہی بوڑھے آدمی کی باتیں گونج رہی تھی۔۔۔ "تیرا سکون تیرے اندر ہے۔۔۔ تیرا رب تجھ سے تیری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔۔۔ جہانک اپنے دل میں جہانک۔۔۔ اپنی روح میں جہانک۔۔۔ تجھے تیرا رب تیرے پاس ہی ملے گا۔۔۔ اور جب تو اپنے رب کو پالے گا تو تو اپنے سکون کو پالے گا۔۔۔ پکار اپنے رب کو پکار۔۔۔ مانگ اپنے رب سے مانگ۔۔۔ تیرے رب کو تیرا ہاتھ پھیلا کے مانگنا پسند ہے" وہ دیر تک وہیں کھڑا رہا۔۔۔

مسجد کے آگے کھڑا وہ دیر تک اپنے سامنے کھڑی اس عمارت کو دیکھتا رہا۔۔۔ وہ کیسے جانے اندر یہی سوچ رہا تھا وہ۔۔۔ جب اذان کی آواز گونجنے لگی۔۔۔ "اللہ اکبر اللہ اکبر" وہ شاید آج پہلی بار اذان کو غور سے سن رہا تھا۔۔۔ اسے لگا اس کا رب اسے پکار رہا۔۔۔ اسے بلارہا اپنی طرف۔۔۔ لیکن وہ کھڑا تھا ساکت۔۔۔ اس میں سکت نہیں تھی ہلنے کی آگے جانے کی۔۔۔ اس کے ارد گرد لوگ جا رہے تھے مسجد کی طرف اور وہ وہیں کھڑا رہا۔۔۔ جب کسی نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا اس نے چونک کے دیکھا اس کی آنکھیں ویران تھیں۔۔۔ اس کے چہرے پہ دکھ و غم تھی۔۔۔ بالکونی تھی جسے اس انسان نے پڑھ لیا تھا۔۔۔ اس کے سامنے ایک نورانی چہرے والے انسان کھڑے تھے جن کی ڈارھی میں کچھ کچھ سفیدی جھلک رہی تھی۔۔۔ "آؤ بیٹا نماز کو دیر ہو رہی ہے" وہ انھیں دیکھ رہا تھا بنا کچھ کہے۔۔۔ انھوں نے اس کو کندھے سے ہٹام کے مسجد کی طرف بڑھ گئے پھر اپنے جوتے اتارے تو اسے بھی کہا "اپنے جوتے اتار بیٹے" اس نے جوتے اتار دیے اور ان کے ساتھ مسجد میں چلا گیا۔۔۔ وہ مسجد کے امام صاحب تھے ان کا نام امام احمد رضا تھا انھوں نے ارجم کو اپنے پیچھے صف میں کھڑا کیا اور خود آگے کھڑے ہو کے نماز کی نیت کرنے لگے۔۔۔ وہ ان سب کے ساتھ نماز پڑھتا رہا جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھے تو اس کی سسکی امام احمد رضا کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔ وہ محویت سے دعا پڑھ رہے تھے

اور ارحم کی سسکی بڑھتی جا رہی تھی۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے ابھی دل اس کے سینے سے باہر آجائے گا۔ انھوں نے دعا ختم کی تو سب ایک ایک کر کے اپنی جگہ سے اٹھ کے مسجد سے باہر جانے لگے جبکہ ارحم وہیں بیٹھا رہا۔ ہاتھ دعا میں اٹھائے وہ رو رہا تھا۔ احمد رضا اس کی طرف مڑے اور اسے حنا موٹی سے دیکھتے رہے۔ وہ دعا ختم کر کے اپنے آنسو صاف کرنے لگا وہ مسکرا رہے تھے پھر ٹھہر کے بولے "بیٹا کیا نام ہے تمہارا؟" وہ انھیں دیکھنے لگا "ارحم"

"ماشاء اللہ۔۔ کیوں رو رہے ہو؟ میں پوچھ سکتا ہوں؟" وہ پوچھ رہے تھے وہ سر جھکا گیا "مجھ سے میرا سکون کھو گیا ہے مجھے میرا سکون چاہیے" انھوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا "یہی وہ جگہ ہے جہاں آپ کو سکون ملے گا بیٹا"

"میں نے کبھی غور سے اذان نہیں سنی تھی۔۔ آج سنی تو میں اپنی جگہ سے ہل نہ پایا" وہ نہ جانے کیوں شرمندہ ہو رہا تھا۔۔
"کوئی بات نہیں بیٹے یہ وقت مجھ پر بھی آچکا ہے۔۔ یہ وقت سب پر آتا ہے۔۔ کسی کو جلدی ہدایت ملتی ہے اور کسی کو دیر سے۔۔ تم خوش نصیب ہو بیٹا جو تم اللہ کی ہدایت پا چکے ہو۔۔ بھٹکنے سے بچ گئے ہو" وہ بول رہے تھے "میری بیوی کھو گئی ہے۔۔ مجھ سے دور ہو گئی ہے۔۔ مجھے چھوڑ کے چلی گئی ہے۔۔ میں۔۔ میں اچھا شوہر نہ بن پایا تھا وہ تھک کے چلی گئی۔۔ کہاں ڈھونڈوں اسے" وہ پھر سے رو رہا تھا احمد رضا اسے دیکھتے رہے اور پھر سکون سے بولے "اپنے رب سے مدد مانگو۔۔ اپنے رب کو پکارو" وہ چونک کے انھیں دیکھنے لگا "مانگو اپنے رب سے بیٹا۔۔ سجدے میں گر گڑاؤ۔۔ دعا میں پکارو اپنے خدا کو۔۔ تم اپنا مقصد پا لو گے۔۔" وہ مسکرا رہے تھے اور ارحم عباس انھیں آنسو بھری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔ اسے اپنے دل میں سکون پھلتا محسوس ہو رہا تھا۔

√√√√√√√√√√.....√√√√√√√√√√

"ماشاء اللہ آپ پر تو روپ آگیا ہے کشف" سحر کشف کو دیکھتی بولی تھی تو کشف بے ساختہ مسکرا پڑی "تھینک یو۔۔"

"مما کشف اتنا پیارا تلاوت کرتی ہے آئی سوئیر ممان کو سن کے میں آپ کو بھول جاتی ہوں" سحر اب کی بار آسیہ کی طرف دیکھ کے بولی تھی کشف جھینپ ہی گئی "ایسے نہیں کہتے سحر۔۔ ماشاء اللہ ممان کی کیا بات ہے ان کا جتنا ہونے کے لئے مجھے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے"

"کشف سچ میں تمہاری آواز میں ایک خاص کشش ہے میری حبان۔۔" آسیہ کی تعریف کے انداز پہ کشف مسکرائی۔۔ "چلو آج ہم تینوں باہر چلتے ہیں ڈنر کرنے" آسیہ کے کہتے ہی سحر شور مچانے لگی "یس۔۔۔ یو آڑ آسو پرمام" کشف ہنسنے لگی سحر کو دیکھ کے۔۔ وہ ان کے ساتھ کافی گھل مل گئی تھی۔۔ اور وہ دونوں بھی اس کا دل و حبان سے خیال رکھتے تھے۔۔ اور اب تو وہ جب سے پریگنٹ ہوئی تھی تب سے اسے ایک پل کے لئے بھی دکھی ہونے نہ دیتے۔۔ کام کرنے نہ دیتے۔۔ اس نے حباب بھی ڈھونڈ لی تھی اپنے لئے۔۔ اب وہ شام تک وہی بوتیک میں مصروف ہوتی۔۔ شام کو بھی آ کے وہ آسیہ اور سحر کے ساتھ لگی ہوتی پھر رات کو سونا اور صبح اٹھ کے پھر سے وہی روٹیں۔۔ اس کے 4 مہینہ چل رہا تھا زندگی اس کے لئے اب بہت بامعنی ہو گئے تھے۔۔ وہ اکیلی نہیں تھی اب۔۔ اس کے ساتھ اسکا بیٹا بھی تھا جو اس کی کوکھ میں پل رہا تھا اور کچھ مہینوں کے بعد دنیا میں آ کے کشف کی زندگی کو رنگینیاں بخشنے والا تھا۔۔ وہ اپنے ساتھ مسکرائے حباب ہی تھی جب سحر نے اسے آواز دی "کشف" وہ مسٹر کے سحر کو دیکھنے لگی جس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا باکس تھا "جی؟" پہلے اس کے ہاتھ میں موجود اس باکس کو دیکھا پھر اسے۔

"آپ آئیے نادھر" وہ اس کے پاس آگئی "بیٹھے" وہ اسے دیکھتی بیٹھ گئی تو سحر نے باکس اس کے سامنے رکھا اور خود بھی پاس ہی بیٹھ گئی "یہ ہمارے بے بی کے لئے" کشف نے اسے حیرت سے دیکھا "آئی نوجلدی ہے بٹ میری پاکٹ منی فضول میں اینڈ ہو جاتی۔۔ سوچا یہ لے لوں" اتنی محبت پہ کشف کی آنکھوں میں آنسو آگئے اس نے آگے بڑھ کے سحر کو گلے لگایا "تھینک یو سوچ ڈسیر" سحر نے اس کے گال چومے۔۔ "مت رویا کرے آپ کشف"

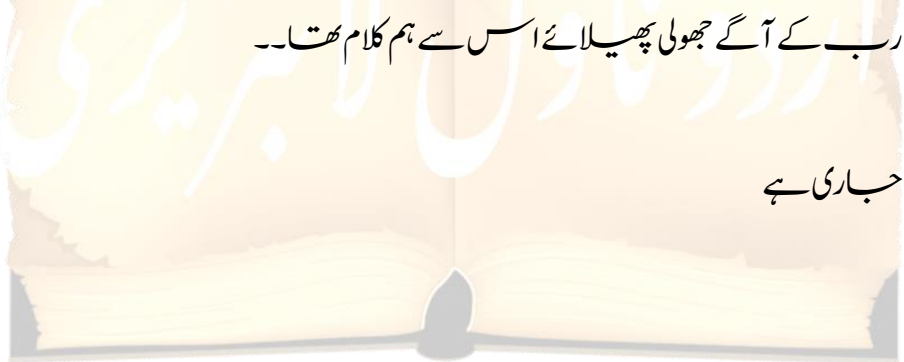
"اتنی محبت پہ آنکھیں بھر آتی ہے میری۔۔ آپ دونوں بہت اچھی ہو۔۔ میرا بیٹا بہت لکی ہے جو اتنی لونگ اور کسیرنگ فیملی ملے گی اسے۔۔" وہ حذبانی ہو گئی تھی سحر مسکرا پڑی

میں آنی ہو گئی اس کی اینڈ مو سٹلی آنی پیار کرتی اپنے نیفیو کو "کشف" نے اس کے گال چومے۔۔ وہ خود کو خوش قسمت سمجھتی تھی کہ اسے یہ فیملی ملی تھی ورنہ اس کے بعد تو ایسے لگ رہا تھا جیسے زندگی تنگ ہی ہو گئی ہو اس پر !!!

√√√√√√√√√√√√√√√√

سب عشا کی نماز پڑھ کے جا چکے تھے لیکن وہ یونہی اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔۔ وہ دیر تک سجدے کی حالت میں پڑا رہا۔۔ جب اٹھا تو اس کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ اس کے لب بے آواز مل رہے تھے۔ اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے "اے میرے رب۔۔ اے میرے اللہ۔۔ جس طرح سے مجھ پر اپنی ہدایت کے دروازے کھول دیے تھے۔ جس طرح سے مجھ پر توبہ کے دروازے کھولے اے پروردگار ویسے ہی میرا ل کو پھر سے میرا نصیب بنادے۔ اس کی جدائی مجھے بے سکون کر رہی ہے۔۔ اے میرا نصیب بنادے۔ آپ کے آگے ہاتھ پھیلا کے میرا ل کو مانگ رہا ہوں میں۔ میری بخشش فرمادے میرے گناہوں کی بخشش فرمادے۔ میرا ل کو میرا نصیب بنادے" وہ دیر تک اپنے رب کے آگے گڑ گڑاتا رہا۔ روتا رہا۔ مانگتا رہا۔ اسے کسی کا ہوش نہیں تھا کون اسے دیکھ رہا ہے۔ کون کیا سوچ رہا ہے وہ بس اپنے رب کے آگے جھولی پھیلائے اس سے ہم کلام تھا۔

حباری ہے



#Episode 9

[illegible]

وہ آج گھر آیا ہوتا مہک کے زیادہ اصرار پر۔۔ مہک جب رات کے کھانے کے بعد کچھ دیر اس سے باتیں کرنے کے لئے آئی تو وہ نماز پڑھ رہا تھا اپنے کمرے میں۔۔ وہ سائیڈ صوفے پر بیٹھ کے اسے دیکھنے لگی۔۔ اسے شاک لگا تھا ارحم کو یوں دیکھ کے۔۔ وہ نماز کا باند کب سے ہو

گیا ہتا ار حم نے سلام پھیر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ پھر اٹھ کے بجائے نماز اپنی جگہ پر رکھ کے وہ اپنی ماں کی طرف مڑا "ارے ماما آپ" وہ مسکرانے لگی "سوچا کچھ دیر اپنے بیٹے سے باتیں کر لوں۔ آؤ بیٹھو میرے پاس" وہ ان کے پاس جا کے بیٹھ گیا مہک اسے غور سے دیکھ رہی تھی "میرا بیٹا تو بہت بدل گیا ہے ماں بھی یاد نہیں آتی اب" ار حم نے انہیں دیکھا وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی "ایسا کچھ نہیں ماما تھوڑا بڑی ہتا" "اسی لڑکی کے ساتھ۔۔ اس نے تو کہیں کا نہیں چھوڑا تمہیں" مہک کی آواز تھوڑی تیز ہوئی ار حم نے دھیمے مگر مضبوط لہجے میں کہا "وہ کوئی عام لڑکی نہیں میری بیوی ہے" "ہونہ ایک طوائف اور بیوی" انہوں نے نخوت سے سر جھٹکا "مما پلیز۔۔ جب کسی بات کا پتہ نہ ہو تو اسے رائگ وے میں نہ بولا کرے" ار حم نے مٹھیاں بھینچ لی تھی اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے لئے۔ مہک نے اسے دیکھا تو بات بدل دی۔۔ "دن کیسے گزر رہے؟" "الحمد للہ بہت اچھے" ار حم کے انداز پر مہک چونک کے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ تو اس کا بیٹا ار حم ہتا ہی نہیں یہ تو کوئی اور ار حم ہتا۔ بات نہ سوچھی انہیں تو ادھر ادھر دیکھنے لگی پھر ار حم کو دیکھا "چلو سو جاؤ تم بھی صبح آفس جانا ہوگا تمہیں بھی۔ گڈ نائٹ" وہ اپنی جگہ سے اٹھی تو ار حم بھی کھڑا ہو گیا "گڈ نائٹ ماما" مہک اسے پیار کرتی کمرے سے نکلی تو اس نے آگے بڑھ کے اپنی الماری کھولی۔ اپنی شرٹ اور ٹراؤزر لینے کے لئے۔ اچانک اس کی نظر سائیڈ پر پڑی تین چار بوتلز پر پڑی جو اس نے کبھی پینے کے لئے وہاں رکھی تھی۔ وہ کافی دنوں بعد یہاں گھر اپنے کمرے میں آیا ہتا۔ اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔ اس کا دل لرزنے لگا۔ اس کا پورا وجود پسینے میں نہا گیا۔ اس نے جلدی سے وہ بوتل اٹھائے اور ڈسٹ بن میں پھینک دیے۔ وہ اپنے ماضی سے ہمیشہ کے لئے بچنا چاہ رہا ہتا اور وہ بھول بھی گیا ہتا اپنے ماضی کو لیکن آج ایک بار اس کا ماضی اس کے سامنے کھڑا ہتا جس سے اسے گھن آتی تھی۔ اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے "اے اللہ میری مدد فرما۔۔ اپنے اس کمزور بندے کی مدد فرما" اسے اپنے ماضی میں سے میرال کو یاد کر کے سکون ملتا ہتا باقی وہ اپنے ماضی کی کسی بھی چیز۔۔ کسی بھی بات کو یاد نہیں کرنا چاہتا ہتا۔ آنکھیں بند کر کے وہ اپنی سانسیں ہموار کرنے لگا۔ جب نارمل ہوا تو چیخ کرنے ڈرینگ روم میں چلا گیا۔

√√√√√√√√

کشف نے ایک خوبصورت بیٹے کو جسم دیا تھا۔ سحر تو اس کی بلائیں لیتے نہ تھکتی تھی۔۔۔
ہائے یہ تو اپنی ماحیسی لگ رہی۔۔۔ نوزی بھی۔۔۔ آئینز بھی۔۔۔ پس تھوڑے چینچ ہے"
"اپنے پایا پ گیا ہے میرا بیٹا" بے اختیار کشف کی زبان سے پھسلاہٹا اور اب سحر کی معنی خیز
نظروں سے گھبرا کے جھینپ گئی۔

"اتنا ہینڈم ہے اس کے پایا۔۔۔" سحر کے کہنے پہ آسیہ اُسے گھورنے لگی "سحر"
"اچھا ماما میں جسٹ بتا رہی تھی" سحر کندھے اچکاتی بولی تو کشف ہنسنے لگی۔۔۔ "کشف"
میرے سر پہ ہاتھ پھیر دو" وہ کشف کی طرف متوجہ ہوئی تو وہ حیرانی سے دیکھنے لگی"
کیوں؟"

"ارے مجھے بھی اس کے پایا جیسا ہینڈم مل جائے" کشف کی ہنسی بے ساختہ تھی جبکہ
آسیہ سحر کو تنبیہ کرنے لگی "سحر نکلو یہاں سے تم۔۔۔" سحر نے برا سامنہ بنایا "اچھا
میں جبار ہی سوپ بنانے۔۔۔" وہ باہر نکلی تو آسیہ محبت سے کشف کو دیکھنے لگی "کشف خوش
ہونا؟"

"جی ماما بہت" وہ مسکرا کے بولی۔۔۔ لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو جگمگا رہے تھے۔۔۔ "اللہ تمہیں
خوش رکھے ہمیشہ۔۔۔" وہ اسے پیار کرتے بولی تو کشف بھی ممنون نظروں سے انھیں دیکھنے لگی کتنا
کر رہی تھیں دونوں ماں بیٹی اس کے لئے اور اب اس کے بیٹے کے لئے بھی۔۔۔ وہ جتنا بھی شکر یہ بولتی
کم ہوتا۔۔۔ لیکن اس کے اندر پھر بھی ایک کمی سی تھی۔۔۔ ارحم کے پاس نہ ہونے کی کمی۔۔۔ وہ
آج بہت محسوس کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ ارحم کو بھی معلوم ہو کہ اس نے ایک بیٹے کو
جسم دیا ہے جو ارحم اور اس کو ہے لیکن اسے معلوم ہوتا اس سے ارحم کو کوئی فرق نہیں
پڑنا وہ اسے چھوڑنے کا فیصلہ بہت پہلے کا کر چکا تھا۔۔۔

آسیہ کی آنکھ کھلی تو رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔ احد کے رونے کی آواز آرہی تھی۔۔۔ وہ اٹھ کے کشف
کے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔۔ جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے کشف روتے احد کو بانہوں
میں لیے رو رہی تھی "کشف۔۔۔ کیوں رو رہی ہو؟" کشف آسیہ کو دیکھنے لگی "ماما احد چپ ہی نہیں
ہو رہا"

"تو تم کیوں رورہی ہو؟" اس سے احد کو لے کے آسیہ نے اپنی بانہوں میں بھر کے اسے سلائے لگی۔ کشف آنسو بھری آنکھوں سے انھیں دیکھ رہی تھی احد سوچا کھتا آسیہ نے اسے آرام سے اس کی جگہ پہ سلاپ پھر کشف کے پاس آ کے بیٹھ گئی۔ اس کے آنسو صاف کیے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کے اسے پیار سے دیکھنے لگی "کیوں رورہی ہو کشف تم؟" وہ سر جھکا گئی "تم ماں ہو بیٹا ماں۔۔ احد چھوٹا سا بچہ ہے۔۔ بچے تو ایسے ہی ہوتے ہیں نہ ان کے سونے کا پتہ ہوتا نہ ان کے جہانگئے کا۔ احد روتا ہے تو تمہیں چاہیئے اسے کمفیٹیل فیل کراؤ۔۔ وہ اپنی ماں کو چاہتا ہے اور اس کی مٹا رہی ہے۔۔ نامیرے بچے نا احد کو پیار سے سہلاؤ۔۔ اس کے سر پہ۔۔ اس کی پیٹھ پہ آہستہ سے ہاتھ سے سہلاؤ۔۔ اس کو فیل کرو۔۔ اسے اپنا احساس دلاؤ۔۔ جب اسے فیلڈ کراؤ تو اس میں اپنی ممتا شامل کرو۔۔ جب اسے سلاؤ تو اسے اپنی ممتا سے پہلے ریلیکس کرو۔۔ اسے ٹچ کرو۔۔ اسے پیار کرو۔۔ وہ صرف یہ نہیں کہ فیلڈ کراؤ اسے یا سلاؤ یا ڈانپ کرنا سیر کی بچی۔ اسے اپنے وجود کا بھی احساس دلاؤ بہت پیار سے۔۔ سجاؤ سے۔۔ آئی سمجھ "کشف مکر رہی تھی انھیں دیکھ کے" جی۔۔ تھینک یو ماما "وہ ان کے گلے گلے گئی آسیہ نے بھی پیار سے اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا" اب تم بھی سو حباؤ میں ہوں احد کے پاس "نہیں ماما میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ سو حباؤ "کشف کو مناسب نہیں لگ رہا تھا" میں ماں ہو تمہاری آئی سمجھ۔۔ اور میرا کام۔ ہی کیا ہے۔۔ تم سو حباؤ جب تمہاری نیند پوری ہو گئی تو میں سو حباؤں کی تم احد کے پاس رہنا اور سحر بھی تو ہے۔۔ اس کی ہالٹیڈ ہیں ویسے بھی۔۔ ہم تینوں مل۔ کے بڑا کرے گیں اپنے احد کو۔۔ "کشف کو پھر سے رونا آگیا" آپ کتنی اچھی ہے ماما "وہ سر جھکائے رورہی تھی آسیہ نے اس کے آنسو صاف کیے "کشف مت رویا کرو۔۔ اللہ سب کچھ بہتر کرے گا انشا اللہ۔۔ چلو اب سو حباؤ "کشف مکر کے اپنے بیڈ پہ لیٹ گئی۔ آسیہ نے اس کے اوپر بلینکٹ ٹھیک کیا اور وہ اتنی تھکی ہوئی تھی کہ نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔

حباری ہے

#محرم۔ ہمزاز

#By_Malayeka_Rafi

#Episode_10

"پتہ چلا کچھ میرال کا؟" اس کا دوست آریان اس کے پاس بیٹھا پوچھ رہا تھا وہ سر جھکائے بیٹھا تھا سرخنی میں ہلانے لگا "نہیں۔۔ کچھ نہیں پتہ چلا۔۔ سارا شہر دیکھ لیا۔۔ جہاں جہاں جا سکتی تھی وہاں وہاں پتہ کیا لیکن وہ کہیں نہیں ہے" اداسی اس کے چہرے پہ رقت تھی۔۔ آریان اس کا بچھا چہرہ دیکھنے لگا۔۔ "ہر نماز میں اس کے ملنے کی دعا کرتا ہوں۔۔ بس ایک بار۔۔ ایک بار مل جائے مجھے میری میرال۔۔ میں اسے خود سے کبھی دور نہیں ہونے دوں گا۔۔ جو فاصلے ہمارے بیچ آگئے تھے وہ سب مسٹادوں کا بس ایک بار وہ مجھے مل جائے۔ ایک بار میرا رب مجھے اس سے ملادے" دکھ اس کے لہجے میں عیاں تھا آریان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا "جب تمہارا ایمان اتنا پختہ ہو چکا۔۔ جب اللہ پہ یقین تمہارا کامل ہو چکا تو دعا کرتے رہو تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی انشا اللہ" اسے دیکھنے لگا پھر دھیرے سے مکرپڑا "انشا اللہ" پھر اپنی آنکھوں کو انگلیوں سے مسلتا اٹھا۔۔ "میں کافی لاتا ہوں۔۔" آریان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ تو ارحم کچن میں۔ کافی بنانے چلا گیا

ΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠΠ

اور یونہی پر لگا کے تین سال گزر گئے۔۔ اس نے پھر بھی میرال کی تلاش جاری رکھی لیکن میرال اسے کہیں نہیں ملی۔۔ اس نے اپنی امید نہیں چھوڑی تھی۔۔ "شادی کا کوئی پلان ہے کہ

نہیں؟" مہک عباس اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ ارحم عباس نے ایک نظر اپنی ماں پر ڈالی "میں میرڈ ہوں ماما" مہک نے نخت سے سر جھٹکا "اوہ کم آن مائی بوائے۔۔۔ وہ چھوڑ گئی ہے تمہیں۔۔۔ طوائف کسی کی نہیں ہوتی انہیں عزت کی زندگی۔۔۔"

"اسٹاپ اسٹام" ارحم چلایا ہتا مہک ایکدم چپ ہو گئی تھی "آپ کو کوئی رائٹ نہیں کہ آپ یوں میری بیوی کے بارے میں کچھ بھی بولیں۔۔۔ اللہ اس کی حفاظت فرمائے۔۔۔"

ارحم اپنی بات کہہ کے رکا نہیں۔۔۔ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔ مہک کچھ دیر سوچتی رہی پھر اپنی جگہ سے اٹھ کے وہ ارحم کے پیچھے باہر نکلی "تو کیوں نہیں ہے تمہارے پاس وہ۔۔۔ جب اتنی پاکیزہ عورت ہے وہ" مہک کی آواز پر ارحم کے قدم رکے۔۔۔ اپنی پیشانی کو کچھ دیر مستار ہا پھر اپنی ماں کی طرف مڑا "کیونکہ آپ کا بیٹا اس پاکیزہ عورت کے لائق نہیں۔ ہتا تبھی اللہ نے اسے مجھ سے چھین لیا۔ اب میں اپنے رب کو راضی کر رہا اور جس دن میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ میرے گناہ بخش دے گا اس دن اللہ اس پاکیزہ عورت کو دوبارہ میری زندگی میں لے آئے گی۔۔۔" وہ کچھ دیر مہک کو دیکھتا رہا پھر مڑ کے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔ مہک چپ رہ گئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی ایسا کون صاحب دو کر دیا ہے اس طوائف نے اس پر جو اسے کوئی اور نظر ہی نہیں آتا۔۔۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

وہ جیسے ہی بوتیک سے باہر نکلی تو اسے سامنے ہی وہ شخص نظر آیا جو کچھ دنوں سے اس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔ کشف کو اپنی طرف دیکھتا پا کے وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ کشف اس کی گاڑی کے پاس گئی اور اس کی گاڑی کا شیشہ بجانے لگی۔ اس نے چونک کے اسے دیکھا تو کشف نے اشارے سے اسے باہر نکلنے کو کہا وہ باہر نکل کے احترام سے کھڑا ہو کے اسے دیکھنے لگا "کیوں فالو کر رہے ہیں آپ مجھے؟" وہ سپاٹ لہجے میں اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ وہ شخص نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا "میں آپ کو فالو؟ نہیں تو" کشف کے چہرے پر ناگواری آگئی تھی "میں پولیس میں کمپلین کر دوں گی آپ کے اگینسٹ۔۔۔" آپ مائنڈ کر گئی ایم سوری میرا نام آریان ہے اور میں پاکستان سے آیا ہوں۔۔۔ ایم رسیلی سوری کہ آپ میری وجہ سے پریشان ہو رہی۔۔۔ نیکسٹ ایسا

نہیں ہوگا" آریان اس سے معذرت کر رہا تھا "ہمممم" کشف بھی سر ہلا کے وہاں سے آگے بڑھ گئی "ایلیکٹرو میم؟" آریان کے پکارنے پہ وہ مڑی "یس؟" "میں آپ کو ڈراپ کر دوں ایف یو ڈونٹ مائنڈ؟" آریان کی بات پہ کشف نے اسے کچھ دیر سنجیدہ نظروں سے دیکھا پھر "نو ٹھینکس" بول کے آگے بڑھ گئی۔ آریان بالوں میں ہاتھ پھیر کے رہ گیا۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

"مما احد کہاں ہے۔۔ کب سے میں آئی ہوں نہیں نظر آیا مجھے" کشف پورا گھر دیکھ کے اب آسیہ کے پاس آ کے پوچھ رہی تھی "نہیں ہے مطلب؟ اپنے روم میں تو تھا" آسیہ کے کہنے پہ کشف کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ "س۔۔ سحر کدھر ہے؟ اس کے ساتھ ہوگا" "ارے نہیں سحر تو کالج سے آئی نہیں ابھی تک۔" آسیہ کے کہتے ہی کشف کو لگا کہ وہ ابھی چپکرا کے نیچے گر جائے گی۔ "ا۔۔ احد" وہ روتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی تھی۔ آسیہ بھی اس کے پیچھے باہر کی طرف بھاگی تھی۔ "احد۔۔ احد" وہ چاروں طرف بھاگ رہی تھی۔ احد کو ڈھونڈ رہی تھی۔ "کشف رکو بیٹا آرام سے۔۔ یہیں کہیں ہوگا" آسیہ ہانپتی کانپتی اس کے پیچھے تھی "نہیں مم اوہ کہیں نہیں ہے۔۔ وہ کہیں نہیں ہے۔۔ م۔۔ میرا بیٹا" وہ بھاگتی بھاگتی روڈ پہ گر ہی گئی "احد میرا بیٹا۔" ایک دو لوگ ر کے بھی تھے اس کے پاس۔ آسیہ اسے اٹھانے لگی "کشف۔۔ میری بچی مل جائے گا احد۔۔"

"ن۔۔ نہیں۔۔ اسے لے گئے۔۔ میرا احد" وہ روئے حبار ہی تھی جب احد کی آواز نے اسے چونکا دیا "مما" وہ گھبرا کے سامنے دیکھنے لگی جہاں احد آریان کے ساتھ روڈ کراس کر رہا تھا۔ کشف کو لگا جیسے اس کو انس لینے میں مشکل پیش آرہی ہو۔ احد بھاگتا ہوا اس کے گلے لگا وہ اسے چومنے لگی۔ "کہاں تھے۔۔ کہاں گئے تھے مم کو بنا بتائے"

"مجھے پارک میں ملا تھا احد۔۔ رو رہا تھا" آریان کی آواز پہ کشف اس کی طرف متوجہ ہوئی اور اٹھ کے حبار حسانہ انداز میں آگے بڑھ کے اسکا گریبان پکڑ لیا "کون ہو تم۔۔ کیوں میرے اور میرے بیٹے کے پیچھے پڑ گئے ہو۔۔ کیا چاہتے ہو مجھ سے۔۔ کیا چاہیے تمہیں" وہ اسے

دھکادے کے اپنا سر پکڑ کے چیخنے لگی آسیہ نے آگے بڑھ کے اسے ہتھامنا چاہا لیکن اس نے اپنا ہاتھ چھڑایا۔ وہ آریان کو دیکھ کے وارنگل والے انداز میں چیخی تھی "کہا تھا تم سے نیکسٹ مجھے اپنے آس پاس بھی نظر نہ آنا۔ کیا چاہیے تمہیں۔۔ دفع ہو جاؤ میرے بیٹے کو کچھ ہو جاتا میں زندہ گاڑ دیتی تمہیں" وہ چپ چاپ اس کی باتیں سن رہا تھا۔ احد حیران و پریشاں اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا "مما.. وہ آگے بڑھ کے کشف کا بازو کھینچنے لگا تو کشف اس کی طرف متوجہ ہوئی پھر خود کو ریلیکس کرتی اس کے پاس بیٹھ گئی۔ "مما کی جان۔۔ نیکسٹ ایسے مت کرنا پلیز ہنی" وہ اثبات میں سر ہلانے لگا کشف احد کو لیے گھر کی طرف جانے لگی۔ آسیہ آریان کو دیکھ رہی تھی وہ شرمندہ سا مسکرا رہا تھا "ایم سوری۔۔ احد رو رہا تھا پارک میں تو میں۔۔" وہ سر جھکا گیا "اٹس اوکے بیٹا۔ کشف جلدی گھبرا جاتی ہے اپنے بیٹے کے میٹر میں" آسیہ اسے وضاحت دے رہی تھی "اٹس اوکے آئی۔ میں چلتا ہوں" وہ سر جھٹک کے آگے بڑھ گیا۔ تو آسیہ بھی اپنے گھر کی طرف جانے لگی۔

√√√√√√√√√√

"میں نے سنا ہے تم شادی سے انکار کر رہے۔۔" عباس شاہ اپنے بیٹے سے پوچھ رہے تھے۔۔
ارحم نے ایک نظر انھیں دیکھا "آپ نے صحیح سنا میں میسرڈ ہوں اور دوسری شادی نہیں کرنا چاہتا میں" اس نے ٹھہرے لہجے میں جواب دیا عباس شاہ اپنے بیٹے کو دیکھتے رہے۔۔ "آڑیو شیور وہ مل جائے گی تمہیں؟"
"یس ڈیڈ۔۔ انشاء اللہ" ارحم نے اطمینان سے جواب دیا۔
"اتنے مطمئن کیسے ہو سکتے ہو تم ارحم" عباس غور سے اسے دیکھ رہے تھے
"مجھے اپنے رب پہ کامل یقین ہے ڈیڈ۔۔ وہ مجھے ناامید نہیں ہونے دیں گے" اس کے لہجے کا یقین بول رہا تھا
"اور اگر نہ ملی تو؟" وہ پوچھ رہے تھے

"تو بھی میرا یقین نہیں ڈمگائے گا۔۔ میرا مجھے ضرور ملے گی ایک دن" وہ مکمل یقین کے ساتھ بول رہا تھا عباس نے اپنے بیٹے کے چہرے پہ نظر ڈالی وہ بہت بدل گیا تھا۔۔ ایک ٹھہراؤ سا آیا تھا اس کے چہرے پہ۔۔ اس کی باتوں میں۔۔ اس کے ہر عمل میں۔۔ بے اختیار انھیں اپنا آپ یاد آ گیا لیکن وہ اتنے مضبوط نہیں تھے تب جتنا مضبوط ان کا بیٹا ہے۔۔ اس کا یقین ڈمگ گیا تھا لیکن ارجم کا ایمان اتنا پختہ ہے کہ وہ اپنی بات سے ایک انچ بھی نہیں ہلاتے سالوں میں۔۔

جباری ہے



"کشف" انھوں نے ڈرتے ڈرتے اسے آواز دی۔۔ وہ جو سنجیدگی سے کتاب پڑھ رہی تھی آسیہ کو دیکھنے لگی "کشف بیٹا وہ سچ کہہ رہا تھا" "آئی نو" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔ "مجھے احد نے بتا دیا سب" "آسیہ اس کے پاس بیٹھ گئی" بہت باتیں سنائی تم نے اسے

"اے میرے رب۔۔ اے میرے پاک پروردگار۔۔ اے میرے مالک۔۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے۔۔ چار سال ہونے کو آرہے ہیں۔۔ آپ کا یہ گنہگار بندہ آج بھی آپ سے ایک ہی دعا مانگ رہا میرے اللہ مجھے میری میرال سے ملادے مجھے۔۔ میری میرال کی حفاظت فرما۔۔ اسے مجھ سے ملادے۔۔ میں بس آپ کے کن کا منتظر ہوں میرے رب۔۔ مجھے میری میرال سے ملوادے۔۔ میں نے جو بھی غلطیاں کی وہ سب ٹھیک کر دوں گا۔ آپ تو دلوں کے بھید تک جانتے ہیں میرے دل کا بھید بھی جانتے ہیں۔۔ میں شرمندہ ہوں اپنی ہر غلطی پر۔۔ مجھے اس سے ملوادے میں اس سے معافی مانگ لوں گا۔ میں اپنی تمام غلطیوں کو سدھار دوں گا میری مدد فرما۔۔ مجھ پر رحم فرمادے اپنا۔۔" ارحم عباس دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اپنے خدا سے محو گفتگو تھا۔۔ وہ چار سال سے میرال کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔ اسے اللہ سے مانگ رہا تھا لیکن اسے کوئی سرا نہیں مل رہا تھا پھر بھی اس کا یقین نہیں ٹوٹا۔۔ وہ آج بھی میرال کو اپنے اللہ سے مانگ رہا تھا۔۔ اسے امام احمد رضا کی باتیں یاد آئی "بھکاری دو طرح کے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ جیسے ایک بھکاری دروازے پر دستک دیتا ہے اور بھیک مانگتا ہے۔۔ ایک وہ جو ایک دودھ دروازے پر دستک دیتا ہے اور جب ہم دروازہ کھول کے اسے کچھ نہیں دیتے تو وہ چلا جاتا ہے اور دوسری طرح کے بھکاری ہوتے ہیں جو تب تک دروازے پر دستک دیتے رہتے ہیں جب تک ہم مجبور ہو کے دروازہ

کھول کے اس کو کچھ دے نہیں دیتے۔۔ دعائیں بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔۔ کچھ لوگ دعا مانگ تو لیتے ہیں لیکن اگر ٹائم۔۔ پوری نہ ہو تو چھوڑ دیتے ہیں دعا مانگنا اور کچھ لوگ ہوتے ہیں جس کی دعا مقبول ہو نہ ہو۔۔ اسے منرق نہیں پڑتا وہ پھر بھی دعا مانگتے رہتے ہیں۔۔ مانگتے رہتے ہیں۔۔ کبھی نہیں تھکتے۔۔ ان کا یقین کامل ہوتا ہے۔۔ انھیں یقین ہوتا ہے جو بھی ہو جائے اللہ کو ان کی دعا سننے ہی ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کا یقین دیکھ کے اس کی دعا ایک دن مقبول فرماتا ہے۔۔ اس بندے کی آزمائش ختم ہو جاتی ہے۔۔ اور اسے اس کے صبر کا پھل مل جاتا ہے

"

ارحیم کو بھی یقین تھا اس کا یقین ابھی نہیں ڈگمگایا تھا اور نہ وہ ڈگمگائے گا کبھی۔ وہ ہر نماز میں اپنی میرال کو مانگتا اور اسے یقین تھا کہ جس دن اللہ نے اس کے گناہ بخش دیئے اسے میرال پھر سے مل جائے گی!!

New Writers Library

کھڑکی کے پاس کافی کاپ ہاتھوں میں لیے وہ باہر پڑتی برف کو دیکھ رہی تھی۔۔ احد بیڈ پہ سو رہا تھا۔ اس نے ایک نظر احد پہ ڈالی۔۔ وہ مکمل ارحیم کی کاپی تھا۔۔ کوئی بھی اسے دیکھ لیتا تو سمجھ جاتا کہ احد اسی کا ہی بیٹا ہے۔ اس نے پھر سے باہر پڑتی برف باری پہ نظریں جما دی۔ اسے ارحیم کی یاد آرہی تھی

"ارحیم۔۔ تم خوش ہو گئے اپنی بیوی اپنی نیو فیملی کے ساتھ۔۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش بھی رکھے بس دکھ اس بات کا ہے کہ اتنے سال ساتھ رہنے کے باوجود بھی تمہیں۔۔ مجھ سے ایک بار بھی محبت نہ ہو پائی۔۔ کاش ہو جاتی محبت۔۔ کاش مجھ سے ایک لمحے کے لئے صحیح لیکن محبت کر لیتے۔۔ آج میں تم۔ اور احد ساتھ ہوتے لیکن "اس کی آنکھ سے آنسو پھسلا" ارحیم عباس میں آج بھی تمہاری بیوی کی حیثیت سے تم۔ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔ تم میرے شوہر ہو یہ خیال مجھے سرشار کرتا رہتا ہے لیکن... "وہ کیا سوچتی اور۔۔ سوچیں اس کی ہمیشہ ایک نقطے پہ آ کے رک جاتی۔۔ لیکن!!! وہ حنائی نظروں سے باہر دیکھتی رہی۔۔ نیند اس کی آنکھوں سے گم تھی آج رات اسے نیند ہی نہیں آرہی تھی۔۔ اسے آج شدت سے ارحیم

کی یاد آرہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ گزرا ہر لمحہ۔۔۔۔۔ وہ بس دعا گو تھی کہ وہ خوش رہے اپنی نئی زندگی میں لیکن کاش اس کی نئی زندگی وہ خود ہوتی یہ خیال۔۔۔ یہ خواہش اسے دکھی کر دیتا !!!

√√√√√√√√√√

وہ ابھی ابھی نیند سے جاگتا آج اتوار تھا صبح کی نماز پڑھ کے وہ پھر سے سو گیا تھا اور اب جاگ کے اس نے اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔ موبائل اسکرین پر بہت سے میسجز جگمگا رہے تھے اس نے واٹس ایپ پر آریان کا میسج کھول کے دیکھا۔۔۔ کچھ ویڈیوز اور تصاویر تھیں۔۔۔ اس نے اوپن کرنی شروع کی۔۔۔ اس کی آنکھیں ساکت ہی رہ گئی۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔ اس کی سانسیں جیسے رک رک کے آرہی تھیں۔۔۔ بلیک حجاب میں میرال کا خوبصورت دمکتا چہرہ۔۔۔ ایک کے بعد ایک تصویر۔۔۔ میرال کی تصویریں۔۔۔ اس کا چہرہ اس کا رُف میں پر نور لگ رہا تھا۔۔۔ ایک بچے کی تصویر پر اس کی نظریں ٹھہر گئی۔۔۔ ارحم کی فوٹو کا پی۔۔۔ ارحم تمہاری فیملی مل گئی۔۔۔ میرال نے اپنا نام چیخ کر دیا ہے ان کا نام کشف ہے اور یہ تمہارا بیٹا ہے احد۔۔۔ نیچے آریان کا میسج تھا۔۔۔ ارحم آبدیدہ نظروں سے ان تصویروں کو دیکھ رہا تھا وہ موبائل کی اسکرین کو چومنے لگا "اے اللہ میں شکر گزار ہوں آپ کا۔۔۔" وہ رو رہا تھا۔۔۔ خوشی سے۔۔۔ اس کی میرال مل گئی تھی اور بالکل محفوظ تھی۔۔۔ اس کا یقین کبھی نہیں ڈگمگا یا تھا تبھی اللہ نے بھی اس کے یقین کو نہیں ڈگمگانے دیا۔۔۔ اس کے گناہ بخش دیے گئے تھے۔۔۔۔۔ اس کی دعائیں سن لی گئی تھیں۔۔۔ اس کی آزمائش ختم ہو چکی تھی۔۔۔ وہ خوشی سے رو رہا تھا

√√√√√√√√√√

"ایم اسٹرونک لائٹ مائی ڈیڈ" احد سپر مین کے کاسیٹوم میں ملبوس ادھر ادھر گھوم رہا تھا کشف اسے دیکھ کے مسکرا رہی تھی۔۔۔ "مائی بوائے از مور اسٹرونک" احد اس کی گود میں چپڑھ گیا "بٹ یو ٹولڈ می آئی لک لائٹ مائی ڈیڈ"

"یس یو آؤ مائی بوائے" کشف اسے پیار کرتی بولی۔۔ آسیہ اور سحر بھی آگئے تھے مارکیٹ سے اور اب پیکٹس کچن میں رکھ رہی تھیں "احد لک۔۔ آئی کیا لائی ہے آپ کے لئے" سحر اسے بلانے لگی وہ بھاگتا ہوا سحر کے پاس گیا "واٹ آئی؟" وہ مسکرا کے اسے چاکلیٹ کپ کیس دکھانے لگی "سرپرائز" احد خوشی سے چمکنے لگا "واؤ آئی۔۔" سحر نے اسے بازوؤں میں بھر لیا اور اسے پیار کرنے لگی اسے چمیر پ بٹھا کے اس کے سامنے پلیٹ میں کپ کیک رکھا۔ تو وہ مزے سے کھانے لگا۔ کشف بھی ان کے پاس آگئی اور ان کے ساتھ کچن کا سامان اس کی جگہ پر رکھنے لگی۔۔ "احد کافی خوش ہو رہا ہے" کشف نے سحر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ "ہاں کپ کیس پسند ہے احد کو بہت" سحر مسکرا رہی تھی۔۔ کشف بھی مسکرائی "ہاں۔۔" تھینک یو "سحر اسے گھورنے لگی "کشف بس کر دے تھینکس بولنا مجھے" کشف نے اپنے سر پر ہاتھ مارا "اوہ منہ سے نکل گیا" سحر ہنس پڑی "آپ بھی نا"



#محرم۔ ہمزاز

#Surprise_Episode_12

#By_Malayeka_Rafi

دروازے پہ بیل ہوئی تو سحر نے دروازہ کھولا لیکن اپنے سامنے کھڑے شخص کو وہ حیران نظروں سے دیکھنے لگی۔ ارحم اس کے سامنے کھڑا تھا لیکن جو تصویر کشف نے اسے دکھائی تھی وہ اس سے کافی مختلف تھا۔ "آ۔۔۔ آپ" وہ اسے جانتی تھی ارحم کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

"کشف ہے؟" اس کے پوچھنے پہ وہ بے اختیار اشبات میں سر ہلانے لگی۔ کشف نے اسے اتنا کچھ ارحم کے بارے میں بتایا تھا کہ سحر کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا اس سے جھوٹ بولے۔

"مجھے ملنا ہے اس سے پلیز" وہ منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے سحر نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ دروازہ بند کر کے وہ اسے کشف کے کمرے تک لے گئی جہاں سے تلاوت کی آواز آرہی تھی۔ اس نے سحر کو دیکھا تو اس نے مکر کے سر سے اشبات میں ہلایا اور وہاں سے چلی گئی۔ ارحم کچھ دیر اس کی خوبصورت آواز میں تلاوت کو سنتا رہا وہ اس کی آواز

کی سحر میں کھو گیا تھا جیسے۔۔۔۔۔ پھر آہستگی سے دروازہ کھول کے اندر گیا۔ کشف کی پیٹھ تھی اس کی طرف۔۔۔ وہ نیچے بیٹھی مگر آن کریم کی تلاوت کر رہی تھی۔ ارحم کچھ قدم چل کے وہیں اس کی پشت پہ بیٹھ گیا۔ اور اسے سننے لگا۔ وہ اسے اتنی محویت سے سن رہا تھا کہ اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ کب اس کے آنسو نکلنے لگے۔ وہ رو رہا تھا بے آواز۔۔۔ اس کی بیوی جس سے وہ بے حد۔۔۔ بے شمار محبت کرتا تھا اس سے کچھ فاصلے پہ تھی وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا تھا۔۔۔ سسکی پہ اس نے مڑ کے دیکھا اور اس کی آنکھیں ساکت ہو گئی۔ اس کے سامنے اس کا محبازی خدا۔ اس کا شوہر ارحم عباس بیٹھا ہوا رو رہا تھا۔ وہ منہ موڑ کے مگر آن پاک بند کر کے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی۔۔۔۔۔ ارحم!!! اس کا ارحم تھا یہ تو۔۔۔ وہ دوبارہ سے مڑ کے اسے دیکھنے لگی بن پلکیں جھپکے۔۔۔

وہ تو کوئی اور ہی ارحم لگ رہا تھا سلیقے سے بال بنائے۔۔۔ خوب رو چہرے پہ ہلکی سی ڈارھی۔ اس کی رنگت اتنی شفاف ہو چکی تھی۔ کہ جیسے نور برس رہا ہو۔۔۔ "ک۔۔۔ کشف" کشف کا دل دھک سے رہ گیا کتنے سالوں بعد وہ یہ آواز سن رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں دھیرے سے بند کر لیں ایک گہری سانس کھینچ کے اس نے دوبارہ سے آنکھیں کھولی۔ یہ خواب

نہیں تھت۔۔ حقیقت تھی۔۔ اس کا رحم اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اس کے لبوں پہ
مکراہٹ تھی اور آنکھوں میں آنسو تھے "ا۔۔ رحم" رحم رو پڑا۔۔ "کیوں چھوڑ کے آگئی تھی مجھے
کشف کیوں۔۔ میرا انتظار تو کر لیتی۔۔ میں نے آج بانا تھا تمہارے پاس ہی۔۔ 4 سال
سے ڈھونڈ رہا ہوں میں تمہیں۔۔"

"م۔۔ مجھے ڈھونڈ رہے؟" وہ زیر لب بڑبڑائی۔ اس کی سوالیہ نظریں رحم پہ تھی۔۔ رحم نے
آگے بڑھ کے اس کے ہاتھ تھام لیے "کوئی ایسا دن نہیں۔۔ کوئی ایسی نماز نہیں جس میں میں
نے تم کو نہ مانگا ہوا اپنے خدا سے" وہ رورو کے بتا رہا تھا اور کشف حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی
۔۔ "میں نے تمہیں ہر جگہ ڈھونڈا کشف ہر جگہ۔۔ پھر آواز آئی کہ اپنے رب کے پاس ڈھونڈ
اسے۔۔ میں اپنے رب سے مانگتا رہا تمہیں۔۔ میں مایوس نہیں ہوا تمہیں مانگتا رہا۔۔
مانگتا رہا اور تم۔۔ کیوں کشف مجھے چھوڑ کے آگئی۔۔ تم تو محبت کرتی تھی۔۔ عشق کرتی تھی پھر۔۔" وہ
اس سے پوچھ رہا تھا حساب مانگ رہا تھا
"تھی؟ کرتی ہوں رحم بہت کرتی ہوں۔۔ تم میرے شوہر ہو میں کیسے تم سے محبت نہیں کروں گی
۔۔ لیکن" وہ اپنے چہرے سے آنسو صاف کرنے لگی "ت۔۔۔ تم نے مجھے چھوڑ دیا تھا نا۔۔
تمہاری مسکنی ہو رہی تھی اس لڑکی سے۔۔ تم نہیں آئے تھے میرے پاس۔۔ مجھ سے کچھ نہیں۔
کہا کچھ نہیں۔۔ م۔۔ مجھے لگا تم نہیں آؤ گے اب۔۔ تمہارا دل بھر گیا ہے مجھ سے۔۔ "وہ رو پڑی
میں ت۔۔۔ تمہارے راستے سے ہٹ گئی۔۔"
"شوہر ہوں تمہارا کہہ کے محبت کرنا نہیں چھوڑی تو یقین کیسے چھوڑا تم نے کشف؟" رحم اس کے
آنسو صاف کر رہا تھا

"ت۔۔ تم آئے ہی نہیں" وہ اتنی معصومیت سے بولی کہ رحم کو اس پہ پیار آ گیا "میں
تمہارے علاوہ کسی کا ہو سکتا ہوں کیا؟ میں تمہارا تھا کشف۔۔ تمہارا ہوں اور تمہارا ہوں گا۔۔
میں تو اپنے پیرئس کو تمہارے بارے میں بتانے گیا تھا
۔ میں شادی سے انکار کرنے گیا تھا اور تم نے سوچا کہ "کشف پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی
رحم نے آگے بڑھ کے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔ پھر اس کی آنکھوں میں
دیکھنے لگا "میں نے یہ چار سال کیسے گزارے کشف کیسے۔۔ یہ میں جانتا ہوں یا میرا
خدا" کشف اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ "اللہ نے مجھ سے ملا ہی دیا" اس

نے اسے بانہوں میں بھر لیا کشف بھی رو رہی تھی۔ اس کا رحم اسی کا ہی ہتا وہ کسی کا نہیں ہوا ہتا۔ یہ بات اسے اندر تک سرشار کر رہی تھی۔ جب ڈھرام سے دروازہ کھلا اور احد اندر آیا پہلے حیران نظروں سے ارحم کو دیکھتا وہ اس کے قریب آیا۔ اسے غور سے دیکھنے لگا ارحم اس بچے کو پیار سے دیکھ رہا ہتا وہ تو مجمل۔ ارحم ہی ہتا پھر ایک دم چلایا "مما یہ تو پایا ہے" ارحم نے شدت جذبات سے احد کو بانہوں میں بھر لیا اور اسے چومنے لگا "میں آپ کا پایا ہی تو ہوں" وہ روتے ہوئے بولا ہتا۔ "رو کیوں رہے ہیں آپ۔۔" ماما ٹولڈ می یو آزا بریو مسین۔۔ تو بریو مسین نہیں روتے "ارحم روتے روتے ہنا ہتا احد اپنے ننھے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا" اور کیا کہتا ہے آپ کی ممانے "وہ شرارتی انداز سے کشف کو دیکھتا احد سے پوچھ رہا ہتا "یہی کہ ون ڈے آپ کے پایا بھی آجائے گیں اینڈ آپ کو آرمز میں لے کے پیار کرے گیں۔۔" احد نے اسے بتایا تو وہ حیرت سے کشف کو دیکھنے لگا کشف نے مسکرا کے نظریں جھکا دی۔۔ اتنا خوبصورت منظر دیکھ کر آسیہ نے باہر کھڑے ہی اللہ کا شکر ادا کیا۔۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

ڈنرپ سب ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ کشف بار بار مسکرا کے ارحم کو دیکھتی اور ارحم کی نظر بھی اس سے ملتی تو ہزاروں رنگ کشف کے چہرے پہ پھیل جاتے۔۔ احد ارحم کی گود میں بیٹھا ہوا ہتا وہ اسے کھانا کھلا رہا ہتا۔ سحر بھی خوش تھی وہ کشف کو دیکھ دیکھ کے خوش ہو رہی تھی جبکہ آسیہ پیار سے کشف کے چہرے پہ کھلتے رنگوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا یقین نہیں ٹوٹا۔ یہ خیال آسیہ کو طمانیت بخش رہا ہتا۔ "پاپا کل میں آپ کو پارک لے کے جباؤں گا۔ وہاں ایسکریم بھی ہے بٹ ممانہیں لینے دیتی" وہ منہ بسور کے کہہ رہا ہتا۔ ارحم نے ایک نظر کشف کو دیکھا پھر احد کو۔ "مما کیوں نہیں کھانے دیتی ہمارے پرنس کو؟"

"ماما ٹولڈ می میں بیمار ہو جباؤں گا" وہ ابھی بھی منہ بسور رہا ہتا ارحم نے مصنوعی حیرت سے اسے دیکھا "اوہ۔۔" ماما تو ٹھیک کہتی ہے"

"آپ بھی ماما کے سائیڈ ہو" وہ ناراض ہی ہو گیا۔۔

"احد۔۔" کشف اپنے بیٹے کو تنبیہ کرنے لگی تو وہ ارحم کے سینے میں چھپنے کی کوشش کرنے لگا۔۔
سب کو ہنسی آگئی اس پر۔۔ آسیہ ارحم کو دیکھنے لگی۔۔ "کھانے کے بعد چائے پیو گے یا کافی؟"
"جی کافی" اس نے مسکرا کے جواب دیا۔۔ کشف اسے دیکھ رہی تھی۔۔ کتنا بدلاؤ آیا تھا اس میں
۔۔ کوئی دوسرا ارحم۔ اس کے سامنے تھا۔۔ ارحم کی نظر اس پر پڑی تو اس نے مسکرا
کے نظریں جھکا دی۔۔ ارحم کے دیکھنے پر اس کی پلکیں لرزنے لگی تھیں۔۔ ارحم نے کشف کے
اس روپ کو دلچسپی سے دیکھا۔ اس کے لئے کشف کا یہ روپ بہت دلکش تھا

.....√/√/√.....

ارحم نماز پڑھ رہا تھا جب کشف کمرے میں آئی۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھ کے اسے نماز
پڑھتا دیکھنے لگی۔۔ اس لمحے کے لئے اس نے دعائیں کی تھیں۔۔ وہ ارحم کو ایسے ہی نماز پڑھتا
دیکھنا چاہتی تھی۔۔ سلام پھیر کر ارحم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔۔ دعا پڑھ کر اس نے
حبائے نماز تہہ کر کے اس کی جگہ پر رکھ دی پھر کشف کی طرف مڑا۔ اس
نے گھبرا کے پلکیں جھکا دی۔۔ وہ کشف جو ہمیشہ ارحم کے لئے اپنی محبت کے اظہار میں
بے باک تھی آج وہی کشف ارحم سے نظریں ملتے ہی پلکیں جھکا دیتی۔۔ ارحم کے لئے اس کا یہ
روپ نیا تھا۔۔ وہ اس کی طرف اربا تھا کشف گھبرا کے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔ تو
ارحم بھی رک گیا۔۔ "وہ۔۔۔ وہ سو حبا ئے یہاں" وہ سائیڈ پر ہو کے اسے کہنے لگی ارحم زیر
لب مسکرا پڑا۔ اس کے قریب آیا کشف کا دل باہر نکلنے کو تھا ارحم نے اس کے ہاتھ تھام
لیے اس کا ہاتھ لرز رہا تھا "یہ کون سا روپ ہے میری حبانم کا" اس نے کشف کی ٹھوڑی پی
انگلی رکھ کے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا کشف کی نظریں اس سے ایک پل کو ملی پھر جھکا دی
۔۔ اس کی پلکیں لرز رہی تھیں "کشف۔۔۔" ارحم کی سانسیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں اس
نے گھبرا کے اپنا سر ارحم کے سینے پر رکھ دیا ایک طمانیت سی ارحم کے وجود میں
پھیل گئی۔۔ اس نے کشف کو نرمی سے بانہوں میں بھر لیا "آج میں تمہیں سننا چاہتا
ہوں کشف" وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا کشف دھیرے سے مسکرا پڑی۔ ارحم
نے اسے خود سے الگ کر کے بیڈ پر بٹھایا اور خود بیڈ پر لیٹ کے اس کی گود میں سر

رکھ دیا۔ "اس سکون کے لئے میں چار سال سے تڑپ رہا تھا" کشف اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔ ارحم نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی آنکھ سے آنسو پھسلا ہوا کشف نے اپنی انگلی کی پور میں اس قطرے کو جذب کر لیا۔ "ارحم۔" ارحم آنکھیں کھول کے اسے دیکھنے لگا اس کی آنکھیں نم تھیں۔ "کیوں رو رہے ہو؟"

"خوشی کے آنسو ہے کشف۔ تم سے ملنے کی خوشی میں" وہ دھیرے سے بولا ہوا

"اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے ارحم۔" وہ پوچھ رہی تھی

ارحم نے اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھے۔

"کیسے یقین کر لوں ارحم کیسے" کشف اسے دیکھ رہی تھی۔ ارحم کچھ دیر اسے دیکھتا رہا

"جیسے دل کرے۔ لیکن میں تمہیں اب کبھی خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا۔"

"اگر پھر سے ویسے ہی کھو گئے؟ چلے گئے؟ غائب ہو گئے؟ تو کیا؟" کشف کا ڈر اس کے لبوں پر

آہٹ ارحم اٹھ کے بیٹھ گیا اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا "میں نے واپس آنا تھا کشف

۔ میں آہٹا واپس۔ تم رک۔ تو جاتی"

"میں ڈر گئی تھی ارحم۔ کہ کہیں تم آ کے مجھ سے اپنا نام نہ چھین لو" کشف خوفزدہ نظروں

سے اسے دیکھ رہی تھی

"اور میں تمہیں کھو کے پاگل ہو گیا تھا۔ کبھی کبھی لگتا ہے شاید ہمارے نصیب میں ہی تھا

یہ سب تاکہ ہم ہدایت پا کے اللہ کی طرف چل کے" ارحم کھوئے ہوئے انداز میں بول

رہا تھا۔

"تم خوبصورت تو تھی ہی کشف اب تم حسین ہو گئی ہو۔ اور تمہیں پا کے میں مکمل ہو گیا ہوں

اب" اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا ارحم نے "آئی لو یو کشف۔"

بہت چاہتا ہوں تمہیں۔ عشق کر بیٹھا ہوں تم سے" اس کی آنکھوں میں آنسو جگمگا رہے تھے۔

کشف نے آگے بڑھ کے ارحم کی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھوا۔ اس کے لئے ارحم کا اظہار بہت

معنی رکھتا تھا۔ اللہ کا جتنا شکر وہ ادا کرتی کم تھا اس کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے

صبر کا پھل بہت خوبصورت انداز میں دیا تھا۔ وہ اندر تک سرشار ہو رہی تھی اپنے ارحم

کو۔ اپنے محبازی خدا کو دوبارہ سے پا کے !!!

آج کی صبح خوشگوار تھی۔۔ دونوں نے ساتھ میں نماز ادا کی پھر تلاوتِ فتر آن پاک کی دونوں نے۔۔ کشف کے چہرے پہ بھرے ہزاروں حیا کے رنگ اس کے اندر کی خوشی بتا رہے تھے اور ارحم کی محبت پاش نظروں نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا ہوا تھا۔۔ "کشف"

"جی؟" کشف اسے دیکھنے لگی۔ ارحم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر لیا اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے پھر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا "اسی دن۔۔ اسی لمحے کی دعا کی تھی میں نے کشف اپنے رب سے۔۔ کہ تم یونہی میرے پہلو میں میرے ساتھ عبادت کرو اور ہم اپنے رب کے سامنے ہاتھ پھیلا کے دعا مانگیں۔۔" کشف مسکراتی آنکھوں سے اپنے محبوب شوہر کو دیکھ رہی تھی۔۔ جسے اللہ تعالیٰ نے پھر سے اس کے روبرو لاکھڑا کیا تھا۔۔ وہ سجدوں میں گر کے جتنا شکر گزار ہوتی کم تھا۔۔ "میں نے بھی ارحم۔۔ یہی خواہش تھی میری کہ میرا ارحم بھی غلط راستے سے توبہ کر لیں اور سیدھے راستے پہ چلے۔۔ پتہ کیا ارحم ہم جس سے محبت کرتے ہیں نا۔۔ ہم اس کے لئے وہی پسند کرتے ہیں یا چاہتے ہیں جو اپنے لئے چاہتے ہیں اور میں نے بھی تمہارے لئے وہی چاہا جو اللہ نے میرے لئے چاہا تھا۔۔ اور اللہ کی شکر گزار ہوں میں کہ میرے رب نے مجھے ناامید نہیں کیا اور میرا ارحم میرے پاس ہے آج" ارحم نے بے ساختہ اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔ "اللہ نے ہمیں اپنی ہر نعمت سے نوازا ہے کشف۔۔ احم میرے رب کی سب سے بڑی نعمت ہے جو ہمارے پاس ہے" "بیشک۔۔" کشف مطمئن تھی وہ مکمل ہو چکی تھی۔۔ اس کا محبوب۔۔ وہ اور اس کا بیٹا احم۔۔

جباری ہے

#محرم۔ ہمزاز

#By_Malayeka_Rafi

#Episode_13

ارحم نے عباس پاشا کو اپنی کشف اور احد کی تصویریں وائس ایپ پر سیٹڈ کی تھی۔۔ "پاپا میرا یقین نہیں ٹوٹنے دیا اللہ نے۔۔ دیکھئے میرا ایک بیٹا بھی ہے احد۔۔ مجھ پر گیا ہے بلکل۔۔ ہی از سو کیوٹ۔۔" عباس پاشا اپنے بیٹے کے میسجز دیکھ کے مسکرا رہے تھے۔۔ خوشی ارحم کے ہر لفظ سے جھلک رہی تھی۔۔ انھوں نے ارحم کو کال کی۔۔ فون کے دوسری طرف ارحم کی خوشی بھری آواز ابھری "ہیلو ڈیڈ۔۔"

"ہیلو مائی سن۔۔ ایم پی پی فٹاریو" عباس پاشا مسکرا کے بولے تھے "ڈیڈ تھینک یو سوچ۔۔" ارحم خوش ہتا

"میں بھی کچھ دنوں میں نیویارک آ رہا ہوں ایک میٹنگ کے سلسلے میں وہی ملاقات ہوگی پھر اپنے بیٹے۔۔ بہو اور اپنے پوتے سے" عباس نے اسے بتایا تو ارحم خوش ہو گیا "انشاء اللہ ڈیڈ۔۔ آئی ول ویٹ"

"چلو پھر ٹیک کسیر۔۔ سی یو" انھوں فون ڈسکنیکٹ کر دی۔۔ انھیں اپنا وقت یاد آیا اگر وہ بھی ارحم کی طرح کامل یقین رکھتے اپنے خدا پر۔۔ اگر ثابت قدم ہوتے۔۔ بہادر ہوتے تو آج وقت ان کے بھی ہاتھ میں ہوتا۔۔ وہ دھیرے سے مسکرا پڑے۔۔ گزر اوقت کبھی ہاتھ نہیں آتا بس اپنی خوبصورت یادیں چھوڑ جاتا ہے ہمارے ذہنوں پر۔۔

.....~::~~::~~.....

ب۔ "اسلام علیکم بھابی" کشف جو ارحم اور احد کے ساتھ باہر لنچ کر رہی تھی جب ایک مردانہ آواز پر اس نے چونک کے دیکھا تو سامنے آریان کھڑا مسکرا ہاتھ۔۔ ارحم

اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور اس سے ملنے لگا "ارے آریان۔۔۔" کشف نہ سمجھنے والے انداز میں انھیں دیکھ رہی تھی احد بھی چپکے کے اس کے گلے لگا ہٹا "ہیلو انکل"

"آپ دونوں جانتے ہو ایک دوسرے کو؟" کشف حیرت سے دیکھ رہی تھی ارحم مسکرانے لگا "یہ میرا دوست ہے آریان"

"اوہ تو ایسا ہے" کشف نے کہا تو آریان سر کھبانے لگا "سوری بھابی۔۔ پہلے کی باتوں کے لئے"

"نوا کیچو سیلی ایم سوری میں زیادہ بول گئی تھی" کشف شرمندہ تھی

"ارے نہیں پلینز۔۔" آریان نے کہنا چاہا تو ارحم نے روک دیا

"سوری چھوڑو آپ دونوں۔۔ کم جوائن از" وہ مسکراتا ہوا ان کے ساتھ بیٹھ گیا "انکل یہ میرے ہینڈسم پاپا ہے" احد کے کہنے پہ سب ہنس پڑے جبکہ آریان کہنے لگا "مجھ سے تھوڑا کم ہینڈسم ہے آپ کے پاپا" احد منہ بسور نے لگا تو آریان نے اس کے بال بھیر دیے "اوکے ینگ مسین آپ کے پاپا ہینڈسم۔۔ پیچی؟؟" تو احد اشبابت میں سر ہلانے لگا۔ کشف احد کو دیکھ رہی تھی اس سے ہوتے ارحم پہ اس کی نظر پڑی۔ اس کے چہرے پہ بہت خوبصورت اور پرسکون مسکراہٹ تھی۔ طمانیت کشف کے اندر تک پھیل رہی تھی۔ اس کی چھوٹی سی فیمیلی خوش ہیں ایک ساتھ۔۔

.....~~~~~~.....

ببب "جو اسٹیپ میں پاسٹ میں میں نہ اٹھا کا وہ اسٹیپ میرے بیٹے نے اٹھایا ہے اور میں خوش ہوں اور اس کے ساتھ ہوں" عباس پاشا کی بات پہ مہک عباس سچ پا ہو گئی "اوہ تو پہلا عشق سر چڑھ کر یاد آ رہا ہے مٹر عباس پاشا کو" وہ اونچی آواز میں بولی تھی عباس اسے دیکھنے لگے "مہک سوچ سمجھ کے بولا کرو"

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ نشے میں ہو یا ہوش میں؟" وہ نخوت سے کہہ رہی تھی "باپ تو بھتائی طوائف کا دیوانہ۔۔ ایک بیٹا بھی ملا وہ بھی باپ کی طرح طوائف کے ساتھ فیمیلی بنانے چلا ہے"

"شٹ اپ" عباس چلائے تھے لیکن مہک پ ذرا برابر بھی منرق نہیں پڑا۔ وہ یونہی بیٹھی اپنے ناخن کستر رہی تھی۔ عباس کچھ دیر اسے دیکھتے رہے پھر کمرے سے ہی باہر نکل گئے۔ مہک نے نخت سے سر جھٹکا۔ وہ آج تک اپنے فیصلے پ افسوس ہی کرتے آرہے تھے۔۔۔ ہمیشہ خود کو ہی کوستے کہ اگر تب انھوں نے سوچ سمجھ کے کوئی فیصلہ کیا ہوتا تو آج وہ بھی خوش ہوتے۔۔۔

.....~::~~::~~.....

دونوں ہاتھوں میں ہاتھ دیے نیویارک کی سڑکوں پ قدم سے قدم ملا کے چل رہے تھے۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس سے جب جب ٹکراتا وہ خود میں سمٹ سی جاتی۔ ارحم زیر لب مکرار ہاتھ پھر دھیرے سے اسے بازوؤں کے حصار میں لے کے خود کے قریب کیا۔ کشف مکر اپڑی۔ "اب نہیں لگے گی سردی" ارحم نے نرمی سے سرگوشی کی تھی۔ "اور اگر لگ گئی تو؟" کشف شرارت سے بولی۔ "تو اور قریب کر لوں گا" ارحم نے اسی کے لہجے میں شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ کشف مکر کے جھینپ گئی "پھر تو نہیں لگے گی ناسردی بیگم صاحبہ؟" وہ تھوڑا جھک کے اس سے پوچھ رہا تھا کشف بلش کر گئی۔ اس کے چہرے پ حیا کے رنگوں کو دیکھتا وہ مکرانے لگا۔ میرال کے روپ میں جس عورت کو اس نے دیکھا تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کے اسے دیوانہ وار عشق جتاتی اور کشف کے روپ میں وہ جس عورت کو دیکھ رہا تھا وہ نرمی سے پلکیں جھکائے شرمیلی مسکان لبوں پ سجبائے۔ حیا کے رنگوں میں ڈوبی ارحم کو اس سے اور عشق کرنے پ اکاتی۔ کشف ادھر ادھر دیکھنے لگی تو وہ پوچھ بیٹھا "کیا ڈھونڈ رہی ہو؟"

"پانی۔۔" کشف کے کہتے ہی اس کی نظر سامنے شاپ پ پڑی۔ وہاں سے میزال واٹر کی بوتل لیے وہ باہر آیا تو کشف سینے پ ہاتھ باندھی کانپتی ہوئی سردی کی شدت کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ریڈ اسکارف کے ہالے میں اس کے گال گلابی ہو رہے تھے۔ اس کی نازک سی ناک بھی گلابی ہو رہی تھی۔ ارحم مکر اتا اس کے پاس آیا اور اسے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا

کشف اسے دیکھنے لگی تو بوتل کشف کے منہ سے لگا کے اسے پانی پینے میں مدد دینے لگا۔ کشف جب پانی پی چکی تو ارحم کیپ بند کرنے لگا اور کشف اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ارحم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھ کے اپنی محبت کی مہر ثبت کی۔ کشف دھیرے سے مسکرا پڑی۔

.....~::~~.....

عباس پاشا میٹنگ سے جیسے ہی نکلے ارحم ان کا منتظر تھا عباس پاشا اپنے بیٹے کے گلے لگے ان کے اندر ایک سکون سا پھیل گیا تھا۔ "ویلم ڈیڈ" "تھینک یو مائی سن۔۔۔" چلو اب جلدی سے مجھے میری بہو اور میرے پوتے سے ملاؤ ویٹ نہیں ہو رہا۔ "عباس خوش دلی سے بولے "شیور چلیں" ارحم انھیں لیے عمارت سے باہر نکلیں۔ گھر کے سامنے گاڑی رکی تو دونوں باپ بیٹا مسکراتے ہوئے گاڑی سے نکلے۔ بیل بجانے پہ احد اور کشف نے دروازہ کھولا "اسلام علیکم۔۔۔ خوش آمدید" کشف نے مسکراتے ہوئے ان کا استقبال کیا عباس نے بھی اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا "وعلیکم السلام بیٹی۔۔۔" احد کھڑا انھیں دیکھ رہا تھا تو ارحم بولے "بیٹا ہی از یور گرینڈ فائڈر۔۔۔" احد نے بھی اپنی ماں کی طرح سلام کیا انھیں تو عباس نے اسے گلے لگا لیا "وعلیکم السلام مائی پرنس"

"نو کال می اسپائیڈر مین۔۔۔" اس کی بات پہ سب مسکرا پڑے۔۔۔ سب اندر چلے گئے۔۔۔ عباس نے جیسے ہی سامنے دیکھا تو ماضی کا ہر پل ان کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ وہ ساکت آنکھوں سے سامنے کا منظر دیکھ رہے تھے یہی کیفیت آسیہ کی بھی تھی۔ پرانی یادیں۔۔۔ پرانے خوبصورت لمحوں کے کچھ مناظر۔۔۔ آسیہ نے گھبرا کے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ لیا "آسیہ۔۔۔" سحرنا سبھی سے اپنی ماں کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑے شخص کو۔۔۔ اس نے اپنی ماں کو ہتھام لیا "ما؟" آسیہ اپنی بیٹی کو دیکھنے لگی ان کی آنکھوں میں آنسو تھے عباس نے سامنے کھڑی سحر کو دیکھا ان کی آنکھوں میں دکھ۔۔۔ محبت آنسو تھے۔۔۔ "یہ۔۔۔ یہ میری بیٹی ہے نا؟" عباس آنکھوں میں آنسو لیے سحر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ آسیہ کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ آگئی۔۔۔

"کون سی بیٹی؟ جسے آپ چھوڑ کے چلے گئے تھے" آسیہ آنسو دھکیلاتی کہہ رہی تھی۔۔ ارحم۔۔ کشف اور سحر حیرت سے انھیں دیکھ رہے تھے۔۔

"ہاں اپنی غلطی کی سزا بھی پاچکا ہوں میں۔۔ پچھتاؤں کے بیچ کچلا چکا ہوں میں پل پل۔۔ ڈھونڈا بھی لیکن نہیں مل سکا تم سے دوبارہ" عباس سر جھکائے کہہ رہے تھے جبکہ آسیہ کی سپاٹ نظریں ان پہ تھی "چھوڑا ہی کیوں ہتا جو ڈھونڈنے نکل پڑے تھے عباس پاشا" سحر کی نم آنکھیں بھی اپنے باپ پہ تھی۔۔ جبکہ ارحم حیرت سے دیکھ رہا تھا سحر اس کی چھوٹی بہن تھی۔۔ عباس ہاتھ جوڑے ان دونوں کے سامنے کھڑے تھے "مجھے معاف کر دو آسیہ۔۔

محبت تو کر بیٹھا تھا میں لیکن مجھے محبت نبھانے کا سلیقہ نہ آیا۔۔ میں ہاتھ جوڑے تم سے معافی مانگ رہا ہوں۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔ تمہیں اپنی بیوی بنایا لیکن بیوی کے حقوق کیا ہیں یہ نہیں جان پایا۔۔ بیٹی کا باپ بننا لیکن بیٹی پہ شفقت کا ہاتھ نہ رکھ پایا۔۔" وہ اپنے گھٹنوں پہ ہاتھ جوڑے نیچے بیٹھ گیا آسیہ اتنی بھی ظالم نہ تھی ان کا دل ہی تڑپ اٹھا آگے بڑھ کے انھوں نے عباس کے ہاتھ ہتھام لیے "ایسے مت کرے۔۔ اٹھئیے۔۔"

وہ رو رہے تھے "میں گنہگار ہو تمہارا۔۔ مجھے معاف کر دو"

"میں کب کا آپ کو معاف کر چکی۔۔ اٹھئیے پلیز۔۔" وہ انھیں اٹھانے لگی۔۔ وہ کھڑے ہوئے تو سحر بھی نم آنکھوں کے ساتھ آگے بڑھی عباس نے تڑپ کے اپنی بیٹی کو گلے لگا لیا۔۔ کشف کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے جبکہ ارحم مسکراتا ہوا عباس کے پاس آیا تھا "مجھے معلوم نہیں ہتا میری ایک چھوٹی بہن بھی ہے۔۔" سحر اسے دیکھ کے مسکرا پڑی تو ارحم نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔۔ بچھڑی محبتوں۔۔ بچھڑے رشتوں کا یہ ملاپ سب کو آبدیدہ کر گیا لیکن ساتھ میں سکون سا بھی ملا۔۔

حبّاری ہے

#محرم۔ ہمزاز

#By_Malaika_Rafi

#Episode_14

سب اپنے کمروں میں سو رہے تھے آسیہ کچن میں اپنے لئے چائے بنا رہی تھی جب پیچھے سے کھانسنے کی آواز آئی اس نے مڑ کے دیکھا عباس پاشا کھڑے تھے پھر دوبارہ سے چائے بنانے لگی "چائے بنا رہی ہوں آپ کے لئے بھی بنا دوں؟"

"جی" کہہ کے وہ وہیں بیٹھ گئے۔ اور آسیہ کو چائے بناتے دیکھنے لگے چائے بنا کے آسیہ ان کے پاس آئی اور چائے کا کپ ان کے سامنے رکھ کے دوسرا کپ اپنے لئے رکھ کے وہیں بیٹھ گئی۔ آسیہ چائے کی پیالی کو گھور رہی تھی اور عباس انہیں دیکھ رہے تھے۔ "حسرت کون سی کلاس میں ہے؟" عباس نے بات شروع کی۔

"کالج جاتی ہے" آسیہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔ "یہاں کب آئی؟" عباس کے سوال پر آسیہ نے ایک نظر انہیں دیکھا پھر نظریں جھکا دی "جب آپ چھوڑ گئے تھے" بے ساختگی میں کہنے والی بات پر انہوں نے عباس کو دیکھا وہ اپنے لب بھینچ رہے تھے۔ انہیں شرمندگی ہوئی "ایم سوری میرا مطلب آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا۔"

"سوری تو مجھے کہنا چاہئے آسیہ تم کیوں کہہ رہی ہو۔ اتنے سال ایک بار بھی تم دونوں کی خبر نہیں لی میں نے اور آج تمہارے گھریلو تمہارے سامنے بیٹھا ہوں" عباس نے دھیمے لہجے میں کہا تو آسیہ انہیں دیکھنے لگی "مجھے کوئی شکایت نہیں آپ سے عباس۔ یہ سب اللہ کی طرف سے امتحان تھا" عباس حنا موشی سے انہیں دیکھنے لگے "ارحمت کافی تعریف کر رہا تھا"

"ارحمت خود بہت نیک بچہ ہے ماشاء اللہ" آسیہ نے مسکرا کے کہا۔ "کشف اور احد بہت خوش ہیں ارحمت کے آنے سے۔ اللہ مسزید خوشیاں ان کے نصیب کرے"

"آمین" عباس نے دھیرے سے کہا۔
"کافی دل لگا ہوا ہے ہمارا ان کے ساتھ اب وہ لوگ بھی پاکستان چلے جائے گیں تو پھر سے وہی ہم ماں بیٹی رہ جائیں گے" آسیہ ابدیدہ ہو گئی
"تم لوگ نہیں جانتے پاکستان؟" عباس کے پوچھنے پہ آسیہ نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا کہ وہ نظریں چپراگئے "وہاں ہمارا ہے ہی کون" آسیہ نے آہستگی سے کہہ کے چائے کی پیالی ختم کی اپنی۔۔ "سو جائیں آپ بھی۔۔ رات زیادہ ہو گئی ہے۔۔ شب بخیر" آسیہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور عباس کی طرف دیکھ کر بنا وہاں سے چلی گئی عباس کچھ دیر سر جھکائے خاموشی سے وہاں بیٹھا رہا پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ آسیہ نے اپنا کمرہ انھیں دیا تھا اور خود سحر کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

.....
New Writers

صبح ناشتے کی ٹیبل پہ سب تھے۔ کشف نے محبت سے سب کا جائزہ لیا ایک مکمل فیملی تھی۔۔ جب عباس نے ارحم سے پوچھا "پاکستان کب جانا ہے ارحم؟" آسیہ اور سحر نے چونک کے عباس کو دیکھا جبکہ کشف ارحم کو دیکھنے لگی "جب کشف کو مناسب لگے" ارحم نے کشف کی طرف دیکھ کے کہا تو کشف مسکرا پڑی۔۔ جبکہ آسیہ اور سحر کا چہرہ بھگ سا گیا جسے ارحم نے دیکھ لیا تھا "لیکن ہم اکیلے نہیں جائیں گے میرے کشف اور احد کے علاوہ ماما اور سحر بھی جائیں گی" ارحم کے کہنے پہ سحر نے مسکرا کے اپنے بھائی کو دیکھا جبکہ آسیہ نظریں جھکا گئی۔۔ کشف آسیہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہی تھی لیکن کہا کچھ نہیں۔۔ "اور میرا کالج؟" سحر ادا اس ہو گئی تھی "کسی بھی اچھے سے کالج میں ایڈمیشن مل سکتا تمہیں۔۔ ڈونٹ وری" ارحم نے مسکرا کے کہا "یو آمین ہم ہمیشہ کے لئے جانتے ہیں۔۔ ماما؟" وہ حیرت سے ارحم کو دیکھ رہی تھی پھر اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگی۔۔ آسیہ وہاں سے اٹھ آئی انھیں سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا فیصلہ کرے اب۔۔ کشف نے سب پہ ایک نظر ڈالی پھر اٹھ کے آسیہ کے پیچھے ان کے کمرے

میں آئی وہ بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی کچھ سوچتی ہوئی۔ کشف کو انہیں دیکھ کے دکھ ہوا "مما" وہ ان کے پاس بیٹھ گئی آسیدہ حنا کی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی "آپ کیا چاہتی ہے ممما؟" "میں؟" وہ سوچنے لگی لیکن کوئی سہاوت نہیں آ رہا تھا "مما میرا اور احدا کا آپ دونوں کے بنا وہاں دل ہی کب لگے گا۔" کشف محبت سے انہیں دیکھتی کہہ رہی تھی "بیٹا میں وہاں کہاں رہوں گی۔ میرا وہاں ہے ہی کون۔ وہاں وہ بھی ہوگی عباس کی بیوی۔ میں وہاں کیا کروں گی حبا کے" آسیدہ دکھی لہجے میں کہہ رہی تھی ان کا کون سا دل لگنا تھا یہاں اب ان دونوں کے بنا۔ "آپ بھی تو بیوی ہیں ان کی" کشف نے انہیں جتا یا وہ استہزائیہ مسکرائی۔

"مما آپ میرے ساتھ رہے گی میرے گھر۔ میرے اور ارحم کے گھر۔ آپ کا احدا سے اب دور شتہ بن رہے آپ نانی بھی ہے اور دادی بھی" کشف آنسو بھری آنکھوں سے مسکرا رہی تھی۔ "اور سحر تو احدا کی آنی بھی ہے اور پھوپھو بھی۔ آپ میرے بیٹے سے اتنے رشتہ نہیں چھین سکتی ممما۔" آسیدہ روپڑی "میری بچی۔" "آپ میری ممما بھی ہے۔ میری ٹیچر بھی۔ اور اب تو میری ممما ان لا۔۔۔ آپ سے میں نے بہت کچھ سیکھا عبادت کرنا۔ فتر آن پاک پڑھنا۔ خود کو اسٹرونک بنانا۔ ایک اچھی ماں کیسے بنتے آپ نے مجھے سکھایا۔ آپ میری استاد ہے پھر۔ آپ کیسے مجھ سے احدا سے اتنے رشتہ چھین سکتی ہے" کشف کو رونا آگیا اس کا دل ڈوب رہا تھا ان سے الگ ہونے کا سوچ کے ہی۔ آسیدہ نے اسے گلے سے لگالیا "میری بچی۔ میری حبا" دونوں دیر تک روتی رہی۔ مسکراتی رہی۔

"عباس وہ اٹیشن نہیں دیتا مجھے جو میں چاہتی ہوں" مہک اپنی پیشانی سے ہلاتے بول رہی تھی۔۔۔ نشتے میں ہونے کی وجہ سے اس کی زبان بھی لڑکھڑاہی تھی۔ اس کا کزن ہمدان غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "میری نیڈ کیا ہیں۔ میں کیا چاہتی ہوں۔ ایک عورت کیا چاہتی ہے وہ سمجھتا ہی نہیں۔۔۔ اسے اپنا پہلا عشق ہی نہیں۔ بھولتا اس طوائف کو بھول ہی

نہیں پارہا وہ۔۔ کمینی بیچ عورت۔۔ اپنی زندگی سے تو نکال دیا اسے لیکن ابھی بھی موجود ہے وہ ہمارے بیچ۔۔۔
عباس کو میرے قریب آنے نہیں دیتی وہ اب بھی "مہک" دل کی بھڑاس نکال رہی تھی
۔۔ ہمدان جو اسے پسند کرتا تھا اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا "تو چھوڑ دو اسے۔۔ سمپل" ہمدان اسے بتا رہا
تھا مہک نے چونک کے اسے دیکھا "تاکہ پھر اس عورت کے پاس چلی جائے۔۔"
اس نے اپنے دانت پیسے

"تو جانے دو۔۔ تم میرے پاس آ جاؤ۔۔" ہمدان کے کہنے پہ مہک اسے دیکھنے لگی تو موقع کا
فائدہ اٹھاتا ہمدان اس کے اور قریب ہو گیا۔۔ "میں تمہیں کب سے پسند کرتا ہوں یہ
بات تو تم بھی جانتی ہو۔۔ جتنی محبت چاہو گی میں دوں گا تمہیں۔۔ جتنا عباس کی قربت
کے لئے ترسی ہو اس سے زیادہ سکون پاؤ گی تم میری قربت میں" مہک اسے اپنی خسار آلود
آنکھوں سے دیکھ رہی تھی جو ہمدان کو بہکا رہا تھا اس نے دھیرے سے مہک کی کمر کے گرد اپنے بازو
حائل کر دیے اور اسے اپنے قریب کیا "میرے پاس آ جاؤ مہک ہمیشہ کے لئے" اس
کے کان کے پاس سرگوشی کی۔۔ مہک کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔ اس کی بھی خواہشات
جگانے لگی۔۔ ہمدان کی قربت میں وہ بھی بہک رہی تھی۔۔ اسے اس لمحے کچھ نہیں سوچنا تھا
بس یہی کہ وہ بہک رہی ہے اسے ہمدان کی قربت میں سکون مل رہا ہے۔۔ ہمدان نے اس
کے لبوں پہ اپنے لب رکھ دیے وہ تھوڑا جھجکی پھر رکی "لیکن۔۔"

"ہشششش کچھ مت سوچو۔۔ بس اس لمحے کو محسوس کرو۔۔" ہمدان نے اس کے لبوں پہ اپنے
لب رکھ کے سرگوشی کی اور مہک نے بہکے انداز میں خود کو اس کے حوالے کر دیا۔۔ اسے اس
لمحے کچھ نہیں سوچنا تھا نہ عباس کا۔۔ نہ ارحم کا۔۔ وہ بس اپنا سوچ رہی تھی جس
طرح سے وہ ہمدان کی بانہوں میں مدھوش ہو رہی تھی۔۔ یہی اس کا بہترین لمحہ تھا

جباری ہے

#محرم۔ ہمزاز

#By_Malaika_Rafi

#Episode_15

کشف بوتیک میں سب سے الوداع کرنے آئی تھی سب ہی دکھی ہو رہے تھے اس کے جانے سے لیکن ساتھ میں خوش بھی تھے کہ کشف اب اپنی فیملی کے ساتھ خوش رہے گی۔۔ "یور ہزبینڈ از سوہینڈ سم کشف۔۔ یو آڑ سو لکی" الزبتھ کے کہتے ہی سب ہنس پڑیں جبکہ ارحم سر کھجاتا مسکراہٹ چھپاتا نیچے دیکھنے لگا۔ "لیس سوہاٹ" یہ ڈینی تھی۔۔ "اینڈ سو سیکی" یہ سارا تھی کشف گھور کے انھیں دیکھنے لگی تو وہ سب ہنس پڑیں۔۔ ارحم بھی مسکرا رہا تھا

"وی آڑ کڈنگ۔۔ اسٹے بلیسڈ باٹ آف" یو" الزبتھ نے مسکرا کے کہا تو کشف سب سے گلے مل کے غم آنکھوں کے ساتھ ارحم کے ساتھ بوتیک سے باہر نکلی۔۔ اس کا دل ادا اس ہو رہا تھا اپنی زندگی کے چار سال ان کے ساتھ گزار چکی تھی کیسے نہ ادا اس ہوتی۔۔ ارحم نے اسے بانہوں کے گھیرے میں لے لیا "آڑ یو او کے ہنی؟" کشف نے مسکرا کے سر اثبات میں ہلایا اگر ان سے بچھڑ رہی تھی تو اس کا محبوب تو اس کے پاس تھا اس کی فیملی اس کے ساتھ تھی۔۔ اتنے سارے لوگ تھے اس کے۔۔ اس نے گہرا سانس لیا اور اپنا سر ارحم کے کندھوں پہ رکھ دیا۔۔ وہ خوش تھی مطمئن تھی۔۔ اس کے رب نے اسے ناامید نہیں کیا تھا۔۔ اللہ کی نعمتیں اور رحمتیں اس پہ تھی

لاہور ایئر پورٹ پہ ارحم احد کی انگلی ہتھامے کشف کے ساتھ باہر کی طرف جا رہا تھا۔۔ عباس پاشا اپنی بیٹی کے کندھے پہ بازو حائل کیے تھے اور آسیہ حنا موٹی سے سر جھکائے

چھوٹے قدم اٹھا رہی تھی جب عباس نے مڑ کے دیکھا تو ان کے متعجب آئے "آسیہ ویکم ٹوپا پاکستان ڈسیر" آسیہ انھیں دیکھ کے دھیرے سے مسکرائی۔۔ ان کے چہرے پہ عجیب الجھن تھی جبکہ سحر کہنے لگی "کم مہ۔۔ آپ کے ساتھ تو میں نے پاکستان دیکھنی ہے اب" آسیہ اس کے چہرے کی خوشی دیکھتے خود بھی مسکرا پڑی۔۔ اور ان کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔ ارحم انھیں لیے فلیٹ پہ آگیا ہتھ اند خوش ہو رہا تھا۔۔ "پاپا یہ ہمارا پاکستان میں گھر ہے"

"یس مائی سن" ارحم نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا تو عباس اس کے پاس بیٹھ گئے "اور اس سے بھی بڑا گھر ہے آپ کے پاپا کا۔۔ ویری سون ہم سب وہاں شفٹ ہو گئیں" احد عباس کی طرف دیکھتا خوشی کا اظہار کرنے لگا "واؤ۔۔ انٹر سٹنگ" سب اس کی خوشی دیکھ کے مسکرا رہے تھے آخر کو احد پاکستان آیا ہتھ اپنے پاپا کے گھر خوش تو ہونا ہی ہتا اس نے۔۔ کشف نے آسیہ اور سحر کو ان کے کمرے دکھائے۔۔ ایک کمرہ عباس کے لئے بھی سیٹ کیا۔۔ اور احد اور ارحم کے ساتھ اپنے کمرے میں آگئی۔۔ احد کو سلاتے کشف مسکرا رہی تھی۔۔ ارحم نے اس کے گال چھوئے۔۔ کشف اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی "میری جانم کیوں مسکرا رہی ہے" ارحم کے کہنے پہ کشف کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔ "ارے بتاؤ بھی"

"ہششش" کشف نے اسے اشارہ کیا چپ رہنے کا۔۔ احد پہ بلینکٹ ٹھیک کر کے وہ ارحم کو دیکھتی الماری تک گئی۔۔ "اوہ" ارحم اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔ کشف نے جیسے ہی الماری کھولی سامنے اس کے کپڑے ویسے ہی ہینگ تھے۔۔ اس نے حیرت سے ارحم کو دیکھا۔۔ ارحم نے مسکرا کے کندھے اچکائے۔۔ کشف مڑ کے دیکھنے لگی اس کی جیولریز۔۔ شوز۔۔ بیگز سب ویسے ہی تھے۔۔ ارحم نے پیچھے سے اس کے کندھے پہ اپنا چہرہ ٹکایا "سب ویسا ہی ہے۔۔ کچھ بھی نہیں بدلا" کشف مسکرا پڑی۔۔ "اچھا جی۔۔" ارحم ہنس پڑا "ہاں نا" کشف اس کی طرف مڑ کے اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی "یونو میں کیوں مسکرا رہی تھی؟" ارحم اس کے چہرے کو دلچسپی سے دیکھنے لگا "کیوں میری جان" کشف کے چہرے پہ شرمیلی مسکراہٹ تھی "یہاں سے ہماری بہت سی یادیں ہیں"

"ہاں مجھے بھی کچھ یاد آرہا ہے۔۔ میں یاد دلاؤں اچھی طرح سے" ارحم شرارتی ہو رہا تھا کشف سوچ کے ہی مسکرا پڑی اور منہ موڑ گئی ارحم نے اسے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا۔ شرماتی ہوئی کتنی ہاٹ لگتی ہو یا تم "کشف چہرہ گھما کے اسے گھورنے لگی "چپ کرو" ارحم کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔ کشف بھی مسکرا رہی تھی

|||||||.....|||||||

عباس نے جب گھر میں قدم رکھا تو مہک جو فون پر بات کر رہی تھی حیرت سے عباس کو دیکھنے لگی۔۔ فون بند کر کے وہ عباس کو دیکھنے لگی "ارے عباس تم کب آئے؟"

"کل شام کو" وہ اسے دیکھنے سے بھی کترا رہا تھا۔
"تو رات کو کہاں تھے؟" وہ اس کے پاس آ کے پوچھنے لگی۔۔ عباس جو اپنے کمرے کی طرف حبار ہاٹارک کے اسے دیکھنے لگا "ارحم کے فلیٹ پر۔۔ اپنی بہو اور پوتے کے ساتھ تھا" آسیہ اور سحر کا ذکر اس نے حبان بوجھ کے نہیں کیا۔۔ مہک استہزائیہ انداز میں ہنسی۔۔ "کیسی رہی رات؟" عباس نے اسے نہ سمجھنے والے انداز میں دیکھا۔۔ "بھئی باپ بیٹے نے خوب انجوائے کیا ہو گا اس طوائف کی سنگت میں" عباس نے شعلہ بار نگاہوں سے اسے دیکھا اور ایک تھپڑ اس کی گال پر رسید کیا۔۔ "اپنی گندی سوچ اپنے تک رکھو۔۔ میں تمہیں صرف ایک معذور اور ضدی عورت سمجھتا تھا لیکن آج تم نے یہ بھی باور کرا دیا کہ تم ایک بیچ عورت ہو" کہہ کے وہ اوپر کی طرف بڑھ گئے جبکہ مہک اپنے گال سے ہلاتی انھیں جاتا دیکھنے لگی۔۔ اس نے نخوت سے اپنا سر جھٹکا۔۔

|||||||.....|||||||

وہ سب بیٹھے چائے پی رہے تھے اور خوش گپیوں میں مصروف تھے جب بیل کی آواز آئی سحر اپنی جگہ سے اٹھی "میں دیکھتی ہوں" کہہ کے دروازے کی طرف بڑھی۔۔ جیسے ہی اس

نے دروازہ کھولا سامنے مہک۔ عباس کھڑی تھی۔۔ "یس؟" مہک۔ اسے نظر انداز کرتی اپنے ہاتھ سے پرے کرتی اندر آئی اور نخوت سے چلتی ان کے پاس کھڑی ہو گئی "ارے واہ یہاں تو عشق بازی چل رہی ہے" عباس اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔۔ آسیہ اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔ ارحم بھی اپنی جگہ سے اٹھا۔ "مما آپ۔۔"

"باپ بیٹے دونوں نے مل کے اپنی عیاشی کا انتظام کیا ہوا ہے یہاں تو" مہک کے کہتے ہی ارحم نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی جبکہ عباس آگے بڑھ کے اس کا بازو دبوچ لیا "تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" "دیکھنے آئی تھی میرے ہزبینڈ نے ایسا کیا دیکھ لیا ہے ادھر جو گھر آنا ہی بھول چکے ہیں لیکن واہ یہاں تو عشق بازیاں چل رہی ہے" آسیہ کا شرمندگی سے برا حال تھا۔ کشف افسوس سے مہک کو دیکھ رہی تھی۔۔ "ایک لفظ مزید نہیں" عباس نے اسے وارننگ دی تھی جبکہ مہک نے نخوت سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔ "مما اپنی حد میں رہیے۔۔ یہاں میرا بیٹا بھی ہے آپ اس قسم کی بیہودہ باتیں کر رہی ہے میرے بیٹے کے سامنے" ارحم خود کو کنٹرول کرتا کہہ رہا تھا

"ہو نہ پتہ تو کروایا ہے ناکہ تمہارا ہی بیٹا ہے کہ۔۔" مہک نے ہنستے ہوئے کہا "مما اپنی حد بھول رہی ہے آپ" ارحم عنبرایا تھا۔۔

عباس نے اس کا ہاتھ دبوچا اسے وہاں سے باہر لے آیا۔۔ اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے گاڑی تک لایا اور گاڑی کا دروازہ کھول کے اسے بٹھا کے اسے تنبیہ کرنے لگا "دور رہو ان لوگوں کی زندگی سے تم اور اب دفع ہو جاؤ"

"دیکھ لوں گی سب" کہہ کے مہک نے گاڑی اسٹارٹ کی اور گاڑی زن سے لے اڑی۔۔ عباس واپس جب گھر میں داخل ہوا تو آسیہ سر جھکائے بیٹھی تھی عباس تھکے قدموں سے چلتے ان کے پاس بیٹھ گئے "ایم سوری آسیہ۔۔" آسیہ نے ایک نظر انھیں دیکھا۔

"آپ کیوں سوری بول رہے آپ نے تو کچھ نہیں کیا" عباس سر جھکا گئے۔۔ "میں تمہیں خوشیاں دینا چاہتا تھا آسیہ۔۔ ہمیشہ سے میری یہی خواہش تھی لیکن۔۔ میں تمہیں دکھ دے گیا۔۔" آسیہ چپ رہی۔۔ "آسیہ تم سے الگ ہونے کے بعد میں میں نہیں رہا تھا۔۔ میں نے خوشیاں خود پہ حرام کر دی تھی۔۔ مہک سے مجھے پہلے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن ان سب کے بعد مجھے اور بھی اس سے نفرت ہو گئی میں صرف اپنے فساد کے

بزئس کی وجہ سے مہک کے ساتھ رہنے پہ مجبور تھا کیونکہ انہوں نے مجھے مجبور کر دیا تھا مگر حقیقت تو یہ ہے کہ میں ہمیشہ سے تمہارا ہی تھا۔ تمہیں دیے گئے ہر دکھ کے لئے مجھے معاف کر دو پلیز "وہ سر جھکائے شرمندہ تھے

"کتنی بار معافی مانگو گے عباس "آسیہ ان سے پوچھ رہی تھی

"مجھ سے تمہارا یہ کتنا نہیں دیکھا جاتا آسیہ۔۔ ہرٹ ہوتا ہوں بہت "عباس کی بات پہ آسیہ اپنے لب کاٹنے لگی "میں تمہیں فورس نہیں کر رہا کسی بھی بات کے لئے بٹ ایٹ لیسٹ انور تو مت کر دو پلیز۔۔ "عباس منت کر رہا تھا آسیہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر مکر اپڑی "نہیں کر رہی انور۔۔ چائے پیو گے؟" عباس نے ایک نظر آسیہ کو دیکھا پھر مکر اپڑے "میں بھی ہیلپ کر دوں؟"

"شیور" وہ اٹھی تو عباس بھی مکر اتے ہوئے ان کے ساتھ کچن کی طرف بڑھ گئے۔۔

جباری ہے



#محرم۔ ہمزاز

#By_Malaika_Rafi

#Last_Episode

"کیا؟" آسیہ ساری بات سن کے حیرت سے اب عباس کو دیکھ رہی تھی۔۔ کھانے کے بعد وہ دونوں بالکونی میں بیٹھے ہوئے تھے جب عباس نے آسیہ کو مہکے سے متعلق بات بتائی۔۔ آسیہ کو دکھ بھی ہو رہا تھا عباس کو یوں دکھی دیکھ کے۔۔ "عباس" "ہم؟" وہ انھیں دیکھنے لگے۔۔ "جو قسمت میں ہوتا ہے انسان وہ دیکھ کے ہی رہتا ہے۔۔ آپ پریشان مت ہو اللہ بہتر کرے گا سب" "عباس پر سوچ نظروں سے انھیں دیکھ رہے تھے۔۔" بیشک۔۔ "وہ زیر لب بڑبڑائے تھے۔۔ کچھ دیر سامنے دیکھنے کے بعد وہ آسیہ سے کہنے لگے "کل سحر کو ایڈمیشن کروانے بھی لے کے جانا ہے" آسیہ چونک کے انھیں دیکھنے لگی "میں سوچ رہی تھی کہ میں اور سحر پھر سے نیویارک چلے جائیں" "عباس نے چونک کے انھیں دیکھا۔ "کیوں آسیہ؟ یہاں کوئی پریشانی ہے" وہ گھبراہٹی گئے تھے "نہیں عباس ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ یہاں ارحم اور کشف کی اپنی زندگی ہے۔۔ ہم کب تک ان کے گلے لٹکے رہے گئیں۔۔ ہماری وہیں زندگی ہے۔۔ ہم یہاں آپ سب کے پیچ مس فٹ ہیں۔۔" آسیہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔۔ عباس پھر بھی مضطرب تھے "آسیہ سحر میری بیٹی ہے۔۔ تم میری بیوی ہو۔۔ کیسے چھوڑ کے جاسکتی ہو تم مجھے۔۔ کیسے سحر کو دور کر سکتی ہو مجھ سے آسیہ۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہیں" وہ دل برداشتہ ہو رہے تھے۔۔ "عباس یہی بہتر ہے ہم سب کے لئے" آسیہ مطمئن تھی۔۔ عباس نے بے ساختہ ان کا ہاتھ پکڑ لیا آسیہ چونک کے انھیں دیکھ رہی تھی "آسیہ مت جباؤ پلیز"۔۔ "عباس منت سے بولے تھے" اب جب مٹی ہو مجھے تو اب چھوڑ کے مت جباؤ پلیز" آسیہ نے دیکھا ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ آسیہ نظریں چپراگئی۔۔ مبادا آسیہ کی آنکھوں میں چسکنے والے آنسو عباس کو نظر نہ آئے۔۔ اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ عباس کے ہاتھ سے نکالا۔۔ عباس بس اسے دیکھ کے رہ گئے۔

√√√√√√√√

کشف نے جیسے ہی نماز ادا کی اور اٹھ کے جائے نماز اپنی جگہ پہ رکھنے لگی۔۔ جیسے ہی مٹری ارحم نے اسے اپنی بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔۔ کشف مسکرا کے اسے دیکھنے لگی "جناب آج مندرست مل گئی مجھ پہ اپنا نظر کرم کرنے کی" ارحم ہنسنے لگا اس کی آنکھوں میں

کشف کے لئے محبت ہی محبت تھی "سوچا آج کچھ تو ہونا چاہیے" کشف اس کے بال سنوارنے لگی "آہاں۔۔ یہ مہربانی۔۔ سرکار کہنیے کیا خدمت کی جائے آپ کی" ارحم مسکراتا ہو آبرو اچکانے لگا "بتا دوں مہربانی؟" کشف نے آبرو اچکا کے اسے دیکھا "بتائیے؟" ارحم نے جھک کے اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھے۔۔ کشف آنکھیں بند کر کے اسے محسوس کرنے لگی جب کہ ارحم نے اسے اور اپنے قریب کر لیا۔۔ کچھ دنوں کی ٹینشن وہ محسوس کر رہا تھا کہ کشف اور اس کے بیچ دوری آرہی ہے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان کے بیچ پھر سے کوئی فاصلہ آئے تبھی اس نے یہ فاصلہ ختم کر لیا۔۔ وہ کشف کو خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتا تھا اب۔۔ وہ کشف کی بند آنکھوں کو دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں پہ باری باری اپنے لب رکھ دیے۔۔ اس کے کان کے پاس سرگوشی کی "کشف آئی لویو" کشف دھیرے سے مسکرا پڑی۔۔ کشف اس کے قریب ہو کے اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگی "آئی لویو میرے ارحم" ارحم کو اس پہ پیار آیا۔ اور کشف اس کے پیار کی بارش میں بھیگنے لگی۔۔ آنکھیں موندے وہ اس کے ہر لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

"میں چاہ رہا تھا تم سب بھی بنگلے میں شفٹ ہو جاؤ اب ارحم کیا خیال ہے؟" صبح ناشتے کی ٹیبل پہ عباس پاشا نے سب کو متوجہ کرتے یہ بات کہی۔۔ جبکہ ارحم نے ایک نظر کشف کو دیکھا پھر عباس کے طرف دیکھنے لگا "جو کشف کو مناسب لگے۔۔" سب کی نظر کشف پہ ٹھہر گئی تو وہ بوکھلا گئی۔۔ "یہاں مناسب نہیں میرے خیال سے؟" عباس مسکرائے "لیکن بیٹا میں چاہتا ہوں ہم سب ساتھ رہے وہاں۔۔ اس بڑے گھر میں اکیلے رہ کے میں کیا کروں گا۔۔ میں چاہتا ہوں وہاں میرا بیٹا ہو۔۔ میری بیٹی ہو۔۔ میری بہو اور پوتا ہو اور۔۔" وہ رک کے آسیہ کو دیکھنے لگے۔۔ آسیہ انھیں دیکھ کے نظریں جھکا گئی۔۔ "اور میرے دونوں بچوں کی ماں۔۔" سب انھیں دیکھ کے زیر لب مسکرا پڑے جبکہ آسیہ نظریں چپرانے لگی۔۔ "یہ تو اچھی بات ہے۔۔ کیوں ماما" کشف شرارت سے مسکرا رہی تھی۔۔ "بابا بڑے گھر میں جائیں گے ہم؟" احد عباس سے کہہ رہا تھا۔۔

عباس نے اثبات میں سر ہلایا "بلکل بیٹا۔۔ وہاں آپ کے لئے میں نے روم بھی سیٹ کیا ہوا ہے"

"واؤ۔۔ ماما میرے روم میں آپ میری فیورٹ ٹوانزلے رہی ہیں نا؟" کشف نے پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا "آف کورس بیٹا۔۔" ارحم عباس کی طرف دیکھنے لگا۔۔ "ڈیڈ آج بریک فاسٹ کے بعد آفس بجائے گئیں آپ کچھ فنانلز ہیں ان پہ ایک نظر ڈالئے آپ۔۔ آپ کی رائے چاہئے"

"ٹھیک ہیں چلتے ہیں۔۔" انھوں نے ارحم سے کہا پھر سب پہ نظر ڈال کے کہنے لگیں "شام کو تیار رہئے گا سب۔۔ ہم اپنے گھر جائیں گے" احد پر جوش ہوا تھا "ہرے۔۔" عباس نے اس کے ماتھے پہ پیار کیا پھر ارحم کی طرف دیکھتے اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔۔ "چلیں ارحم"

"جی پاپا" وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور عباس کے ساتھ۔۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

عباس نے زینب سے کہہ کے رات کے کھانے میں کافی اہتمام کروایا تھا۔۔ سب کو یہاں دیکھ کے وہ کافی خوش تھے۔۔ انھیں لگ رہا تھا آج صحیح معنوں میں ان کا بنگلہ ایک گھر میں تبدیل ہو چکا۔۔ جہاں ہر طرف ہنسی کی جھنکار ہیں۔۔ قلعاریاں ہیں۔۔ خوشیاں ہیں۔۔ خوش گپیوں میں مصروف ان کی فیملی ہیں۔۔ ڈنر کے بعد عباس ہچکچاتے ہوئے آسیہ کے پاس آ کے بیٹھ گئے تھے۔۔ ان کے ہاتھ میں کافی کے دو کپ تھے۔۔ ایک آسیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ آسیہ کو دیکھ رہے تھے آسیہ نے مسکراتے ہوئے لے لیا "تھینک یو" یو ویلم۔۔ "عباس خوش دلی سے بولے۔۔ کچھ دیر آسیہ کو دیکھتے رہے پھر کہنے لگے "ویلم ٹویور ہوم آسیہ" آسیہ چونک کے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔ "آسیہ پلیز آج کچھ مت کہو۔۔ پلیز آج تو کوئی نیگیٹو بات مت کرو۔۔ آج میری باتوں پہ پازیشنورسپانس دو پلیز۔۔" آسیہ کی نظریں ان پہ ٹھہری ہوئی تھی۔۔ "بہت اکیلا رہا ہوں۔۔ بہت تڑپا ہوں ان دنوں کے لئے۔۔ ان لمحوں کے لئے کہ تم یوں میرے پاس رہو۔۔ یوں میرے سامنے رہو۔۔ یوں میرے ساتھ کافی پیو۔۔ یوں دیر

رات تک ہم باتیں کرے۔۔ چھوٹی چھوٹی باتیں سنیر کرے پورے دن کی تھکن اتارے۔۔ "آسیہ کی آنکھ سے آنسو پھسلاہٹا۔۔ جسے عباس نے اپنی انگلی کی پور میں جذب کر لیا۔۔" میں جانتا ہوں تم بہت آنسو بہا چکی ہو۔۔ میں بھی رویا ہوں۔۔ تمہیں چھوڑ جانے کے بعد میں بھی رویا ہوں۔۔ میں بھی پل پل بکھرا ہوں آسیہ۔۔ میں کمزور ہوتا۔۔ میں اسٹینڈ نہیں لے پایا۔۔ میں ارجم کی طرح اسٹینڈ نہیں لے پایا لیکن۔۔ "وہ آسیہ کی قدموں میں بیٹھ گیا اور آسیہ کے ہاتھ سے کپ لے کے سائیڈ پر رکھ کے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے۔۔" آسیہ مجھے سچے دل سے معاف کر کے اپنا لوپلیز۔۔

"اگر پھر سے چھوڑ گئے تو؟" وہ پوچھنے لگی

"نہیں چھوڑوں گا" عباس نے منفی میں سر ہلایا

"اگر پھر سے کمزور پڑ گئے تو؟" وہ اپنا ڈر بتا رہی تھی

"نہیں کمزور پڑوں گا" عباس نے مسکرا کے کہا۔

"پرامس کرو؟" وہ ان سے وعدہ لے رہی تھی اب۔۔ عباس کھل کے مسکرائے "وعدہ ہے تم سے آسیہ۔۔ پرامس" آسیہ بھی مسکرا رہی تھی اب۔۔ عباس نے مندرجہ محبت سے آسیہ کو گلے لگا لیا۔۔ آسیہ اس کے لئے تیار نہ تھی وہ تو سمٹ سی گئی۔۔ احساس ہونے پر عباس آسیہ سے الگ ہو گیا "سوری مجھے سمجھ نہیں آیا تو۔۔" آسیہ بھی جھینپ گئی

عباس اس کو گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے وہ زیر لب مسکرا پڑے جبکہ آسیہ ابھی تک عباس کے وجود سے اٹھتی پر فنیوم کی خوشبو کو ابھی تک اپنے پاس محسوس کر رہی تھی

"ویسے بیوی ہو میری تم۔۔ تو" عباس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔ آسیہ اسے دیکھنے لگی پھر نظریں جھکا گئی۔۔ اس کی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔ انھیں لگا کہ کئی سالوں بعد ان کے دل میں عباس کی محبت دوبارہ پسپنے لگی ہے وہ محبت جسے تھپکی دے دے کے انھوں نے سلا دیا تھا۔۔ آج پھر سے عباس کے دیکھنے پہ ان کے دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی۔۔ ان کی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔ وہ مسکرا رہی تھی۔۔ عباس برسوں سے اس کا ہٹا۔۔ اگر آسیہ نے دکھ دیکھے ہیں۔۔ اگر آسیہ تڑپی ہے عباس کی جدائی میں۔۔ اگر آسیہ روئی ہے تو عباس بھی تو خوش نہیں ہوتا اتنے سالوں سے وہ بھی پل پل

ترساہتا آسیہ کے ساتھ کے لئے۔۔ اور آج دونوں سب بھلا کے پھر سے بندھن جوڑ رہے تھے
۔۔ پھر سے ایک ہونے کے لئے!!!
√√√√√√√√√√√√√√√√

"کشف" وہ جو ارحم کے کندھے پہ سر رکھے بالکونی میں بیٹھی ہوئی تھی جب ارحم نے
دھیرے سے اسے آواز دی۔۔ "جی"
"تم حجاب میں بہت خوبصورت لگتی ہو" ارحم کے کہنے پہ کشف مسکرائی "ویسے نہیں لگتی
کیا؟" کشف نے شرارتی انداز میں کہا
"تب تو آگ لگتی ہو" ارحم نے بھی اسی کے انداز میں شرارت سے کہا تو کشف اسے
گھورنے لگی "ہیں... "تو ارحم ہنس پڑا" لیکن حجاب میں جنت کی حور لگتی ہو۔۔ دل کرتا ہے ایسی
حوریں دس بارہ تو ہونی چاہیے"
"کیا؟" کشف اپنا سر اس کے کندھے سے اٹھا کے منہ پھلا کے بیٹھ گئی۔۔ ارحم کی
ہنسی بے ساختہ تھی۔۔ پھر اسے بانہوں میں بھر لیا "مذاق کر رہا یا۔۔ سوری" ارحم اسے
منانے لگا
"لیکن جب تمہیں میں نے فرسٹ ٹائم حجاب میں دیکھا تو میں نے شکر کے
نوافل ادا کیے تھے کہ میری کشف اللہ کی پناہ میں ہے۔۔ میری کشف کو کوئی نقصان نہیں
پہنچا۔۔ وہ کسی مشکل میں نہیں ہے بلکہ اللہ اس کی حفاظت فرما رہا ہے۔۔" کشف اسے دلچسپی
سے دیکھ رہی تھی "تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی ارحم؟" وہ پوچھ رہی تھی
"مجھے تم سے ہمیشہ سے محبت تھی کشف لیکن کبھی احساس نہیں ہوا تھا" ارحم نے اسے
محبت سے دیکھتے ہوئے کہا

"اور احساس کب ہوا؟" وہ دلچسپی سے پوچھنے لگی
"جب تم مجھ سے بچھڑ گئی تب۔۔۔ تب مجھے لگا میں اپنی میرال کو کھو چکا۔۔ میں رویا تھا۔۔
چلا یا تھا۔۔ بار بار تمہارا نام پکارتا رہا۔۔ مجھے لگا تھا میں پاگل ہو رہا ہوں۔۔ میری سانس شاید بھی
ختم ہو جائے گی۔۔" کشف نے اس کے لبوں پہ اپنے ہاتھ رکھ دیے اس کی آنکھوں میں آنسو

تھے۔ وہ کچھ نہیں بولی ارحم کے سینے پہ اس نے اپنا سر رکھ دیا۔ "کشف آئی لویو سوچ" کشف طمانیت سے مسکرا پڑی "آئی لویو میرے ارحم" اور اپنی آنکھیں موند لیں۔

زندگی کے سفر میں ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے رشتے آسانی سے بن تو جاتے ہیں نہانا مشکل ہوتا ہے۔ ذرا سی چوک ہوئی تو فاصلے بنے لگتے ہیں اور فاصلے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں تو کچھ نہیں بچتا۔ ہم الگ ہو جاتے ہیں۔ جب ہمیں لگتا ہے کہ ہماری محبت ہمارے ہی ہے تو ہم اس محبت کو زندہ رکھنے کے لیے خود کو ہار دیتے ہیں۔ ہر دکھ کا بہترین مداوا اللہ کی قربت ہے۔ اللہ سے ہی مانگنے میں ہی انسان کی بہتری ہے۔ بہکے انسان کو سکون کی تلاش ہوتی ہے۔ وہ سکون ڈھونڈتا ہے لیکن۔ ایک دن اچانک اسے احساس ہوتا ہے کہ سکون تو اس کے اندر ہے۔ سکون تو اللہ کی چاہ میں ہے۔ سکون تو اللہ کی عبادت میں ہے۔ اور اللہ تو اس کے شہرِ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اس کے۔ وہ جسے ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا وہ اس کے اندر ہے۔ اس کے دل میں ہے۔ وہ مادی چیزوں کو چھوڑ کے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور جوں جوں وہ اللہ کے قریب آتا ہے اسے اپنی منزل اتنی ہی قریب محسوس ہوتی ہے۔ اس کا یقین کامل ہوتا جاتا ہے۔ یقین اللہ کی ذات پہ۔ کہ وہ رب سن رہا ہے اپنے بندے کو اور اپنا کن ضرور فرمائے گا اور ہمیں ہماری منزل مل جائے گی۔

ختم شد

